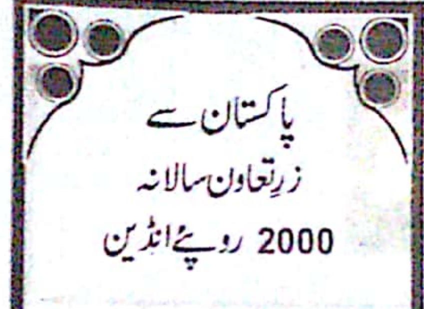
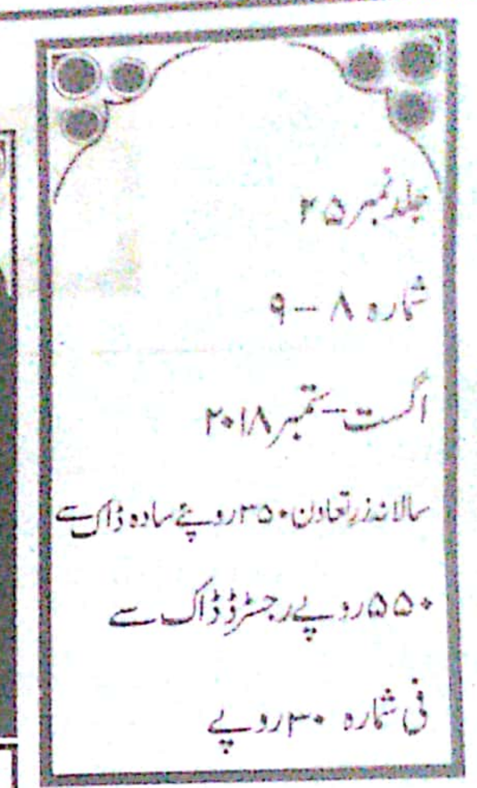

ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
اگست، ستمبر، اکتوبر ۲۰۱۸ء
سیاسی مہابھارت کا خطرناک کھیل
روحانی علاج کی حقیقت
جادو کی حقیقت
حاضرات کلمہ طیبہ
RS.30/=





ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند



جلد نمبر ۲۵

شمارہ ۸ - ۹

اگست - ستمبر ۲۰۱۸

سالانہ زرِتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے

۵۵۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۳۰ روپے

پاکستان سے

زرِتعاون سالانہ

2000 روپے انڈین

اور ممالک سے

سالانہ زرِتعاون

2300 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992



موبائل 09756726786



فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اظہار بیزاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

☆☆☆

بقلم خاص

کیا ہم - اب بھی نہیں جاگیں گے؟

مسجدوں میں عبادتوں کا زور شور اور دعوت کے لئے لوگوں کی چلت پھرت حد سے زیادہ ہے لیکن مسلمان مجموعی حیثیت سے اسلام سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ زکوٰۃ، وراثت اور حقوق العباد میں وہ احتیاط دور دور تک نظر نہیں آتی جو اسلام کا مطلوب ہے۔ اخلاق اور معاملات کی دنیا حد سے زیادہ خراب ہو چکی ہے۔ عامۃ المسلمین خود غرضیوں کا شکار ہیں اور حق کی خاطر کوئی بھی کہیں بھی سر اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت خوفِ خدا اور احتساب آخرت سے بے نیاز ہوتی جا رہی ہے۔ عالم اسلام کی حالات بھی دگرگوں ہیں۔ مسلمانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کے جذبے ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں شام وغیرہ کے علاقوں میں مسلمانوں پر جو ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے اس پر دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے احتجاج ضرور ہوا لیکن اتنا احتجاج نہیں ہوا جتنا ہونا چاہئے۔ مسلمانوں کی لاشوں کے انبار لگ گئے۔ بچوں کی چیخیں آسمان سے ٹکرا گئیں، حقیقتاً خون کی ندیاں بہہ گئیں اور دنیا بھر کے مسلمان ایسے بھیانک موقع پر اپنی کسی خوشی اور اپنی کسی تقریب مسرت کی قربانی نہ دے سکے۔ بے شک ایسے لمحوں میں پر مسلمان مظلومین کو امداد بھی پہنچاتے ہیں، ظالموں کے خلاف بیانات بھی جاری کرتے ہیں لیکن وہ سب کچھ نہیں کرتے جو ایسے موقعوں پر کرنا چاہئے اور جب تک دنیا بھر کے مسلمان متحد ہو کر سچ مچ کا احتجاج بلند نہیں کریں گے اور مظلومین کی خاطر وہ قربانیاں نہیں دیں گے جو اسلام کو مطلوب ہیں تب تک دنیا میں مسلمانوں کو عزت نہیں مل سکے گی جو انہیں کبھی حاصل تھی۔ سعودی عرب میں معتدل اسلام کے نام پر جو انقلاب آ رہا ہے وہ بھی تشویشناک ہے۔ سینما گھر بھی کھل گئے ہیں، عورتوں کو ڈرائیوری کرنے کی اجازت دیدی گئی، دیگر عیاشی کے اڈے کھولنے کی تیاریاں ہیں اور قرآن وحدیث میں واضح طور پر تبدیلیاں کرنے کا بھی منصوبہ ہے، یہ سب کچھ اعتدال کے نام پر ہو رہا ہے حالاں کہ اس طرح کے اقدامات افراط وتفریط سے تعلق رکھتے ہیں، انہیں اعتدال کا نام نہیں دیا جا سکتا، اس کے ساتھ افسوس ناک اور خطرناک بات یہ ہے کہ اس اسرائیل سے دوستی بڑھانے کے سلسلے چل رہے ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے اور اسلامی اقدار اور اسلامی روایات کا ملیامیٹ کرنے کے منصوبوں پر چل رہا ہے۔ سعودی عرب کے ان اقدامات پر جن سے اسلامی روایات اور اسلامی جذبات واحساسات کا قتل عام ہوتا ہے، عام مسلمان تو کیا مسلمانوں کے معتبر رہنما بھی کچھ بولنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اہل اقتدار سے وفا اور اسلام سے بے وفائی۔ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ خدا ہی جانے کون سی مصلحتیں ہیں یا کون سا ڈر اور خوف ہے کہ علماء بھی چپ سادھے بیٹھے ہیں اور خاص الخاص لوگوں کا بھی حال یہ ہے کہ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم۔ ہمارے ملک میں بھی اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔ موجودہ سرکار اور اس کا ساتھ دینے والے فرقہ پرستوں کے عزائم یہ ہے کہ اذانوں اور عبادتوں پر پابندی لگائی جائے، اسلامی قوانین کو ختم کرنے کے منصوبے ہیں، صرف مغلوں کی تاریخ نہیں بلکہ اسلامی تاریخ کو بولنے کے لئے کتابیں لکھنے کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ سفید کو کالا اور کالے کو سفید ثابت کرنے کے لئے فرقہ پرستوں کی ٹولیاں میدان سیاست میں کود چکی ہیں اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ خود کو بدلنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور اب سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ مذہب کے نام پر مسلمانوں کو مذہب سے دور کرنے کی تحریکیں بھی چل رہی ہیں اور علماء اس طرح کی تحریکوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ ماہ مبارک میں افطار سے پانچ منٹ پہلے مسلمانوں میں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہو گئے، ایک دوسرے پر گولیاں چلانا اور شب قدر جو اللہ سے رجوع کرنے کی رات ہے مسلمانوں کا ایک دوسرے سے لڑنا اور ایک دوسرے کی عزتیں اچھالنا اس بات کی کھلی علامت ہے کہ مسلمان رسمی عبادتوں میں لگا ہوا ہے اور خوفِ خدا اور حقیقی اسلامی سے بہت دور ہے۔

علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہوش کے ناخن لیں اور چندہ اور لالچ کی سرگرمیوں سے بلند ہو کر حق کا اور اسلام کا ساتھ دینے کی ٹھان لیں اور مسلمانوں کو حقیقی اسلام سے روشناس کرائیں ورنہ یہ بات یاد رکھیں کہ اسلام کی پسپائی مسلمانوں کی پسپائی ہوگی۔ لاریب حقیقی عزت مسلمانوں ہی کا ورثہ ہے بشرطیکہ وہ مکمل مسلمان ہوں۔ اگر ہمیں حقیقی عزت درکار ہے تو ہمیں مکمل مسلمان بننا پڑے گا اور حقیقی اسلام کی تبلیغ کرنا علماء کی ذمہ داری ہے۔ جب سے علماء اس ذمہ داری سے لاپرواہی برت رہے ہیں، مسلمان دین کے نام پر دھوکہ کھا رہے ہیں، دین کے نام پر گمراہ ہو رہے ہیں، دین اور دینداری کے نام پر اسلامی روایات کا قتل کر رہے ہیں۔ ☆☆☆

مختلف پھول

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ''قیامت کے روز تمہیں اپنے اپنے ناموں سے پکارا جائے گا اس لئے بہتر نام رکھا کرو؟''

☆ جب تمہاری اولاد بولنے لگے تو اس کو لا الٰہ الا اللہ سکھادو اور جب دودھ کے دانت گر جائیں تو نماز کا حکم دو۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور داہنے ہاتھ سے پیو، اس لئے کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے اور پیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

☆ ''جو دسترخوان پر گری ہوئی چیز کو اٹھا کر کھاتا ہے اس کی اولاد حسین وجمیل پیدا ہوتی ہے اور اس سے محتاجی دور کی جاتی ہے۔

☆ پانی چوس چوس کر پیو اور غٹ غٹ کر کے نہ پیو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔

☆ ''اس طرح سے پینا زیادہ خوشگوار ہے اور خوب سیر کرنے والا ہے اور حصول شفا کے لئے اچھا ہے۔

مہکتی باتیں

☆ انسان کو دریا کی طرح سخی، سورج کی طرح شفیق اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہئے۔

☆ ناکامی کا خوف ہی ناکامی کا آغاز ہے۔

☆ سوچو خوب سوچو، مگر سوچنے کے بعد جو فیصلہ ہو اٹل ہو۔

☆ برے آدمی اچھی باتوں میں بھی برائی ڈھونڈتے ہیں، جس طرح مکھی سارے خوبصورت جسم کو چھوڑ کر زخم پر بیٹھتی ہے۔

☆ بڑا بننے کے واسطے پہلے چھوٹا ہو، کیوں کہ بڑی بڑی عمارتوں کی بنیاد چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے بنی ہوئی ہوتی ہے۔

فکر احساس

☆ جو دوسروں کو شک کی نظر سے دیکھتا ہے وہ حقیقت میں اپنے کردار کی برائیاں دوسروں میں تلاش کرتا ہے۔

☆ محبت بھری نظروں سے دیکھنے والے ضروری نہیں ہے کہ خیر خواہ بھی ہوں۔

☆ انسان کی اس سے بڑی بدبختی اور کیا ہے کہ اسے مستحق انسان پر احسان کرنے کا موقع ملے اور وہ نہ کرے۔

☆ بدترین جھوٹ وہ ہے جس میں کچھ سچ بھی شامل ہو۔

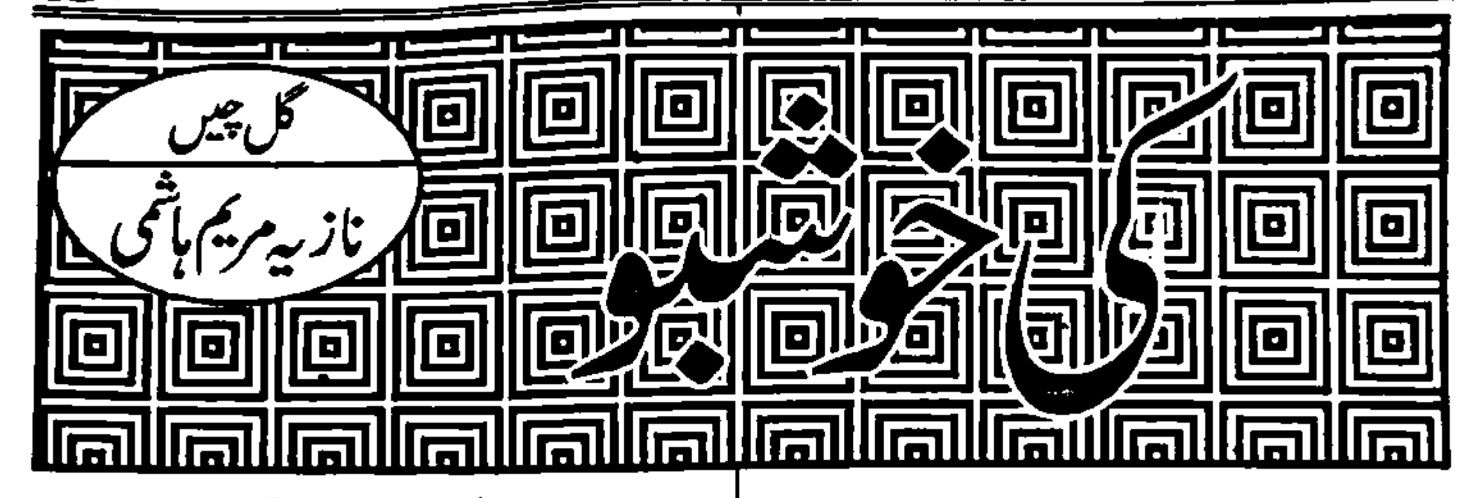
☆ جس کے دل میں احساس نہیں وہ اس اندھیرے غار کی مانند ہے جو سورج کی کرنوں سے محروم رہتا ہے۔

☆ تمہارے پاس تمہاری ضرورت سے زیادہ جو کچھ بھی ہے، وہ دوسروں کی امانت ہے۔

☆ آگ اور جھگڑے میں کودنا بہت آسان ہے لیکن نکلنا بہت مشکل ہے۔

☆ دعائیں اسی وقت کارگر ہوتی ہیں ان کے ساتھ جدوجہد کی کی جائے۔

☆ اچھے ثمرات محنت سے حاصل ہوتے ہیں قسمت سے نہیں۔



باتوں سے خوشبو آئے

☆ بہترین کلام وہ ہے جس سے سننے والے کو ملال نہ ہو۔

☆ آپ کی زندگی کی تصویر آپ خود نہیں بناتے بلکہ آپ کا اخلاق، آپ کی محبتیں بناتی ہیں۔

☆ کوئی چیز بذات خود اچھی یا بری نہیں ہوتی بلکہ یہ سوچ کا معیار ہے جو اسے اچھا یا برا بناتا ہے۔

☆ جو شخص نصیحت مان لے وہ بعض اوقات اس شخص سے بھی بڑا ہوتا ہے جو نصیحت کرے۔

☆ خاموشی عیب نہیں بلکہ بے وجہ بولنا عیب ہے۔

احساسات

☆ زیادہ غصہ کرنے والے لوگ کبھی صحیح فیصلہ نہیں کر پاتے۔

☆ بڑے آدمی زندگی میں کم اور کتابوں میں زیادہ ملیں گے۔

☆ جو توقع تم دوسرے سے رکھتے ہو اس کی تکمیل تم خود کرو۔

☆ اس دنیا میں دو ہی شخص آپ کو سب سے زیادہ جانتے ہیں ایک وہ جو آپ کو سب سے زیادہ پیار کرتا ہے اور ایک جو آپ سے سب سے زیادہ نفرت کرتا ہے۔

☆ وقت کے پہیے میں آہٹ نہیں ہوتی لہٰذا اس کے گزرنے کا احساس نہیں ہوتا۔

☆ صرف ایک بے وقوف ہی ایک گڑھے میں دو مرتبہ گرتا ہے۔

☆ سایے بیٹھنے والا درخت پر کلہاڑی کی ضرب کبھی نہیں لگائے گا۔

سچ کہتے ہیں

☆ قرآن ایک ایسا دریچہ ہے جس سے ہم اگلی دنیا کو دیکھ سکتے ہیں۔ (امام احمد بن حنبلؒ)

☆ روح ہی جنت ہے، روح ہی جہنم۔ (عمر خیام)

☆ لگن کی بغیر کسی میں بھی عظیم ذہانت پیدا نہیں ہو سکتی۔ (ارسطو)

☆ خاموش رہو یا ایسی بات کہو جو خاموشی سے بہتر ہو۔ (بیکن)

☆ جس طرح چاند کے بغیر رات ادھوری ہے اسی طرح علم کے بغیر ذہن۔ (سرسید احمد خان)

☆ کامیابی کا دارومدار آپ کی محنت اور کوشش پیہم پر ہے۔ (شیکسپیر)

☆ اچھی بات جو بھی کہے غور سے سنو۔ (سقراط)

سوچ و فکر

☆ سچی اقلیت کاذب اکثریت سے بہتر ہے۔

☆ باطن مصروف عبادت ہو تو ظاہر معصومیت کا پیکر بن جاتا ہے۔

☆ کوشش کو اگر ہاتھی کہہ لیا جائے تو نصیب ابابیل کی کنکری ہے۔

☆ طاقت ور انسان کمزور انسان کی عنایات کا نام ہے۔

☆ مخلص کی تعریف ہی یہ ہے کہ آپ کے ساتھ آپ سے زیادہ مہربان ہو۔

☆ ہم جن کو رخصت کرتے ہیں وہی تو ہمارا استقبال کریں گے۔

☆ زمین کا انتقال کراتے کراتے ہمارا انتقال ہو جاتا ہے۔

☆ نیند عابد کو عبادت سے محروم کرتی ہے، گناہگار کو گناہ سے

بچونی ہے۔

☆ بدآدمی بدی نہ کرے تب بھی بد ہے اور نیک آدمی نیکی نہ کرے تب بھی نیک ہے۔

☆ سب سلامت تو ہم سلامت۔

☆ جو ڈرا رہا ہوتا ہے، درحقیقت ڈر رہا ہوتا ہے۔

☆ تحریر ایک خاموش آواز اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔

☆ خود اعتمادی سب سے بڑا راز ہے۔

☆ زبان کی حفاظت دولت سے زیادہ مشکل ہے۔

☆ ٹھنڈی ہواؤں کا کوئی مسکن کوئی گھر نہیں ہوتا۔

☆ محبت بلی کے پاؤں سے آتی ہے اور کتے کی زبان سے جاتی ہے۔

☆ سب سے محبت رکھو، آدھی عقل اسی میں ہے۔

اچھی عادتیں

☆ عبدالمالک بن مروانؒ نے حضرت اسماء بن خارجہؓ سے پوچھا۔

''مجھے تمہاری بعض عادتیں، بہت اچھی پہنچی ہیں، تم اپنے معمولات بتاؤ''؟

''انہوں نے عذر کردیا کہ میری کیا عادت اچھی ہوسکتی ہے۔ دوسروں کی عادتیں، بہت اچھی ہیں۔''

عبدالمالک نے قسم دے کر پوچھا تو انہوں نے کہا۔

''مجھے تین چیزوں کا ہمیشہ اہتمام رہا، ایک یہ کہ کبھی کسی بیٹھنے والے کی طرف میں نے پاؤں نہیں پھیلایا، دوسرے جب میں نے کھانا پکایا اور اس پر لوگوں کو بلایا تو ان کھانے والوں کا میں نے اپنے اوپر احسان سمجھا، تیسرے جب کسی ضرورت مند نے مجھ سے سوال کیا، میں نے اس کے دینے میں کسی مقدار کو بھی زائد سمجھا نہیں جو کچھ دیا اس کو ہمیشہ کم سمجھتا رہا۔

(فضائل صدقات)

بیٹی

بیٹی قدرت کا اپنے بندوں کے لئے حسین ترین اور انمول تحفہ ہے، جس کا ہر کوئی تمنائی ہے اور جس کی ہر ایک کو ضرورت ہے، بیٹیاں پھولوں کی مانند ہیں، یہ پھول کی ایک ایسی ٹہنی ہے جو جب کٹ کر کسی اور پودے کا حسن بنتی ہے تو نئے گھر میں خوشیوں کی بہار لے کر آتی ہے۔

☆ جب ماں بنتی ہے تو اتنی عظیم کہ خدا نے اس کے قدموں تلے جنت رکھ دی ہے، بیٹی جو والدین کے گھر پیدا ہونے پر بیٹی کے نام سے منسوب ہوتی ہے پھر جب گھر میں ایک لڑکی کی پیدائش ہوتی ہے تو اس کی بہن کے روپ سے پہچانی جاتی ہے جب وہ جوان ہوتی ہے تو رشتۂ ازدواج میں باندھ کر ایک بیوی کا روپ دھارلیتی ہے اور پھر جب صاحب اولاد ہوتی ہے تو ماں کے رشتے سے سامنے آتی ہے۔

اس طرح ہر ایک بیٹی پھولوں کی طرح کومل، خوشبوؤں کا ترنگ، چاند کی طرح روشن، کانچ جیسی نازک، شرم وحیا کی پیکر، سازوں کا ترنم، آنکھوں کا نور، حسن کی ملکہ، گفتگو میں انمول ہے اور گھر میں جنت ہے۔

صبر

☆ جس نے مصائب پر صبر کیا اس نے مقصود کو پالیا۔

☆ اپنے نفس کو صبر اور تقویٰ پر مجبور کرو، پھر تم اس فضیلت کو پالوگے، جس کی تم تمنا کرتے ہو۔

☆ وہ شخص کامیاب ہے، جس نے صبر کرنا سیکھا ہے۔

☆ بے صبر ہو کا کفر کے بہت قریب ہوتا ہے۔

☆ اگر دکھ کی رات طویل ہوجائے تو صبر کرو کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دکھ کا انجام مسرت ہوتا ہے۔

☆ صبر کا انجام بہترین اور غصے کا انجام بدترین ہوتا ہے۔

☆ زمانہ کی گردش سے دل شکستہ ہوکر نہ بیٹھ اس لئے کہ صبر اگرچہ کڑوا مگر اس کا پھل میٹھا ہے۔

☆ بہترین انسان وہ ہے جو خوشحالی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار اور مصیبت کے وقت صبر اختیار کرے۔

☆ مصائب سے مت گھبرایئے کیوں کہ ستارے اندھیرے میں چمکتے ہیں۔

نیک صلاح

☆ پینا چاہتے ہو تو یاد الٰہی کا شربت پیو۔

☆ آنا چاہتے ہو تو غریبوں کی مدد کو آؤ۔

☆ بولنا چاہتے ہو تو حق بات بولو۔

☆ بچنا چاہتے ہو تو گناہوں سے بچو۔

☆ جانا چاہتے ہو تو حج کو جاؤ۔

☆ چھوڑنا چاہتے ہو تو بری عادتوں کو چھوڑو۔

☆ سننا چاہتے ہو تو دکھیوں کی پکار سنو۔

☆ حاصل کرنا چاہتے ہو تو علم حاصل کرو۔

☆ سیکھنا چاہتے ہو تو ادب وتہذیب سیکھو۔

رونا چاہتے ہو تو اپنے گناہوں پر روؤ۔

نیک اعمال

☆ جسے اس کے اعمال پیچھے ہٹادیں اسے حسب نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔

☆ جسے قریبی چھوڑ دیں اسے بیگانے مل جائیں گے۔

☆ لوگوں سے اس طریقے سے ملو کہ اگر مرجاؤ تو ہم پر روئیں اور زندہ رہو تو تمہارے مشتاق ہوں۔

سنہری باتیں

☆ کچھ نہ کچھ عیب سب میں ہوتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ عقل منداپنے عیب خود محسوس کرلیتا ہے، دنیا محسوس نہیں کرتی۔ اور بے وقوف اپنے عیب خود محسوس نہیں کرتا، دنیا محسوس کرلیتی ہے۔

☆ تمہارا بہترین دوست وہ ہے جو تمہاری کوتاہیوں سے تمہیں آگاہ کرے۔

☆ خوش قسمتی ہر آدمی کا دروازہ کھٹکھٹا کر پوچھتی ہے کہ کیا سمجھداری گھر کے اندر موجود ہے۔

اقوال زریں

☆ جب تم احسان کی تلوار سے کسی کی انا کے سانپ کو زخمی کردو تو پھر لازم ہے کہ اس سے ہوشیار رہو۔

☆ آرام ایک ایسا لفظ ہے جسے بزدلوں نے کشمکش حیات کی تلخیوں سے بچنے کے لئے لغت کی زینت بنادیا ہے۔

☆ حادثات ایک کسوٹی ہے جس پر انسان کی ہمت اور اہلیت کو پرکھا جاتا ہے۔

☆ وہ انسان جس سے ایک عرصہ سے دوستی چلی آرہی ہو اسے ذراسی بات پر رنجیدہ کرنا مناسب نہیں ہے۔

منتخب اشعار

مزہ برسات کا چاہو تو ان آنکھوں میں آبیٹھو
وہ برسوں میں کبھی برسے یہ برسوں سے برستی ہیں

☆

ہر شخص نے پہنا ہے نفرتوں کا لباس
دلوں کے درمیاں آخر یہ فاصلہ کب تک

☆

حسرت سے دیکھتا ہوں ہر اک رہ گزر کو میں
شاید اٹھائے ہاتھ کوئی فاتحہ پڑھے

☆

کہہ رہے ہیں جانور جنگل میں آج
آدمی خونخوار بن کر رہ گیا

☆

جھوٹی شہرت کے لئے یہ ہے مناسب یارو
اپنے اجداد کی میراث گنوادی جائے

☆

دیار زمیں میں جہاں منزلیں بھی فرضی ہیں
تمام عمر بھٹکنے کا حوصلہ رکھو

عورت اور عزت

☆ جب عورت کو عزت نہ ملے تو وہ اپنی ذات کے خول میں بند ہوجاتی ہے اور مرد سمجھتا ہے کہ اس نے عورت کو تسخیر کرلیا ہے، عورت نے اس سے دب کر خاموشی اختیار کرلی ہے لیکن مرد یہ نہیں جانتا کہ یہ خاموشی اس کی ذات کی نفی کے لئے اختیار کی گئی ہے اور اس چپ کے پردے میں فقط چپ ''بیزاری بیگانگی'' اور مصلحت کے جذبے پوشیدہ ہوتے ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں
خصوصی نمبرات کسی تعارف وتعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

جنات نمبر جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز، اشاعت اول ۱۹۹۵ء اب ۲۰۰۴ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جارہا ہے۔
قیمت-/70 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

شیطان نمبر شیطان نمبر کو عوام وخواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع ہورہا ہے۔ قیمت-/75 علاوہ محصولڈاک

جادو ٹونا نمبر جادو کی ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر "حرف آخر" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۴ء میں پانچویں بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/110 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ہمزاد نمبر ۲۰۰۱ء میں دوبار شائع ہوچکا ہے، اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع کیا جارہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے اور عاملین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت-/90 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر حاضرات نمبر میں تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے نایاب طریقے دئے گئے ہیں، عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۹ء اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/90 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

امراض جسمانی نمبر تمام امراض جسمانی کا بذریعہ روحانی عمل علاج کے حیرتناک مقبولیت اور زبردست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آگیا ہے۔ قیمت-/90 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مؤکلات نمبر مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ۔ جو لوگ مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں یا اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ مؤکلات نمبر ضرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری، فروری ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔ قیمت-/90 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

روحانی ڈاک نمبر تین سو زائد خطوط کے جوابات قارئین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۸ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/75 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

خاص نمبر ۲۰۰۰ء خصوصی مضامین پر مشتمل ایک یادگار دستاویز جو عوام اور عاملین دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت-/75 روپے

محبت نمبر ۲۰۰۴ء محبت اور تسخیر کے ایسے قیمتی فارمولے جو لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بھی آپ کسی سے حاصل نہیں کرسکتے سینکڑوں فارمولوں کو "محبت نمبر" میں جمع کردیا گیا ہے، عاملین کے لئے ایک دولت بے کراں۔ (قیمت-/110 روپے علاوہ محصول ڈاک)

روحانی مسائل نمبر ۲۰۰۵ء اس دنیا میں ہزاروں انسان ہزاروں طرح کے مسائل کا شکار ہیں، ان مسائل سے نجات پانے کے طریقے اور فارمولے اس نمبر میں نقل کئے گئے ہیں، استفادہ کرنے والوں کے لئے ایک لاجواب پیشکش۔ قیمت-/90 روپے علاوہ محصولڈاک

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر روانہ کریں کیوں کہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنا ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہوسکے گی

قسط نمبر: ۲۰

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

کیسی پیاری موت

ہمارے ایک دوست ہیں، حاجی صاحب ہم ان کو کہتے ہیں جامعہ رحمانیہ کے نام سے ایک مدرسہ ان کے زیر سرپرستی چل رہا ہے، اپنے علاقہ کے نواب ہیں، یہ عاجز بخاری شریف کے افتتاح کے لئے یا آخری درس کے لئے وہاں حاضری دیتا رہتا ہے، ایک مرتبہ کہنے لگے کہ حضرت میرا ایک کزن ہے، بڑا لینڈ لارڈ (زمین دار) ہے اور اس پورے علاقہ کا (M.N.A) (ممبر نیشنل اسمبلی) اور وہ پینتیس (۳۵) سال سے ممبر نیشنل اسمبلی مستقل بن رہا ہے، علاقہ کے اندر اتنا اس کا ہولڈ ہے کہ وہ کھمبے کو بھی اپنی طرف سے کھڑا کردے تو لوگ اس کو بھی ووٹ دے کے M.N.A. بنادیں گے، پارٹی یہ ہو یا پارٹی وہ ہو، وہ اکیلا کھڑا ہوتا ہے، آزاد اور ہر دفعہ M.N.A بن جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی کھڑا ابھی نہیں ہوتا، عوام اتنا اس کے ساتھ (Atteached) ہیں، بنیادی وجہ کہ وہ اربوں پتی انسان ہے، یہ پورا شہر جو آباد ہوا یہ زمین ان کی ملکیت تھی، انہوں نے بیچی، لوگوں نے خریدی، اب پورے شہر کی زمین جس نے بیچی ہو اس کے چاہنے والے کتنے ہوں گے؟ کہنے لگا کہ مگر ذاتی طور پر وہ بڑا بگڑا ہوا ہے، جوانی میں اس کے والد نے اس کو U.K. تعلیم کے لئے بھیج دیا اور وہاں جاکر وہ بالکل ویسٹرنائز (Westernized) ہوگیا اور جب وہ یہاں واپس آیا تو وہاں کے ماحول کو وہ یہاں خود لے کے آیا، دین سے اس کو کوئی مس نہیں، گھر میں اس نے پینے پلانے کا سسٹم ابھی بھی رکھا ہوا ہے، اس کے پاس دن رات کے مہمان اب بھی آتے رہتے ہیں، اس کی ذاتی زندگی اتنی گندی ہے کہ سوچ بھی نہیں سکتے، لیکن چونکہ مال دار ہے لوگوں کے کام کرواتا ہے، لوگ کہتے ہیں جی اس کی ذاتی زندگی کا وہ جانے ہمارے بیٹے کی نوکری لگوادی، یہ ہماری مصیبت دور کردی، یہ ہمارا کیس ختم کروادیا، چونکہ وہ پبلک کے کام کرواتا ہے تو پبلک ووٹ اسی کو دیتی ہے، میرا جی چاہتا ہے کہ وہ لکھا پڑھا ہے اس وقت اس کی عمر کوئی پینسٹھ سال کے قریب ہوچکی ہے، اگر آپ اس کے ساتھ ملاقات کرلیں تو ہوسکتا ہے اس کی زندگی بدل جائے۔ اس عاجز نے کہا ابھی تو فرصت نہیں واپس جانا ہے، اتنا ہے کہ جب جاؤ اس کو اس عاجز کا سلام پہنچا دینا، اگلے سال پھر بخاری شریف کی تقریب کے لئے گئے تو حاجی صاحب بڑے خوش، حضرت میں نے پچھلے سال آپ کے سلام پہنچا دیے تھے اور M.N.A. صاحب تھوڑی دیر سوچتے رہے پھر کہنے لگے یار آپ کے پیر صاحب آئیں تو میری بھی ملاقات کروانا، تو حضرت آج تو آپ کی میں نے ضرور ملاقات کروانی ہے، اس عاجز نے کہا کہ ان کے پاس جائیں اور جاکر کہیں اگر میں آپ کو ملنے کے لئے آؤں تو بِئْسَ الْفَقِيْرُ عَلٰى بَابِ الْاَمِيْرِ. برا فقیر وہ ہوتا ہے جو کسی امیر کے دروازے پہ چل کر جائے اور اگر آپ ملنے کے لئے آئیں گے تو نِعْمَ الْاَمِيْرُ عَلٰى بَابِ الْفَقِيْرِ، آپ نِعْمَ الْاَمِيْرِ بنیں گے، فقیر کے پاس چل کر آئینگے اب آپ بتائیں کہ کیا کرنا بہتر ہے، جب حاجی صاحب نے جاکر اس کو کہا تو اس نے کہا اچھا میری پجیرو گاڑی نکالیں، وہ تو وہیں مدرسہ میں ہی آگیا، مدرسہ کے طلبہ نے دیکھا کہ M.N.A صاحب آگئے، وہ بڑے حیران! کہ اس کا تو دین سے کوئی تعلق ہی نہیں نظر آتا تھا، نہ جمعہ میں، نہ مسجد میں، نہ عید میں، یہ تو بندہ ہی اور طرح کا تھا، خیر مدرسہ میں آیا، اس عاجز کے پاس کمرہ میں بیٹھا، اس عاجز نے اس کے سامنے تھوڑی دیر توبہ استغفار کے عنوان پر بات کی، سنتا رہا، سنتا رہا، پھر کہتا ہے، حضرت! توبہ تو وہ کرے جس کی کچھ نیکیاں ہوں اور کچھ گناہ ہوں اور جس کے پاس ہوں ہی گناہ، نیکی ہو ہی نہیں وہ کیا کرے، اس عاجز نے سمجھایا کہ نہیں آپ کے پاس بھی نیکیاں ہیں، گناہ بھی ہیں، کہنے لگا میں تو نیکی کا کام نہیں کرتا، میں نے کہا دیکھو! نیکی صرف مصلے کے ساتھ وابستہ نہیں ہوتی نیکی کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہے، آپ کے پاس بیوائیں آتی ہیں، آپ ان کو سپورٹ (Support) کرتے ہیں؟ کہنے لگا جی ہاں کرتا ہوں، یتیم بچیوں کی شادیاں کرواتے ہیں؟ جی میں کرتا ہوں، دکھ اور مصیبت زدوں

کی مصیبت دور کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں؟ جی میں کرتا ہوں، یہ کام تو میں بہت کرتا ہوں، میں نے کہا کہ یہ سب نیکی کے کام ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیکی کے کام کی بھی توفیق دی ہے، بس مصلے کے ساتھ آپ کو لگاؤ نہیں، آپ کی زندگی کی ترتیب ذرا اس وقت تک کافروں والی ہے جو کافر ملکوں میں ہے، مگر چونکہ آپ ابھی کلمہ پر قائم ہیں اس لئے ایمان سلامت ہے۔ آپ خدا کو مانتے ہیں، پیغمبر علیہ السلام کو مانتے ہیں، قرآن کو مانتے ہیں، ملائکہ کو مانتے ہیں، کہنے لگا جی ہاں میرا ایمان تو پکا ہے، میں نے کہا کہ باقی پھر سب غلطیاں معاف ہونے کے قابل ہیں، کہنے لگا جی اچھا پھر میں مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟ اس عاجز نے اس کو یہی بیعت کے کلمات پڑھائے اور اس کے قلب پر انگلی رکھ کر اللہ اللہ کی ضرب لگائی اور اس کو کہا کہ بس آپ یہ ذکر، مراقبہ کرنا شروع کر دیں! یہ عاجز واپس آ گیا۔

اب ہوا کیا یہ واپس آ گئے تو ایک رات میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کی حالت کو بدل دیا، اگلے دن یہ اٹھے اور اپنی بیوی کو کہنے لگے گھر میں جتنی شراب کی بوتلیں پڑی ہیں سب توڑ دو اور شراب گٹر کے اندر بہا دو، بیوی حیران کہ کیسا نصیب والا دن چڑھا کہ میرا میاں آج شراب سے توبہ کر رہا ہے، پھر اس نے اپنی بیوی کو کہا کہ یہ جتنی ماڈل گرل قسم کی لڑکیاں آتی ہیں ان کو کہو کہ آج کے بعد میرے گھر کے دروازے ان کے لئے بند ہیں، وہ بیوی سوچنے لگی کہ میں تو اور دنیا میں آ گئی، میرے سامنے سب کچھ ہوتا تھا میں بول نہیں سکتی تھی، آج میرا میاں ہر ایک سے توبہ کر رہا ہے، چنانچہ اس نے وہ جو آٹھ دس ماڈل قسم کی تھیں ان میں سے ہر ایک کو دس دس لاکھ روپے دے کر ان کو کہا جاؤ اپنا گھر خریدو! اپنا گھر بساؤ آج کے بعد اس گھر میں تمہیں نہیں آنا، ان سے بھی اس نے جان چھڑوالی۔

اب تیسرے دن بیوی کے ساتھ بیٹھا خبریں دیکھ رہا تھا تو ٹی وی پر خبر لگی کہ حج پروازیں شروع ہو چکی ہیں اور حاجی لوگ جا رہے ہیں، اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ میری زندگی کے پینسٹھ سال گزر گئے، میں درجنوں مرتبہ یورپ، امریکہ کا چکر لگا کے آیا، مگر آج تک مجھے مکہ مدینہ دیکھنے کی توفیق نہیں ہوئی، میرا دل کرتا ہے میں بھی حج کروں، بیوی نے کہا کہ آپ تو ابھی جا سکتے ہیں، اس میں کیا رکاوٹ ہے، وہیں بیٹھے اس نے منسٹر آف ریلجس (Minister Religious) کو فون کیا کہ میں جانا چاہتا ہوں، اس نے کہا جناب! آپ پینتیس سال سے M.N.A ہیں، آپ ابھی آئیں ابھی بھیج دیں گے، چنانچہ اس نے اپنا سامان بنایا اور Next Bay اپنے شہر سے اسلام آباد پہنچا، انہوں نے حاجیوں کے ایک گروپ کا اسے امیر بھی بنا دیا اور اس کو روانہ کر دیا، اللہ کی شان دیکھئے! حج کے سفر میں اللہ نے اس کی زندگی بدل دی، لوگ کہتے تھے کہ اس نے وہاں حاجیوں کی اتنی خدمت کی کہ پتہ ہی نہیں چلتا تھا یہ کوئی نواب ہے، یا کسی کا زر خرید غلام ہے، اس نے مٹ کر خدمت کی اس نے، کھانے لا رہا ہے، حالانکہ ہارٹ پیشنٹ (دل) کا مریض بھی تھا، بہرحال جب یہ مدینہ طیبہ جانے لگا تو اس کے دل میں یہ بات آئی کہ میں اللہ کے محبوب کے در پر حاضر ہو رہا ہوں، میں اپنی شکل تو بنا لوں پہنچنے والی، چنانچہ اس نے چہرے کے اوپر داڑھی والی سنت سجانے کی نیت کر لی، اب یہ حج کے بعد واپس آیا، لوگ حیران سر پر ٹوپی، چہرے پر ریش سجی ہے، پانچ وقت کا نمازی بن گیا، اب شہر کے علماء کو پتہ چل گیا تو سب علماء نے مل کر مشورہ کیا کہ پہلے تو ہماری اس سے بنتی نہیں تھی، اب یہ نیک بن گیا، اب ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم چل کر جائیں اور ان کو جا کر مبارکباد دیں، چنانچہ شہر کے تیس پینتیس علماء ان کی ملاقات کے لئے گئے، یہ عصر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے اتنے میں باہر Bell ہوئی، نوکر سے کہا کہ دیکھو! کون ہے اس نے کہا جی علماء ملنے کے لئے آئے ہیں، چنانچہ Drawing room میں آیا، سب علماء سے گلے ملا اور مل کر کہتا ہے جی آپ بیٹھیں! میں زمزم اور کھجوریں لاتا ہوں، پھر میں آپ کو حج کی کارگزاری سناؤں گا، علماء بیٹھ گئے، گھر آیا بیوی کو کہا کہ اتنے علماء ہیں ان کو زمزم کھجوریں بھیج دو، اس نے کہا بہت اچھا، چنانچہ وہ چھوٹے چھوٹے کپوں میں زمزم ڈالنے لگی، ان کے ہاتھ میں تسبیح، سر پر ٹوپی، یہ اپنے Bed کے اوپر بیٹھ کر تسبیح پڑھنے لگے اللہ کی شان اسی دوران دل کا دورہ پڑا، بیوی زمزم نکال کر فارغ ہوئی تو یہ اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن.

پہلی زندگی دیکھیں کیا تھی اور یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے بیعت کی برکت سے موت کیسی عطا کی، حج کر کے آئے ہیں، معافیاں مانگ آئے ہیں، چہرے پر سنت سجائی، سر پر ٹوپی ہے، باوضو ہیں، عصر کی نماز پڑھی، ہاتھ میں تسبیح ہے اور اس حالت میں ان کو موت آ جاتی ہے۔

بیعت کا ایک انعام

حضرت قاری طیب صاحب کا واقعہ ہے، کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک عورت نے ان سے بیعت کی اور اس کے بعد اس عورت کا ان سے کوئی رابطہ بھی نہ رہا، بیس سال گزر گئے اور بیس سال گزرنے کے بعد جب اس عورت کی وفات کا وقت آیا تو وہ عورت کہتی تھی وہ دیکھو! مولانا بیٹھے ہیں اور مجھے کلمہ پڑھا رہے ہیں، وہ دیکھو! مولانا بیٹھے ہیں کلمہ پڑھا رہے ہیں، دو مرتبہ اس نے کہا اونچی آواز سے کلمہ پڑھا اللہ کو پیاری ہوگئی، تو یہ بیعت کی نسبت کی ایک برکت ہوتی ہے جو بندے کے ایمان کی حفاظت کا سبب بن جاتی ہے۔

خاص رحمت

ہمارے ایک دوست ہیں ان کا جوان بیٹا امریکہ میں اٹھارہ سال کی عمر کو جب پہنچا تو وہاں کے کلبوں میں پھنس گیا، والدین اتنے پریشان کہ کوئی حد نہیں، اب انہوں نے اس عاجز کے سامنے رونا رویا، عاجز نے کہا بھائی جیسا کیسا ہے، بس اس کو بیعت کروادو اور پھر برکت دیکھو نسبت کی کہ کیا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی شان کہ اس بچے نے والدین کی بات مان کر بیعت کرلی اور یہ نہ سمجھا کہ میرے ساتھ ہونے والا کیا ہے، اب مشائخ کی دعاؤں میں اس کا حصہ پڑ گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کی دنیا کو بدلنا شروع کیا، ایک سال کے اندر وہ بچہ جو اپنی زبان سے کہتا ہے کہ نیویارک میں میرے پیچھے ایک وقت میں دس دس لڑکیاں ہوتی تھیں، جو مجھے گناہ کی طرف مائل کرتی تھیں، میں ایک کا فون بند کرتا تھا اور دوسری کا Attend کرتا تھا، دوسری کا بند کر کے تیسری کا Attend کرتا تھا اور دس کی دس کو پتہ تھا کہ اس کا دس سے تعلق ہے مگر ہر ایک کوشش کررہی تھی کہ اس کو وہ اپنالے، اس گناہ بھری زندگی سے اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو توبہ کی توفیق دی، اس وقت ایک دارالعلوم میں رابعہ کے اندر وہ پڑھ کر عالم بن رہا ہے، ایسی زندگیاں اللہ بدلتے ہیں، حالانکہ اٹھارہ سال کی عمر میں ایسی گندی عادتوں میں اور لڑکیوں کے ماحول میں اور وہ بھی انگریز لڑکیاں، انسان کا نکل آنا، یہ تو اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص رحمت ہوتی ہے۔

یہ ہمارے مشائخ کی دعائیں ہیں ان لوگوں کے لئے سلسلہ میں جو اوپر لوگ گزرے وہ اللہ کے بڑے مقبول بندے تھے اور انہوں نے قیامت تک آنے والے سلسلہ میں داخل ہونے والے سب لوگوں کے لئے دعائیں کی ہیں، اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کی برکت سے ایمان کی حفاظت فرمالیتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرۂ کارکردگی، آل انڈیا)

گذشتہ [illegible] برسوں سے بلاتفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

اغراض ومقاصد

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم وتربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت واعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی ودنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپٹل کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہوچکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلاتفریق مذہب وملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کرکے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)
IFSC CODE No. ICIC0000191
ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔

ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ : (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

قسط نمبر: ۱۶

اسم اعظم

حسن الہاشمی

اسم اعظم کی تحقیق کے ضمن میں حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ ایک ادنی کپڑے میں ملبوس تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ عورتوں کے لئے زیبا نہیں کہ وہ گھروں سے نکلیں اور سیاحت وچہل قدمی میں دلچسپی رکھیں۔ اس نے جواب دیا، تو مغرور ہے، تجھے اپنے تقوے پر ناز ہے تو مجھ سے دور ہوجا۔ کیا تو اللہ کی کتاب نہیں پڑھتا، میں نے کہا، میں پڑھتا ہوں۔ اس عورت نے کہا تو پھر پڑھ۔ اس کے بعد اس نے یہ آیت پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہیں تھی کہ تو مہاجرت کرتا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ ساری زمین علم سے بھری ہوئی ہے۔ حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو کس چیز سے پہچانا! کہنے لگی، کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ ہی سے پہچانا اور غیر اللہ کو اللہ کے نور سے پہچانا۔ میں نے پوچھا کہ اللہ کا اسم اعظم کیا ہے؟ کہنے لگے وہ اللہ ہی ہے، اس نے زور دے کر کہا کہ اللہ ہی اسم اعظم ہے، اس نام کو تمام اسماءِ الٰہی پر برتری حاصل ہے۔

غنیۃ الطالبین میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ اسم اعظم "اللہ" ہے لیکن اس نام کو پکارنے کی شرط یہ ہے کہ جب کوئی بندہ اس نام کو پکارے اور اس نام کا ورد کرے تو اس کے دل میں اس نام کے سوا کچھ نہ ہو اور اس نام کا احترام اس درجہ ہو کہ تصورات میں بھی اس سے بڑا کوئی نہ ہو اور دل میں یہ یقین بھی موجود ہے کہ دنیا کا ہر خوف اور ڈر اس نام کی برکت سے ختم ہوجاتا ہے اور بندہ صرف اللہ سے ڈرتا ہے اور خوف صرف اس کے احتساب سے ہو، باقی تمام خوف اور ڈر بندے کے دل میں ہیچ ہوں۔

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ یہ کائنات صرف اسم "اللہ" کی برکت سے چل رہے ہیں اور جب کوئی اس نام کا نام لینے والا نہیں رہے گا تو پھر یہ کائنات بھی نہیں رہے گی۔

مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک اس دنیا میں ایک شخص بھی اللہ اللہ کہنے والا ہوگا۔

علامہ شامیؒ اپنی مشہور تصنیف شامی میں فرماتے ہیں کہ "اللہ" ہی اسم اعظم ہے اور یہی نام اللہ کا ذاتی نام ہے، باقی تمام نام صفاتی ہیں، لہٰذا اس نام میں تمام عظمتیں موجود ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بحالت وضو کسی کاغذ پر ۳ بار اللہ لکھے پھر اس کو عقیدت کی نگاہ سے دیکھے پھر آنکھیں بند کر کے یہ تصور کرے کہ دنیا میں اللہ کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس کے دل میں بھی اللہ کے سوا کچھ نہیں ہے تو اس کو ایسا سکون حاصل ہوگا کہ جو کسی عبادت سے بھی نہیں حاصل ہوسکتا اگر اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کرے تو دولت روحانیت اور دولت ولایت حاصل ہو۔

اگر کوئی شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو تو اس کو چاہیے مکمل تنہائی میں پاک صاف لباس پہن کر بحالت وضو دوسو مرتبہ "اللہ" کہے اور اپنی آنکھوں میں آنسو لانے کی کوشش کرے، انشاء اللہ اس کی ہر پریشانی ختم ہوں گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کسی بھی بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد نہایت یکسوئی کے ساتھ اللہ کا ذکر اذان مغرب تک کرے، اذان شروع ہونے پر دعا کرے۔ اس عمل کو چار جمعوں تک کرے، انشاء اللہ کیسی بھی بیماری ہوگی اس سے نجات مل جائے گی۔

اکابرین نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر پانچوں وقت کی نماز کے بعد یعنی فرض نماز کے بعد ۶۶ مرتبہ "یا اللہ" پڑھنے کا معمول بنالے تو زندگی کے تمام مسائل میں کامیابی ملتی ہے اور تمام الجھنوں اور پیچیدگیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے اور گھر میں امن وامان برقرار رہتا ہے اور خیر وبرکت کا نزول ہوتا ہے۔

(باقی اگلے شمارے میں)

☆☆☆

حاضرات کلمہ طیبہ

کلمہ طیبہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تمام آسمان وزمین اور جو لوگ ان کے درمیان میں ہیں اور وہ سب کچھ جو ان کے نیچے ہیں، وہ سب کا سب ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کا اقرار دوسرے پلڑے میں تو وہی تول میں بڑھ جائے گا۔ اگر اہل ایمان اس عظیم اسم کا ورد بنالے تو اسے نہ دنیا میں کوئی رنج وفکر رہے اور نہ آخرت میں کوئی غم ۔ یہ حاضرات اسی کلمہ کی برکت ہے۔ اگر بندہ خدا مومن تمام شرائط کے ساتھ اس عمل کو کرے گا تو یقیناً کامیابی ہوگی۔ ہر عمل کے لئے قواعد وضوابط، زکوٰۃ لازمی ہوتی ہیں کچھ عمل البتہ ایسے بھی ہوتے ہیں جو صوم وصلوٰۃ کے پابند حضرات بغیر زکوٰۃ بھی کرسکتے ہیں۔

حاضرات کلمہ طیبہ: اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ حاضرات کا عمل شروع کرنے سے پہلے اپنے پاس پانچ عدد گلاب جامن، دو عدد گلاب کے پھول ایک پلیٹ میں رکھیں اور کوئی اچھی سی خوشبو والی اگربتی بخور کے طور پر سلگائیے۔ جب تک سوال وجواب کا سلسلہ جاری ہے اگربتی سلگتی رہنی چاہئے۔ اللہ ہی قوت والا ہے۔ حاضرات آپ سات تا بارہ سال کے لڑکے یا لڑکی پر بلائیں۔ جب آپ کو حاضرات بلانی ہو تو آپ اپنے منتخب بچے کو نہلا دھلا کر پاک صاف کپڑے پہنا کر اپنے روبرو بٹھائیں اور اس سے کہیں کہ وہ آنکھیں بند کرلے اور خود مندرجہ ذیل پڑھیں۔ یہ عمل صرف ایک بار پڑھنا ہے۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰـہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اسے کئی بار پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہِ ۔ اس کے بعد بچے سے مندرجہ ذیل الفاظ تین مرتبہ دہرائیں۔ اے اللہ اپنے نور سے اندھیرے میں اجالا کردے۔

چند لمحے بعد آپ بچے سے معلوم کریں اجالا ہوا یا نہیں۔ اگر بچہ ہاں میں جواب دے تو مذکورہ بالا طریقے سے عمل دوبارہ پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس عمل کو دو تین بار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس میں گھبرانے یا مایوس ہونے کی قطعی ضرورت نہیں۔

جب بچہ بتائے کہ اجالا ہوگیا ہے تو عامل کو چاہئے کہ اس ترتیب سے اپنا عمل جاری رکھے۔ عامل بچے سے کہے کہ جھاڑو کش سے کہہ کہ یہاں جھاڑو لگائے۔ جب جھاڑو کش صفائی کرکے چلا جائے تو پھر ماشکی کو بلائیں کہ وہ چھڑکاؤ کرے۔ جب ماشکی اپنا کام کرکے جاچکے تو کہیں دریاں بچھاؤ۔ تخت شاہی لیکر آؤ، درباری حاضر ہوں۔ اس کے بعد کہیں کہ شہنشاہ معظم کو بلاؤ کہ وہ تخت پر رونق افروز ہوں اور دربار لگائیں۔

جب شہنشاہ معظم تخت پر بیٹھ جائیں تو عامل بچے کے ذریعہ انہیں سلام عرض کرے۔ جب شہنشاہ معظم کی جانب سے سلام کا جواب مل جائے تو عامل فوراً اپنا مدعا بیان کرے جو بھی سوال پوچھنے ہوں پوچھیں۔ اگر آپ کے سوال کا جواب تسلی بخش نہ ہو یا خاموشی ہو تو عامل کو چاہئے کہ شہنشاہ معظم سے بچہ کے معرفت معلوم کرے۔ شہنشاہ معظم ناراض ہیں تو لال جھنڈا دکھائیں اور اگر ناراض نہ ہوں تو ہرا جھنڈا دکھائیں۔ اگر لال جھنڈا نظر آئے تو حاضرات (شہنشاہ معظم کے شکریہ کے ساتھ) ختم کردیں۔ عمل کو اس وقت دوبارہ نہ دہرائیں۔ اگر ہرا جھنڈا نظر آئے تو تسلی رکھیں اور حاضرات جاری رکھیں۔ آپ کو آپ کے سوالوں کا جواب چند لمحے میں مل جائے گا۔ جب آپ کو جواب مل جائے تو سوال وجواب کا سلسلہ ختم ہوجائے تو شہنشاہ معظم کا شکریہ ادا کریں اور انہیں سلام عرض کریں اور رخصت دیدیں۔ لیجئے حاضرات تمام ہوئی۔ حاضرات ختم کرنے پر گلاب جامن بچوں میں تقسیم کردیں۔

طریقہ زکوٰۃ: نوچندی جمعرات سے عشاء کے بعد یا فجر کی نماز سے فارغ ہوکر عمل کی تمام شرائط کے ساتھ کلمہ طیبہ کو روزانہ چار سو پچاس مرتبہ اول وآخر ۳۳،۳۳ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ عمل اکیس یوم کا ہے جس میں آخری روز ۴۶۰ ربار کلمہ طیبہ پڑھیں۔ سوا کلو گلاب جامن پر نبی پاک ﷺ اور تمام انبیاء اور اولیا کرام کی فاتحہ دیکر بچوں میں تقسیم کردیں۔ عمل کے دوران کوئی بھی خوشبو کا بخور ضرور سلگائیں۔ لیجئے زکوٰۃ ادا ہوگئی لیکن عمل کا قائم ومضبوط رکھنے کے لئے ہر نماز کے بعد جس قدر آپ پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔ تعداد کی کوئی قید نہیں۔

روحانی علاج ایک حقیقت

یا اللہُ: جو شخص بوقت زوال یا بوقت زوال آفتاب یا آخر ثلث شب میں چھ سو ساٹھ مرتبہ کہے جو حاجت ہو روا ہوگی۔

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ: ہر نماز واجب کے بعد اگر سو مرتبہ پڑھے تو لطف الٰہی شامل ہو۔

یا مالکُ: جو شخص یہ اسم ہر روز چونسٹھ بار پڑھے اور اس کی مداومت رکھے تو اس کی ملک کو زوال نہ ہوگا۔

یا قدّوسُ: اگر بروز جمعہ ایک سو ستر دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے تو دل بد خصلتوں سے پاک ہوگا۔

یا سلامُ: اگر سو مرتبہ بیمار پڑھے تو شفاء ہوگی۔

یا مؤمنُ: اگر ایک سو چھتیس مرتبہ پڑھے تو جن وانس کے شر سے امان خدا میں رہے۔

یا مُھیمنُ: جو شخص اس اسم کو ایک سو پچیس بار پڑھے تو اس کا باطن صاف ہو۔

یا عزیزُ: اگر چالیس روز تک ہر روز چالیس مرتبہ پڑھے تو کبھی محتاج نہ ہو۔

یا جبّارُ: اگر ہر روز اکیس مرتبہ پڑھے تو ظالموں کے ظلم سے بے خوف ہو۔

یا مُتکبّرُ: اگر اس اسم کو کسی جابر کی سامنے پڑھے تو وہ جابر ذلیل ہو۔

یا خالقُ: جو اس کی مداومت رکھے تو اس کا دل نورانی ہو۔

یا بارئُ: جو اس اسم کو بہت پڑھے تو اس کا جسم قبر میں بوسیدہ نہ ہوگا۔

یا مُصوّرُ: جو عورت اول سات روزے رکھے اور بعدہٗ اس اسم کو پاک سیاہی سے لکھے، لکھتے وقت بھی تیرہ مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور دھو کر پیئے تو خداوند عالم اسے فرزند عنایت فرمائے گا۔

یا غفّارُ: بوقت نماز جمعہ اگر سو مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں۔

یا قھّارُ: جو شخص اس اسم کو بہت پڑھے تو دل سے حب دنیا دور ہوگی۔

یا وھّابُ: اگر سجدہ میں چودہ بار یہ اسم پڑھے تو غنی ہوگا۔ اگر آخر شب سر برہنہ کرلے اور ہاتھ بلند کرکے سو بار کہے تو حاجت روا ہو اور فقر زائل ہو۔

یا رزّاقُ: یہ اسم جو بہت پڑھے تو روزی میں برکت ہو۔

یا فتّاحُ: بعد نماز صبح سینہ پر ہاتھ رکھ کر ستر مرتبہ پڑھے تو اس کے دل سے حجاب برطرف ہوں۔

یا عالمُ الغَیبُ: اگر بعد نماز سو بار پڑھے تو غیب کی باتیں ظاہر ہوں گی۔

یا حافظُ: اگر ستر مرتبہ پڑھے تو ظالموں کا شر دفع ہو۔

یا رافعُ: بعد نماز ظہر سو بار پڑھنا مرتبے کو بلند کرتا ہے۔

یا سمیعُ: جو اس کو بہت پڑھے عنایت خدا شامل حال ہو۔

یا لطیفُ: اگر کسی مشکل کے وقت اس اسم کو پڑھے تو جلد نجات ہو۔

یا غفورُ: جو اس کو بکثرت پڑھے تو وساوس دل سے دور ہو۔

یا حیُّ: اگر بیمار پر دم کریں تو باذن خدا تندرست ہو جائے گا۔

یا واحدُ: اگر کھانے پر پڑھ کر کھائے تو دل نورانی ہوگا۔

یا اَحدُ: اگر خلوت میں ہزار مرتبہ پڑھے تو ملائکہ کا مشاہدہ کرے۔

یا صمدُ: اس اسم کے پڑھنے والے کو کبھی بھوک کی تکلیف نہ ہوگا۔

یا توّابُ: اگر بہت پڑھے تو توبہ قبول ہوگی۔

یا مُنتقمُ: اگر بہت پڑھے تو شر دشمن سے محفوظ رہے گا۔

یا رئوفُ: اگر ظالم کے پاس پڑھیں تو ظالم ذلیل ہوگا۔

یا صبورُ: بعد نماز جمعہ اگر یہ اسم روٹی پر لکھ کر کھائے تو متقی ہو۔

یا مانعُ: سوتے وقت بہت پڑھے تو قرض ادا ہوگا۔

یا ھادیُ: جو اس اسم کو بکثرت پڑھے تو معرفت خدا حاصل ہوگی۔

یا بدیعُ: اگر کوئی ہزار مرتبہ پڑھے تو حاجت پوری ہوگی۔

قرانی عملیات

نام مرض	نسخہ نورانی	طریقہ استعمال
اسقاط حمل	سورۃ یٰسین مکمل	سات تار نیلا دھاگہ قد عورت کے برابر لیکر مکمل پڑھو اور ہر مبین پر دھاگہ کو گرہ دو پھر عورت کے گلے میں ڈالو۔ بچہ پیدا ہونے پر بچے کے گلے میں ڈالو۔
اولاد نرینہ	پ ۱۲ سورۂ یوسف مکمل	مکمل سورۃ کو لکھ کر ایام حمل میں عورت کے گلے میں ڈالے۔ اور روزانہ تلاوت کرے۔
اٹھرا	سورہ مومنون مکمل اور سورۃ الکوثر مکمل	ایک بوتل سادہ پانی پر پیر کی صبح کو ۷۰ مرتبہ دم کر کے رکھ لیں اور رات کو سوتے وقت دو چار گھونٹ پی لیں۔
چیچک	سورۃ کوثر مکمل	سات عدد چاول لیکر ہر چاول پر ایک دفعہ دم کریں وباء سے پہلے یا بعد کھلائیں شفاء ہوگی
خسرہ	سورۃ فاتحہ مکمل	سات بار پڑھ کر دم کریں اور پانی دم کر کے پلائیں
خارش	سورۃ القدر مکمل	خارش خشک یا تر ہو پانی پر دم کر کے پلائیں اور تیل پر دوبارہ پڑھ کر مالش کریں۔
برص سفید داغ	سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۵۹	کھونچی کے تیل پر دم کر کے مالش کریں۔
درد پاء	سورۃ کہف آیت نمبر ۲۷	یہ درد پاء کے لئے مجرب ہے۔ ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔
امراض قلب ومعدہ	سورۃ انبیاء آیت نمبر ۸۷، ۸۸	یہ آیات امراض قلب ومعدہ کے لئے اکسیر ہیں ۷ مرتبہ پانی پر دم کریں۔ سورۃ فاتحہ بھی پڑھیں۔
نظر بد	سورۂ ن وسورۃ قلم آخری	۲،۲ آیات کو لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔
بواسیر	سورۃ اعلیٰ مکمل	ہر نماز کے بعد پڑھا کریں صحت ہوگی۔
احتلام	سورۃ طارق مکمل	سونے سے پہلے سورۃ مبارکہ کو پڑھ کر سو جائیں۔
بہرہ پن	سورۃ حشر کی آیات نمبر ۲۱ تا ۲۴	متاثری کان پر ان آیات مبارکہ کو ۲۶ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔
جنسی کمزوری	سورۃ دھر پہلی ۵ آیات	روزانہ ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پیا کریں۔
درد سینہ ودل	سورہ الم نشرح مکمل	اس سورۃ مبارکہ کو ۲۱ مرتبہ روزانہ سینہ پر دم کریں۔
شوگر	سورۂ رحمٰن مکمل	پانچ مرتبہ پڑھ کر رات کے باسی ڈھکا ہوا پانی پر دم کر کے پیا جائے۔ ۴۰ دن کرنا ہے۔
رسولی	سورۃ انشقاق	کو مکمل پڑھیں اور رسولی پر دم کریں ایسا پانچ دن کرنا ہے۔
گردہ کی تکلیف یا ناکارہ ہونا	سورہ تکاثر	مکمل کو ۲۱ روز تک مریض پر دم کریں ایسا پانچ دن کریں اور پلائیں۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

چند سوالات طالب علمانہ

سوال از: عابد علی۔

امید ہے آپ بالکل خیریت سے ہوں گے، یہ خط لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ میرے کچھ سوالات ہیں عملیات سے متعلق اگر جواب دیں گے تو بڑی مہربانی ہوگی اور میں آپ کا ہمیشہ مشکور رہوں گا۔

اگر کسی شخص کا ستارہ زحل ہو تو اس کے لئے عمل خیر کا نقش ساعت زحل میں تیار کرنے سے زیادہ قوی ہوگا یا ساعت مشتری وشمس میں نقش تیار کرنے سے تثلیث کی نظر سعد ہوتی ہے تو کیا اگر تثلیث کے دوران کسی نحس ساعت میں اعمال خیر کئے جائیں تو کیا عمل یا نقش کامیاب یا پرتاثیر ہوں گے۔

جلالی پرہیز کے دوران اپنی اہلیہ کے ہاتھوں سے بنا ہوا کھانا کھا سکتے ہیں اگر وہ پاکی کی حالت میں کھانا تیار کرے تو۔ جلالی پرہیز کے دوران بازار سے خریدہ ہوا تیل پیکٹ میں آتا ہے وہ استعمال کر سکتے ہیں۔

کون کون سے اعمال ذوجسدین اور منقلب ماہ میں نہیں کر سکتے ہیں؟ کیا قلب القرآن کا وظیفہ رمضان یا شوال میں شروع کیا جا سکتا ہے؟ حصار قطبی کو روزے دفعہ ۴۰ دنوں تک نہ پڑھ کر تین دنوں میں ۳۰۰ بار پڑھ لیا جائے تو کیا اس کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔

اگر کوئی تعویذ کی کتاب سے نقش نکالیں یا نقش کا فوٹو کاپی کا استعمال کریں تو اسے پوری طرح پرتاثیر کیسے بنائیں یعنی (Energized) یا (Activate) کیسے کریں۔

حروف سری کیسے معلوم کرتے ہیں؟

العجل الساعہ الوحا کے لفظی معنی کیا ہوتے ہیں؟

عنصر یا مزاج معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ نام کے کل اعداد کو جمع کرکے ۴ سے تقسیم کرکے ایک بچے تو آتشی، ۲ بچے تو بادی وغیرہ وغیرہ یا نام کے حروف میں جس عنصر کے حروف کے اعداد زیادہ ہوں وہی اس کا عنصر ہوگا، دونوں میں کونسا صحیح ہے۔

مجھے پوری کتاب عامل کامل، شمع شبستان رضا، عالم حاضرات، محفل حاضرات، حاضرات کی دنیا، بیاض عملیات، کرشمہ مؤکلات: آپ کی تمام کتب، نمبرات اور ماہانہ کی مکمل اور مخصوص اجازت چاہئے تاکہ ان میں سے میں اپنی استعداد کے مطابق عمل کر سکوں، وعدہ ہے کہ صرف جائز اور اچھے کاموں کے لئے ہی اللہ کی اس نعمت کا استعمال کروں گا لوگوں کی بھلائی کے لئے، مسلمانوں کی بھلائی کے لئے، خود بھی بھلائی کے لئے اور آپ کے صاف ستھرے لباس میں دھول تک آنے نہیں دوں گا۔ اور سورۂ قریش جسے ۱۲۵ بار پڑھا جاتا ہے، اسماء کہف ۱۲۵ بار ۴۰ دن تک جسے پڑھا جاتا ہے زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ان دونوں کی اجازت چاہئے۔

حضرت آپ کی کتاب علم الاسرار میں ایک عمل ہے یا غنی کا دولت مند بننے کا عمل ہے، اسے زہرہ، مشتری کے قران میں تیار کرنا ہوتا ہے، پوچھنا یہ تھا کہ یہ نقش زہرہ مشتری کے قران میں ہی تیار کرنا ہے یا تثلیث یا تسدیس میں بھی تیار کر سکتے ہیں، بہتر کونسا ہوگا، تثلیث یا قران

کا وقت ہی بہتر ہے اس عمل کے لئے؟

روحانی تقویم ۲۰۱۵ء زیر عنوان ''آپ امیر کیوں نہیں بن سکتے'' درج ایک عمل ہے۔ اسم الٰہی 'یا وہاب'' کا، اگر آپ بتادیں کہ نقش جو دریا میں ڈالنا ہے وہ مثلث ہوگا یا مربع، آتشی ہوگا یا سائل کے عنصر کے اعتبار سے اور دریا میں کتنے نقش ڈالنے ہیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب

جس شخص کا ستارہ زحل ہو اس کے لئے مثبت عمل زحل کے دوست ستاروں کی ساعت میں کرنا بہتر ہوگا، زحل کے دوست ستارے زہرہ اور عطارد ہیں اس لئے عمل اگر جمعہ کے دن زہرہ کی ساعت میں یا پھر بدھ کے دن عطارد کی ساعت میں کریں تو انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا اور اچھے نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ستاروں کی تثلیث کے وقت اگر منفی کام نہ کریں تو بہتر ہے، کیوں کہ یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے اور منحوس ستاروں کی نحوست کو ماند کردیتی ہے، اس لئے اس دوران منفی کاموں سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا امکان رہے گا۔

اگر عورت پوری طرح پاک صاف ہو تو جلالی پرہیز کے دوران اس کے ہاتھوں کا بنایا ہوا کھانا کھا سکتے ہیں لیکن محتاط ترین عاملین نے فرمایا ہے کہ جلالی پرہیز اور ترک حیوانات کے دوران اگر عامل صرف اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر کھائے تو بہتر ہے، تاہم اگر خود کھانا پکانا ناممکن ہو اور دوسرا کوئی نظم نہ ہو تو اپنی بیوی سے کھانا بنوا سکتے ہیں، اس کو اس بات کی تاکید کردیں کہ وہ پاکی کی حالت میں بھی باوضو ہو کر کھانا بنائے اور کھانا پکانے کے دوران اپنے خیالات کو ہر طرح کی پراگندگی اور غلاظت سے محفوظ رکھے، مثلاً کسی دشمن کے بارے میں بھی اس وقت برا نہ سوچے نہ کوئی خیال فاسد اپنے ذہن میں لائے، نہ کسی وسوسے کو قریب پھٹکنے دے۔

محتاط ترین عاملین کی رائے یہ ہے کہ گھی یا تیل مسلمان تیلی کا ہاتھ سے نکالا ہوا ہو اور وہ پرہیزگار یا کم سے کم پنج وقتہ نمازی ہو، بازار میں بکنے والی اشیاء کا بھروسہ نہیں ہے۔ اس کے لئے آپ کو کافی اہتمام کرنا پڑے گا ورنہ محنت کے ضائع ہوجانے کا اندیشہ رہے گا، سبھی اچھے عملیات جو مثبت مقاصد کے لئے ہوں انہیں ثابت مہینوں میں کرنا چاہئے۔ ذوجسدین میں بھی ایسے اعمال کئے جاسکتے ہیں، البتہ منفی اور منقلب مہینوں میں مثبت عملیات سے پرہیز کریں۔ مؤکل تابع کرنا ہو، ہمزاد تابع کرنا ہو یا کوئی تسخیر کا عمل کرنا ہو تو اس کے لئے ثابت مہینوں کا انتظار کریں، اگر جلدی ہو تو ذوجسدین میں بھی کرسکتے ہیں لیکن زیادہ کامیابی کے امکانات ثابت مہینوں میں عمل کرنے سے ہی ہوتے ہیں اور منقلب مہینوں میں ہرگز ہرگز کامیابی نہیں ملتی۔

قلب قرآن کے وظائف رمضان اور شوال میں شروع کرسکتے ہیں، قرآن حکیم سے متعلق کوئی بھی وظیفہ ماہ مبارک اور شوال میں کیا جاسکتا ہے، ثابت مہینوں میں ان وظائف اور عملیات کو فوقیت دینی چاہئے جو مؤکل تابع کرنے سے تعلق رکھتے ہوں باقی دوسرے اعمال ذوجسدین مہینوں میں کرلینے چاہئیں۔

حصار قطبی کی زکوٰۃ کا طریقہ جو بزرگوں نے لکھا ہے وہی معتبر ہے اس کی تعداد میں یا دنوں میں کمی زیادتی کرنے سے مقصد حاصل نہیں ہوگا اور زکوٰۃ صحیح معنوں میں ادا نہیں ہوگی۔ نقش کی فوٹو کاپی یا نقش کی فوٹو اسٹیٹ کی ان ہی عاملین کو اجازت حاصل ہوتی ہے جنہوں نے نقوش کی زکوٰۃ کبیر ادا کررکھی ہو، ورنہ بہتر یہی ہے کہ کیسا بھی نقش ہو صحیح چال کے ساتھ عامل اپنے ہاتھوں سے نقل کرے تو افضل ہوگا، اگر کتابوں سے نقوش کی فوٹو لینی ہو اجازت عام ہوجائے تو پھر عاملین کی ضرورت ہی کیا رہے گی، فوٹو تو عام لوگ بھی لے ہی سکتے ہیں، ان کی آسانیوں کی طرف اپنی توجہ نہ کریں، اس لائن میں جتنی محنت کریں گے اتنا ہی اپنے مقصد میں آپ کامیاب ہوں گے۔

حروف سرّی کو معلوم کرنے سے پہلے یہ تفصیل سمجھئے۔ علماء جفر کا کہنا ہے کہ ہر شخص کے نام میں تین حروف پیوست ہوتے ہیں، مستوی، دلیلی، سرّی، نام کا پہلا حرف مستوی کہلاتا ہے۔ مثلاً آپ کا نام عابد علی ہے تو آپ کے نام میں ''ع'' حرف مستوی ہے، دلیلی حرف معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے اعداد نکالو اور انہیں ۲۸ سے تقسیم کرو، تقسیم کے بعد جو باقی بچے اس کو دیکھو کہ عدد کیا ہے، پھر یہ دیکھو کہ اس عدد کا حرف ابجد قمری میں ترتیب کے اعتبار سے کونسا ہے آپ کے نام کے اعداد ۱۸۷ ہیں انہیں ۲۸ سے تقسیم کیا تو ۱۹ باقی بچے، ابجد قمری میں ۱۹ واں حرف ق ہے، بس یہی آپ کا حرف دلیلی ہے، حرف دلیلی کے اعداد ۱۰۰

ہیں۔ ان ۱۰۰ کو ۲۸ سے تقسیم کیا تو باقی بچے ۱۶۔ ابجد قمری میں ۱۶ واں حرف ع ہے۔ آپ کا حرف سرّی ''ع'' ہوا۔ حاصل یہ ہے کہ آپ کا حرف مستوی ع، حرف دلیلی ق اور حرف سرّی ع ہے، ان کے مجموعی اعداد ۲۴۰ ہیں۔ ان اعداد کا ایک یا کئی اسم الٰہی آپ کا اسم اعظم مانا جائے گا۔

العجل الساعۃ الوحا عبرانی زبان کے الفاظ ہیں، ان کا مفہوم یہ ہے۔ العجل بہت جلد، الساعۃ بروقت اور الوحا ضرورت اور خواہش کے مطابق۔

صرف مزاج معلوم کرنا ہو تو نام کے پہلے حرف سے بھی اندازہ کرسکتے ہیں، اگر نام کا پہلا حرف آتشی ہے تو مزاج آتشی ہوگا اور اگر پہلا حرف خاکی ہے تو مزاج خاکی ہوگا اور اگر نقش بنانے کے لئے عنصر معلوم کرنا ہو تو نام کے کل اعداد کو ۴ سے تقسیم کریں گے، تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو عنصر آتشی ہے اس لئے آتشی چال سے نقش بنایا جائے گا، اگر تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے تو عنصر بادی ہے، نقش بادی چال سے بنائیں گے، اگر تقسیم کے بعد ۳ بچیں تو عنصر آبی ہے، نقش آبی چال سے بنے گا اور اگر صفر بچے تو عنصر خاکی ہے، نقش خاکی چال سے بنائیں گے۔

ایک بات ہمیشہ کے لئے یاد رکھئے کہ کتاب میں درج شدہ عملیات کی اجازت کتاب کے مصنف سے ہی لینی چاہئے۔ ہماری تحریر کردہ جو تصانیف ہیں ہمیں ان کی اجازت دینے کا اختیار ہے، باقی اگر آپ نے ریاضتیں پوری کرلیں ہیں اور آپ کے اندر نقش بنانے کی اور سمجھنے کی اہلیت پیدا ہوگئی ہے تو آپ لوگوں کی بھلائی کے لئے کوئی بھی عمل کرسکتے ہیں۔ اجازت تو برائے خیر و برکت لی جاتی ہے، یہ روحانی عملیات کا جز نہیں ہے۔

اور اجازت کوئی معتبر عامل اگر کسی نااہل کو دیدے تو محض اجازت سے کچھ نہیں بنتا، اور نااہل اجازت کے بعد بھی مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ آپ اپنی صلاحیتوں میں اضافہ کریں اور اپنی روحانی بساط دیکھتے ہوئے چھوٹے موٹے عمل کرتے رہیں اور اپنی نیت پر کوئی آنچ نہ آنے دیں انشاء اللہ آپ کامیاب رہیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کی محنت کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ اس لائن میں اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے اپنے عقیدے کی حفاظت بطور خاص کرتے رہیں اور اپنے دل میں یہ یقین جمائے رکھیں کہ عملیات کی تمام شرائط اور تمام قواعد پر عمل کرنے کے بعد بھی کامیابی اسی وقت ملے گی جب اللہ کی مرضی شامل حال ہو۔

اپنے بارے میں یہ زعم کہ میں چٹکی بجاتے ہوئے کامیابی حاصل کرلوں گا یا یہ دعویٰ کہ ۲۴ گھنٹے میں یا دو دن میں کامیابی یقیناً مل جائیگی محض گمراہی ہے اور ایسے دعوؤں سے لوگوں کی ذہنیت خراب ہوتی ہے۔

سورۂ قریش اور اصحاب کہف کی زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت دی جاتی ہے، کسی بھی نوچندی جمعرات سے شروع کریں بشرطیکہ نوچندی جمعرات کو چاند عقرب میں نہ ہو، نوچندی جمعرات اس جمعرات کو کہتے ہیں جو چاند کی تین تاریخ کو آئے یا اس کے بعد آئے، چاند کی پہلی یا دوسری تاریخ میں جو جمعرات آتی ہے وہ نوچندی جمعرات نہیں ہوتی۔

علم الاسرار میں جو عمل برائے دولت دیا گیا ہے وہ زہرہ و مشتری کے قران کے وقت ہی کرنا چاہئے، زہرہ و مشتری کی تثلیث یا تسدیس کے وقت وہ بات نہیں بنے گی، بس کچھ نہ کچھ کامیابی مل سکتی ہے لیکن اگر بوقت قران یہ عمل کیا جائے گا تو انشاء اللہ زبردست نتائج برآمد ہوں گے اور دولت کے انبار لگ جائیں گے۔ تجربہ تو ہمیں یہی بتاتا ہے ویسے اللہ کے اذن اور حکم کے بغیر نہ کبھی کچھ ہوا ہے اور نہ کبھی ہوگا۔

آپ دولت مند کیوں نہیں بن سکتے۔ یہ عمل ہم نے روحانی تقویم ۲۰۱۵ء میں چھاپا تھا، یہ عمل جن لوگوں نے کیا ان کے وارے کے نیارے ہوگئے، ان لوگوں نے بتایا ہے کہ انہیں اس عمل میں زبردست کامیابی ملی اور ان کی غربت مالداری میں بدل گئی، اس عمل میں جو نقش دریا میں ڈالے جاتے ہیں وہ مربع اور آبی چال سے لکھنے چاہئیں۔ اس عمل کو ہم نے اجازت عام کے ساتھ چھاپا تھا لیکن بہت کم لوگوں نے اس کو آزمایا اور جنھوں نے آزمایا انہوں نے اس کو درست پایا اور ان کی تنگ دستی اللہ کے فضل و کرم سے ختم ہوگئی۔ آپ بھی اس کو آزمائیں انشاء اللہ آپ کو بھی کامیابی ملے گی اور آپ روحانی عملیات کے اور زیادہ قائل ہوجائیں گے اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرکے ۱۲ دن تک جاری رکھنا ہے اس کے بعد تین ماہ، چاند کی پہلی تاریخ سے ۱۴ تاریخ تک اپنے نام اور والدہ کے نام کے مجموعی تعداد کے برابر ''یاوہاب'' پڑھنا ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ آپ کے اندر روحانی عملیات کی اہلیت پیدا ہورہی ہے اور اگر آپ نے محنت و مشقت کو جاری رکھا اور آپ نے روحانی عملیات کی کتابوں کا مطالعہ بھی جاری رکھا تو انشاء اللہ ایک دن آپ اپنے ہاتھوں سے عزت بھی بٹوریں گے اور دولت بھی۔

داستان رنج والم

سوال از: اقبال چوہان ———— کشمیر

بعد از سلام اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ جیسے سخی داتا روحانی بزرگ کا سایہ امت مسلمہ پر تا قیامت قائم ودائم رہے اور یہ بھی دعا ہے کہ آپ روحانی علم امت مسلمہ کے خواہشات رکھنے والوں تک اسی طرح روحانی علم کے خزانے پہنچاتے رہیں۔

اگست ۲۰۱۷ء کے رسالے میں ایک صاحب نے گزارش کی ہے آپ سے کہ آپ روحانی عمل کا مدرسہ کھولیں، میری بھی یہی گزارش ہے کہ اس علم کے پھیلانے کا مدرسہ کھلنا چاہئے تاکہ خواہش مند حضرات مختلف جگہوں سے جاکر آپ کی نگرانی میں پختہ طریقے سے ہر عمل ریاضت کو حاصل کرنے کے بعد آپ سے اجازت لے کر اپنے اپنے علاقوں میں غریب، نادار اور لاچار بیماروں کا علاج ومعالجہ کرسکیں ویسے تو امید ہے کہ جس طرح آپ اپنی سخاوت کے ساتھ برصغیر ہندوپاک میں اپنے شاگرد تیار کررہے ہیں، یہ کسی مدرسہ سے کم تیار نہیں ہورہے ہیں، جہاں تک پیر مرشد کا تعلق ہے میں پہلے بھی گزارش کرچکا ہوں کہ جتنی عبادت بھی اللہ پاک کی کوئی کرے، جب تک کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا راستہ نہیں پکڑے گا منزل مقصود پہ پہنچنا مشکل ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر جانے کے لئے پیر مرشد کی مدرسہ کے بغیر چلنا ہی مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہوگا۔

شمس العلماء جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب میں بھی دل ہی دل میں آپ کو اپنا پیر ومرشد ماننے لگ گیا ہوں، برائے مہربانی مجھے اپنی شاگردی میں لے لیجئے تاکہ میں بھی آپ کے سکھائے ہوئے علم کی ریاضت کرکے دکھی پریشان، غریب، لاچار بیماروں کے علاج معالجہ کرسکوں۔ مجھے اپنے لوگوں کی خدمت کرنے کا از حد شوق ہے، مفت کا علاج غریب، لاچار، نادار لوگوں کے لئے اگر کوئی علاج ہے تو صرف وصرف روحانی علاج ہی ہے۔ ڈاکٹری علاج ڈاکٹروں کے ٹیسٹ کی قیمت آج کل وقت میں امیر آدمی ہی کرسکتا ہے یہ تو صرف پیر ومرشد ہی ہیں کہ کسی نے کچھ دیا تو بھی ٹھیک، نہ دیا تو بھی ٹھیک، علاج مفت میں کرتے رہتے ہیں، لوگوں کو سکون حاصل ہوتا ہے۔

میرا نام محمد اقبال چوہان ہے میرے والد صاحب کا نام غلام مصطفیٰ چوہان ہے اور میری والدہ کا نام بیگم نور ہے۔ میری تاریخ پیدائش ریکارڈ کے مطابق ۱۹۶۶ء-۳-۵ ہے لیکن والدہ کے بقول اکتوبر ۱۹۶۵ء ہے۔ میں نو ماہ کا تھا میرے والد صاحب کو سیکورٹی فورسز نے پاکستان کا کام کرنے کے شک میں گولی مار دینے کا حکم صادر کردیا جہاں ظالم تھے وہیں ایک رحم دل سپاہی بھی تھا، جس نے والد صاحب کو خبر دیدی کہ جان بچانے کے لئے پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں چلے جاؤ، والد صاحب جان بچانے کے لئے پاکستان کے زیر انتظام کشمیر چلے گئے وہاں جاکے ایک اور شادی کرلی وہیں رہنے لگے۔ میری پرورش میری والدہ میرے دادا صاحب اور خصوصاً ضروریات زندگی کے لئے اور پڑھائی کے لئے میرا ذمہ میرے ایک چچا عبدالرشید چوہان صاحب نے اٹھالیا۔ میری والدہ صاحبہ کا کوئی حقیقی بھائی نہیں تھا لہٰذا ان کے پاس اپنے والد صاحب کی کوئی ۶ ایکڑ زمین بھی تھی، یہ ہاتھ سے نکل نہ جائے اس وجہ سے میری والدہ کا نکاح میرے ایک چھوٹے سوتیلے چچا محمد مقبول صاحب کے ساتھ کردیا، ان کو میری والدہ کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور لڑکا کوئی نہ ہوا، آخر کو چچا عبدالرشید صاحب نے اپنے بھائی کی ایک شادی اور کروادی جس میں سے چچا مقبول کو خدا نے اولاد تو دیدی لیکن میری والدہ کا جینا ئی عورت نے حرام کردیا۔

اس اثنا میں میرے والد صاحب بھی پاکستانی زیر انتظام کشمیر سے میری سوتیلی ماں چار بہنوں اور دو بھائیوں کو لے کر واپس آگئے، والد صاحب ۱۶ سال کے بعد آئے تھے لہٰذا آج میں ۱۶ سال ۹ ماہ کا ہوچکا تھا اور میٹرک کا امتحان بھی پاس کرلیا تھا۔ دو تین ماہ اکٹھے رہنے کے بعد عورتوں کی وجہ سے بھائیوں میں اختلاف بڑھ گیا، تینوں بھائی علیحدہ علیحدہ ہوگئے، ایک ہی مکان میں علیحدہ علیحدہ رہتے تھے، میرے لئے اور میری والدہ کے پہلے ہی مشکل کھڑی ہوچکی تھی، والدہ صاحبہ سیدھی سادی تھیں، سوتیلی ماں بہت چالاک اور پالیسی باز تھیں، دوسری طرف بڑی چچی پرلے درجہ کی بے وقوف اور ضدی اور کام چور تھیں اور چھوٹی چچی بھی اتنا ہی بے وقوف اور انتہائی زبان دراز تھی، دادا جی اور سوتیلی دادی جی اپنے چھوٹے لڑکے محمد مقبول چوہان کے ساتھ رہنے لگی، میرے لئے سب سے مشکل فیصلہ کا دن آگیا، والد صاحب کے ساتھ رہوں یا چچا کے

ساتھ جس نے ۱۶ سال مجھے پالا اور مجھ پر پیسہ بھی خرچ کیا، آخرکار میں نے اپنے آپ کو دونوں کے ساتھ برابر رکھنے کی کوشش کی اور والدہ کی زمین جو کہ چچا صاحب نے میرے نام کروادی تھی اس کو بھی دونوں بھائیوں نے والد صاحب اور چچا صاحب کو مشترکہ رکھنے کا فیصلہ دیدیا۔ اس اثنا میں سے کچھ اور پڑھنا چاہا جس کے لئے والد صاحب اور چچا صاحب نے بھی مشترکہ خرچ کیا، عورتیں بھی ہی سوتیلی ماں، میری والدہ، بڑی چچی صاحبہ، چھوٹی چچی صاحبہ علیحدہ ہونے کے باوجود بھی بڑے جھگڑے سے باز نہ آئیں۔ میرے چچا صاحب اسی لڑکی سے میری شادی بھی کروانا چاہتے تھے اور والد صاحب کی مرضی نہیں تھی وہ کہتے تھے کہ شادی ہو کر بھی ہمارے تعلقات ٹھیک نہیں رہیں گے اور لڑکی بیمار بھی رہتی، اس لئے کہیں اور شادی کروانا چاہتے تھے، یہاں آ کے میں پھر بہت مجبور ہوا کہ کس کا فیصلہ مانوں میں چچا صاحب کے احسانوں کے بوجھ تلے اپنے آپ کو محسوس کیا اور چچا کے گھر میں شادی کرنے کا فیصلہ کرلیا، شادی بھی ہوگئی یک دو مہینے ٹھیک رہے، لڑکی بہت ہی اچھی تھی، نماز گزار تھی لیکن چلن اچھا نہیں تھا، اب چچی صاحبہ لڑکی کو اپنے گھر میں رکھنے پر زور دینے لگی جو کہ مجھے بھی منظور نہ تھا، نہ میری بیوی اور نہ میرے والدین کو منظور تھا، چچی مجبور ہوگئی کہ کچھ کرسکی لیکن دو مہینوں کے بعد چچی نے اپنی لڑکی کو گھر بلایا اور پھر وہیں بٹھالیا لڑکی کی ماں مجبور ہوگئی اور میں ابھی مشترکہ ہی رہا، چچا کے ساتھ بھی والد صاحب کے ساتھ کوئی ۱۱ سال اسی طرح گزر گئے تو ایک دن اچانک میری بیوی اپنی والدہ کے پاس تھی نماز پڑھنے کے بعد چائے کا ایک گھونٹ پیا اور گلہ بند ہونے سے وفات پاگئی۔ ہمارے حالات اور زیادہ بگڑ گئے، میرے پاس کچھ نہ تھا کہ میں جاکے چچا کے گھر میں بیوی کے کفن دفن کا انتظام کرتا چچا ملازم تھا گھر میں نہیں تھا، چچی صاحبہ نے ایک غیر شخص کو پیسے دیئے، کفن وغیرہ لانے کے لئے۔ میرے والد صاحب کو بھی نہ دیئے اور والد صاحب کے پاس بھی اس وقت پیسے نہ تھے وہ قرض لے کر بھی بندوبست کرتے لیکن چچی صاحبہ نے ان کو بھائی اور جدا کرنے کے لئے جنازہ کے نزدیک لگنے ہی نہیں دیا میں ابھی تک بے روزگار تھا، کوئی چانس ان تک چچا صاحب اور چچی صاحبہ کی خدمت کرتا رہا تا کہ اپنا فرض ادا کرسکوں، اب میں اور زیادہ مجبور ہوگیا، والد صاحب نے دوٹوک فیصلہ سنادیا کہ آپ ان کے گھر میں مزید شادی کسی دوسری لڑکی سے ہرگز نہیں کریں، میری بھی یہی مرضی تھی اور چچا کے پاس ایک لڑکی تھی جو کہ وہ پہلے ہی اپنے بھانجے میرے پھپھیرے بھائی کو دے چکے تھے، لہٰذا ہمارے رشتوں میں مزید بگاڑ آ گیا، ادھر میری والدہ صاحبہ کے ساتھ اس کی سوکن میری چھوٹی چچی صاحبہ روز لڑنے جھگڑنے لگی یہاں تک کہنے لگی کہ اگر یہ نہ ہو گھر میں تو میں اپنے گھر کو سونے کا بنالیتی، اس اثنا میں دادا صاحب اور سوتیلی دادی صاحبہ بھی گزر گئے وہاں میری والدہ کا جینا حرام ہوگیا تھا، یہ سب کچھ والد صاحب بھی دیکھ رہے تھے ایک دن انہوں نے مجھے کہا کہ میری والدہ نے میرے والدین کی میرے رشتہ داروں میری غیر حاضری میں بھی خدمت کی ہے اور میرے آنے کے بعد میں ہمیں زمین بھی دیدی ہے جو کہ ابھی بھی ہم مشترکہ کھا رہے ہیں لیکن تیری والدہ کی حالت خراب ہے، تم اپنی والدہ کو لے کر الگ بیٹھ جاؤ، کچھ مدد میں بھی کروں گا کچھ تم خود بھی کرنا، ابھی میں اس کے لئے تیار نہ ہوا تھا کہ مجھے چچی صاحبہ نے یہ بول دیا کہ تمہارے والد صاحب تمہیں اپنی زمین میں سے کوئی حصہ نہیں دیں گے میں بھی بے وقوف عمر میں تھا میں نے ایک دن والد صاحب کو کہا کہ میرا حصہ مجھے بانٹ کر دیدو میں تو آزمائش کرنے لگا لیکن یہ سچ ہوگیا والد صاحب نے مجھے اسی وقت رات کے ۱۲ بجے گھر سے نکل جانے کو کہا، حصہ دینے سے بالکل انکار کردیا، میں نکل آیا چچا کے گھر میں، اب میں علیحدہ رہنے کے بارے میں سوچنے لگا، بیوی تو مرگئی تھی، سوچا والد صاحب کے پرانے کہے ہوئے کے مطابق میں اپنی والدہ کو لے کر الگ بیٹھ جاؤ الگ سے کوئی مکان تھا نہیں میں والدہ کے سمیت چچا کے گھر رہنے لگا، چچی بے وقوف، ضدی ضرور تھی لیکن اس نے بھی ہمیں نوکر سمجھ کر رکھ لیا، چونکہ وہ کام چور بھی تھی ہمیں رہنے کی جگہ مل گئی اور اب اس سال میں نے اپنی والدہ کی زمین خود کمائی کی اور والد صاحب کو بھی کچھ نہ دیا اور چچا صاحب کو بھی نہ دینا تھا لیکن چونکہ ہم خود اور میری والدہ وہیں رہتے تھے، کچھ گھاس وغیرہ اور کچھ فصل ان کے ساتھ انہی کے گھر میں استعمال ہوا، اب کوئی تین سال اسی طرح نکل گئے، والد صاحب بالکل ناراض ہوگئے، بات کرنا بند کردی میں اور میری والدہ دکھوں کا وقت گزارتے رہے کوئی دو سال کے بعد ۱۹۹۶ء میں میں ملازم ہوگیا، پہلی تنخواہ میں نے چچا صاحب کو دی اور کچھ حصہ والد صاحب کو بھیجا، لیکن والد صاحب نے نہ لیا واپس کردیا۔ ایک

دن والد صاحب کے ساتھ زمین جو والد صاحب نے خرید ہوئی تھی اس پر بیچنے والے نے قبضہ کرلیا، والد صاحب نے پولیس کو میں درخواست دی، جب پولیس آئی تو والد صاحب گھر پر موجود نہ تھے، میری سوتیلی ماں جو پہلے مجھ سے بات نہیں کرتی تھی آج آئی اور مجھے پولیس کے پاس بھیجنے لگی، میری والدہ ڈرتی تھی اس لئے مجھے روکنے لگی لیکن میں جانتا تھا ڈر کی کوئی بات نہیں پولیس ہم لائے ہیں ہمیں تھوڑا ہی پکڑلیں گے۔ میں گیا زمین بیچنے والے سے بات کی اس کی لڑکی ایک جو اس وقت سیکورٹی فورسس کے ساتھ کام کرتی تھی لوگ اس سے بھی ڈرتے تھے لیکن میں نے اس سے بھی بات کی، پولیس والوں سے بھی بات کی، زمین بیچنے والوں کو ایک ہزار روپے دینا چاہا اور کمی ۱۵ بچنے پر فیصلہ کردیا۔ تب والد صاحب آگئے، انہوں نے بھی میرے فیصلے کو منظور کرلیا، پیسے میں نے جیب سے دیئے اور مزید ۱۰۰ روپے زیادہ بھی دیئے، ہمیشہ کے لئے یہ جھگڑا ختم ہوگیا، اب والد صاحب مجھ سے بات وغیرہ کرنے لگے کچھ وقت کے بعد مجھ سے ساڑھے سات ہزار روپے نقد بھی لئے۔ ۱۹۹۸ء میں ۳۰ دسمبر کو والد صاحب کی ایک بس حادثہ میں موت ہوگئی، میں نے کوئی چھ مہینے تک اپنے بہن بھائیوں کی پرورش بھی کی اور والد صاحب کا کچھ قرض بھی ادا کیا، اسی اثنا میں میرے چھوٹے بھائی کی نوکری بھی لگ گئی لہٰذا میں آزاد ہوگیا۔ ان کی زیادہ پرورش کرنے سے والد صاحب زندہ تھے، تب ہی میں نے دوسری شادی چھوٹے بھائی کے کہنے پر اور چچی صاحبہ کے کہنے پر والد صاحب کی بھی مرضی کے ساتھ ایک لڑکی محمودہ بیگم سے شادی کرلی، محمودہ کے والد کا نام غلام حیدر ہے اور والدہ کا نام ذرینہ بیگم ہے اور تاریخ پیدائش ۹-۱۹۷۹ء ہے، ہمیں دونوں کو جادو سحر کا شک بھی ہے جو بیماری اس کو ہوتی ہے وہی بعد میں مجھے بھی کام کرنے کا دل نہیں کرتا بالکل طبیعت اداس رہتی ہے حالانکہ آمدنی اچھی ہے لیکن پھر بھی قرض دار ہیں، ہمارے پانچ بچے ہیں، راشد اقبال چوہان تاریخ پیدائش ۱۹۹۹ء۔۱۰۔۵، ثمرین اقبال چوہان تاریخ پیدائش ۲۰۰۲ء۔۴۔۱۷، صاعقہ اقبال چوہان تاریخ پیدائش ۲۰۰۳ء۔۱۲۔۲۷ اور رضوان اقبال چوہان تاریخ پیدائش ۲۰۰۵ء۔۱۰۔۵ اور چھوٹا لڑکا سرمد مصطفیٰ چوہان تاریخ پیدائش ۲۲ رجون ۲۰۱۵ کل پانچ بچے ہیں، دو لڑکیاں اور تین لڑکے اور میں سرینگر میں کرایہ پر رہتا ہوں، بچوں کو بھی یہاں ہی پڑھا رہا ہوں، بڑا لڑکا دسویں پاس کرچکا ہے لیکن محنت سے پڑھتا نہیں ہے دماغ اچھا تھا، اب نشہ بھی سگریٹ بیڑی کا کرنے لگا ہے چھپ چھپ کر۔ چھوٹی لڑکی اور باقی سب خوب محنت کرتے ہیں اچھا پڑھتے ہیں، قرآن کریم پڑھانے کے لئے بھی ایک درسگاہ میں شام کے وقت بھیجتا ہوں، بڑی لڑکی ثمرین اقبال کبھی کبھی غصہ زیادہ کرتی ہے اور کبھی کبھی پیٹ کے اوپری حصہ دل کے نزدیک درد بھی دکھاتی رہتی ہے۔

ہمارے کاموں میں رکاوٹ آجاتی ہے۔ ۲۰۱۰ء میں میں نے سرینگر میں ایک پلاٹ بھی ۱۰ مرلہ کا خریدا ہے، اب تک اس کا قرض ادا نہیں ہوا ہے، دعا کریں قرض سے آزاد ہوجائیں، میں نے اپنے گھر کے تمام نام تاریخ پیدائش بھی بتادی ہے، جوابی لفافہ بھی بھیجوں گا مجھے خط کا جواب ضرور ملنا چاہئے، میں نے ایک عدد خط پہلے بھی ۲۰۰۲ء میں لکھا تھا، لیکن جواب نہ ملا، روٹھا تو نہیں دل یاد کرتا رہا، رسالے خریدتا رہا اور پڑھتا رہا میرے پاس ۱۰۰ کے قریب رسالوں کی کاپیاں موجود ہیں جن میں سبھی اچھے ہیں لیکن کچھ کاپیاں زیادہ ہی اچھی ہیں۔ جیسے روحانی علاج نمبر، ہمزاد نمبر، شیطان نمبر، تفسیر سورۂ رحمٰن، علم الاعداد، علم الاسرار، اعداد بولتے ہیں، دفینہ نمبر، روحانی تقویم ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء، بھی ہے۔ جنات نمبر، سفلی جادو، خطوط نمبر میں سب کے نام لکھ کر لایا تھا، لیکن خط ہوجائے گا، بہت سے نمبر موجود ہیں اور روحانی تقویم ایک کاپی میں نے ایک عامل کو بھی خرید کردی تھی اور روحانی علاج کی ایک کتاب تھی جس میں ہر بیماری کا علاج تھا وہ بھی ایک عامل کو دی تھی لیکن ان پڑھ عاملوں سے ڈرلگتا ہے کہ یہ آپ کی کتابوں کو کہیں کسی پر ظلم کرنے کے لئے نہ استعمال کریں، اپنی طرف سے جو کتابیں میں نے کسی کو دیدی ہیں اس کی بہت منت سماجت کی ہے کہ کسی کو دکھ نہ پہنچائے کسی عمل کے ذریعہ۔

ہم تمام گھر والوں کی طرف سے گزارش ہے کہ یہ بتائیں ہمیں جادو سحر کی تکلیف ہے کہ نہیں، دوسرا میں نے تمام نام تاریخ پیدائش اسی لئے لکھے ہیں تاکہ آپ ہمیں ہمارے مفرد عدد بتائیں، مرکب عدد بتائیں، اسم اعظم بتائیں، سب گھر والوں کے لئے لکی دن، لکی مہینے، لکی سال اور لکی رنگ بھی بتائیں۔ ہمیں کونسا پتھر راس آئے گا وہ بھی بتائیں۔ اگلے مہینے سے میں آپ کا شاگرد بننے کے لئے بھی خط بھیجوں گا، فوٹو

بھیجوں گا اور فیس بھی روانہ کروں گا۔
امید ہے کہ آپ مجھے اپنا شاگرد ضرور بنالیں گے۔
(نوٹ) جناب والا مانا کہ آپ کے پاس وقت نہیں ہے، لمبے خط پڑھنے کا اور جواب دینے کا لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں ۲۰۰۲ء سے آپ کے رسالے پڑھ رہے ہیں، پہلے بھی خط لکھا جواب نہ ملا، اب خدا کے لئے مہربانی کر کے وقت نکال کر میرے خط ضرور پڑھنا رسالے میں چھاپیں نہ چھاپیں، لیکن مجھے جواب بذریعہ ڈاک ضرور دیں اور خصوصاً جواب میں جو میں نے طلب کیا وہ اپنی سخاوت کے بل بوتے پر ضرور بتادیں، میں وہاں کا رہائشی جہاں سے میرا گاؤں ختم ہوتا ہے وہاں سے پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کا گاؤں شروع ہوتا ہے، استاد ور ہونے کے باوجود خط کا جواب ۲۰۰۲ء والے نہ ملنے کے باوجود پندرہ سال سے دلی عزت کرتا ہوں اور رسالے پڑھتا ہوں خرید کر، اگر آج بھی جواب نہ دیں گے میں پھر بھی رسالہ سے اس قدر دلچسپی رکھتا ہوں کہ روٹھ نہیں سکتا، رسالہ پڑھتا رہوں گا اور جناب والا کی شاگردی اختیار کرنے کی از حد کوشش کروں گا اور امید ہے کہ شاگردی کی اجازت دیدیں گے۔
خط چھوٹا رہے اس لئے میں نے اپنے دکھوں کی پوری کہانی نہیں لکھ سکا کہ میں ۹ مہینے کا بچہ والد صاحب کی جدائی میں کس طرح زندگی گزارتا رہا اور پھر والد صاحب کے آنے کے بعد جب کہ مجھے زیادہ ان کے پیار ومحبت کی ضرورت تھی لیکن وہ پھر بھی مجھ سے زیادہ دوسرے، بہن بھائیوں سے پیار ومحبت کرتے رہے اور سوتیلی ماں مجھے برا بھلا کہتی رہی۔ انہوں نے کبھی نہیں روکا، چچا اور ماں باپ کے پاس مشترکہ رہنے کے بعد ان میں دونوں کے یہاں چھوٹے موٹے کام اپنی بساط کے مطابق کرتا رہا، لیکن میں کبھی کبھی دو گھروں کا مہمان ہونے کے ناطے بھوکا بھی رہ جاتا تھا اور کبھی قسمت سے ڈبل بھی کھالیتا تھا لیکن میں نے کبھی والد صاحب سے یا چچا صاحب سے اونچی آواز میں بات نہیں کی اور وہ بھی مجھ سے مشورہ کرتے رہتے تھے، جب بھی صلح میں ہوتے تھے۔
میری سوتیلی ماں نے والد صاحب سے مجھے نافرمانی کر دینے کا اسٹامپ بھی لکھوایا اور آج تک مجھے والد صاحب کی جائیداد میں سے زمین نہیں دی، زمین کا معاوضہ جو روڈ کے نیچے آگئی لاکھوں میں لے کر کھایا، مجھے اکنی دوانی بھی نہیں دی۔ والد صاحب کا بھی حادثاتی موت کا ریلیف ملا کوئی چار پانچ لاکھ روپے مجھے ایک پیسہ بھی نہیں دیا، میں نے والد صاحب کے جانے کے بعد دو بہنوں کی شادی میں بھی برابر حصہ لیا اور بھائیوں کی شادی میں برابر حصہ لیا، میں ہر سال بھائیوں کو کہتا ہوں کہ میرا حصہ زمین بانٹ کر دیدو لیکن ابھی تک کچھ نہیں دیا، دعا کریں اللہ میری سوتیلی ماں کے دل میں اور میرے بھائیوں کے دل میں انصاف پیدا کرے اور وہ میرے ساتھ انصاف سے پیش آئیں۔

جواب

طویل خط ہمارے لئے آزمائش کا اچھا خاصا سامان ہوتے ہیں، ہماری زندگی اتنی مصروف ہے کہ قارئین دور بیٹھ کر ہماری مصروفیت کا اندازہ نہیں کر سکتے، سر کھجانے کی فرصت نہیں ملتی، ایک محاورہ ہے لیکن جو لوگ اس دنیا میں مصروف رہتے ہیں بس وہ ہی جانتے ہیں کہ اپنی مصروفیات کا اظہار کرنے کے لئے لوگوں سے کیا کہنا چاہئے۔ وقت پر کھانا نہیں، وقت پر عبادت نہیں، وقت پر آرام نہیں، مصروف لوگوں کی یہی زندگی ہوتی ہے، یہ زندگی اگر خدمت خلق کے لئے وقف ہو تو یہ زندگی کوئی بری زندگی بھی نہیں، لیکن اس طرح کی زندگی جینے والے ہر قدم پر اپنی خواہشات کا اپنے ذاتی رجحانات کا اور اپنی ضروریات کا قتل کرتے ہیں اور ایسا کرنے کے بعد انہیں افسوس کرنے اور آنسو بہانے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔ ہماری زندگی بھی اسی طرح کے مصروف لوگوں کی زندگی سے ملتی جلتی زندگی ہے، ایسے حالات میں طویل ترین خطوں کا پڑھنا کارے داردوالی حیثیت رکھتا ہے لیکن چونکہ ہم نے اپنی زندگی کو خدمت خلق کے لئے وقف کردیا ہے اس لئے اس طرح کے خطوں کا حرف بہ حرف پڑھنا ہماری ذمہ داری بھی ہے، زیادہ تر خطوط درد وغم کی باتوں سے بھرے ہوتے ہیں، لوگ ہمیں اپنا مسیحا سمجھ کر اپنا ہر غم، ہر دکھ اور پریشانی لفظ بہ لفظ ہم سے بیان کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہم ان کی ایک ایک بات کو پڑھیں، سمجھیں پھر اس کا مداوا تلاش کریں۔ آپ کا یہ طویل ترین خط بھی رنج والم کی باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ اسے پڑھ کر اندازہ ہوا کہ آپ کو اپنی زندگی میں کتنی کٹھنائیوں سے گزرنا پڑا ہے اور آپ نے زندگی گزارتے ہوئے اور رشتے نبھاتے ہوئے خون اور آگ کے کتنے دریا پار کئے ہیں، رشتے داروں کی منافقت ان کے جھوٹ، ان کی الزام تراشیاں ان کے فریب، ان کی ریاکاری، ان کے بخشے ہوئے زخم اور انگشت نمائیاں وغیرہ

درد و غم کی یہ وہ دولتیں ہیں کہ جنہیں سمیٹتے سمیٹتے انسان تھک جاتا ہے اور اس کے گھٹنے جواب دینے لگتے ہیں۔ پرانے دور میں رشتے دار انہیں کہتے تھے جو دکھ اور درد میں ساتھ دیں اور ہر اڑی پڑی میں کاندھے سے کاندھا ملا کر ساتھ چلتے رہیں لیکن اس نئے دور میں رشتے داروں کی معانی بدل گئے ہیں، اب رشتے دار انہیں کہا جاتا ہے جو روز نئی نئی دشمنیوں کی طرح ڈالتے ہیں، جو نت نئے طریقوں سے ستاتے ہیں، رُلاتے ہیں اور نئے نئے انداز سے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں، حسد، بغض، کنبہ پروری اور ہائے ہائے کے تمام تحفے آج کل رشتے داروں ہی کی طرف سے ملتے ہیں اور رشتے داروں کے بخشے زخموں پر کھرنڈ نہیں جمنے پاتا کیوں کہ ہر روز نئے زخم ملتے ہی رہتے ہیں اس لئے دل کے سبھی زخم ہمیشہ ہرے بھرے ہی رہتے ہیں، آپ کے ساتھ ایسا ہی کچھ ہوتا رہتا ہے، آپ سازشوں، ریشہ دوانیوں کا بھی شکار رہے اور کرنی کرتوت کا بھی، اور ابھی تک سحر اور کرنی میں مبتلا ہیں، ان تمام حقائق کے باوجود اور رشتے داروں کے بخشے ہوئے تمام صدمات کے باوجود ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ ہمت مت ہاریئے، جب زندگی ہے تو زندہ رہنے کا حوصلہ رکھئے اور اپنے بیوی بچوں کی خاطر زندہ دلی کو بھی برقرار رکھئے، خود پر مردنی طاری کرلینا، اپنے حوصلوں اور عزائم کا گلا گھونٹ دینا، اپنی امنگوں کو قتل کردینا درحقیقت ان لوگوں کو خوشیاں عطا کردینے کے مترادف ہے جو آپ کو دکھی اور رنجیدہ دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔

اگر آپ اپنے دشمنوں اور بدخواہوں سے خاموش قسم کا انتقام لینا چاہتے ہیں تو ہر حال میں خوش اور آسودہ رہئے اور ہر حال میں ہنسنے اور کھل کھلانے کا فریضہ ادا کیجئے اور یہ بات یاد رکھئے کہ آپ معنوی موت صرف آپ کی موت نہیں بلکہ آپ کے بچوں کی بھی موت ہوگی، آپ کے ساتھ آپ کے بچے بھی جیتے جی مرجائیں گے اور زندہ رہتے ہوئے بھی زندگی سے محروم ہوجائیں گے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ اس دنیا میں ہر چیز کا مداوا ہے اور ہر تکلیف کا تدارک ہے، بیماریاں ہیں تو ان کا علاج بھی ہے، تکلیفیں ہیں تو ان سے نمٹنے کے طریقے بھی موجود ہیں، زندگی میں دکھ اور اذیتوں کے انبار ہیں تو سکون و راحت حاصل کرنے کے فارمولے بھی ہیں اور انسان تو وہی ہے جو برے سے برے حالات میں بھی ہمت نہ ہارے اور اپنے حوصلوں کو بے موت مرنے نہ دے۔ بدترین حالات میں اور ناگوار لمحات میں بیوی ایک قیمتی سہارا ہوتی ہے اور بیوی بہت زیادہ اچھی نہ ہو تب بھی کسی نہ کسی طرح ساتھ نبھاتی ہے اور آنسو پونچھنے کا فریضہ نبھاتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ ہمیں بھی اس سے لگاؤ ہو اور ہم اس سے اچھی امیدیں رکھتے ہوں اور جب بیوی ساتھ دیتی ہے تو بچے بھی حسن خلوص کے ساتھ پشت پناہی کرتے ہیں اور اپنی محنت کو باپ کے قدموں میں بچھادیتے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ ساتھ اگر بیوی بچوں کو معیت اور ہمدردی میسر ہو تو پھر زمانہ بھر کی مخالفتیں اور مزاحمتیں بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتیں، گھر والوں کی سچی محبت اور عنایت کے ہوتے ہی سارے غم پھیکے پڑجاتے ہیں اور زمانہ کے بخشے ہوئے سارے دُکھ شرمندہ سے ہوجاتے ہیں۔ اس لئے گھر کے ماحول کو صاف ستھرا رکھئے، بہت سے لوگ دنیا والوں کے ظلم و ستم کا انتقام اپنے بیوی بچوں سے لینے لگتے ہیں اور اپنی زندگی کو خود ہی اجیرن بنالیتے ہیں، باہر لوگوں سے پٹ کر آتے ہیں اور گھر میں آکر گھر والوں کو پیٹنا شروع کردیتے ہیں اور اس طرح وہ اپنے لئے خود ہی ایک گڑھا اور کھود لیتے ہیں جس میں گر کر اور زیادہ وہ دکھوں کی دلدل میں دھنس جاتے ہیں، اس کے برعکس وہ لوگ دوراندیش ہوتے ہیں جو غیروں اور اپنوں کے بخشے ہوئے زخموں کی چبھن دور کرنے کے لئے اپنے گھر والوں سے دل بستگی کرتے ہیں ان کے شانوں پر اپنا سر رکھ کر اس تھکن کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو انہیں گردش زمانہ سے ملتی ہے اور جس کی کسک کو صرف بیوی بچے ہی دفع کرسکتے ہیں۔

جانی اور مالی نقصان پہنچانے والے سحر سے نمٹنے کے لئے ان روحانی فارمولوں پر عمل کریں انشاء اللہ آپ کو تمام غموں سے اور تمام تکلیفوں سے نجات ملے گی اور آپ محسوس کریں گے کہ آپ اس گرداب اور اُس بھنور سے نکل رہے ہیں جو آپ کو ڈبونے اور غرق کرنے کے لئے تیار کئے گئے تھے۔ سب سے پہلے تو آپ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی رکھئے، نماز اور صبر ہی وہ ہتھیار ہے جن کا سہارا لے کر کوئی بھی مسلمان بڑی بڑی آفتوں پر قابو پاسکتا ہے اور بڑی بڑی کھائیوں سے باہر نکل سکتا ہے۔

نماز فجر کے بعد روزانہ سورۂ یٰسین اور سورۂ مزمل پڑھنے کا معمول رکھئے اور ان سورتوں کی تلاوت سے پہلے اور بعد میں گیارہ گیارہ مرتبہ

درود شریف پڑھئے، کچھ دنوں تک اشراق کی نماز کی پابندی بھی کیجئے اور نماز فجر کے بعد سورۂ یٰسین اور سورۂ مزمل کی تلاوت کے بعد لاتعداد مرتبہ سورج اُبھرنے تک ''یا قاضی الحاجات'' پڑھئے پھر اشراق کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے لئے دعا کیجئے، اس اللہ سے فریاد کیجئے کہ جو اگر دینے کی ٹھان لے تو کوئی آپ کو محروم نہیں کرے گا۔

ظہر کی نماز کے بعد ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل'' ۴۵۰ مرتبہ پڑھئے، عصر کی نماز کے بعد سو بار ''اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا'' پڑھئے، مغرب کی نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ ''نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ'' اور عشاء کی نماز کے بعد ''اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ'' سو بار پڑھئے، عشاء کی نماز کے بعد ایک گھنٹے کے بعد کھلے صحن میں کھڑے ہو کر ننگے پاؤں اور ننگے سر ''يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب'' پانچ سو مرتبہ پڑھئے اور کھڑے ہی کھڑے اللہ سے اپنی پریشانیوں کے دفع ہونے کی دعا اس طرح کیجئے کہ آپ کی آنکھیں نم ہو جائیں اور دل تڑپ اٹھے، چند دن روحانی فارمولوں کی پابندی کرنے سے بدنصیبی کے بادل چھٹ جائیں گے اور آپ کی تقدیر کے افق پر خوشیوں کا آفتاب طلوع ہو جائے گا جس کی کرنوں کو آپ بھی محسوس کریں گے اور آپ کے بیوی بچے بھی۔

جو مانگتا ہے تجھے مانگ لے یقین کے ساتھ
درِ کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا

ان روحانی فارمولوں کی پابندی سے پہلے سات مسجدوں کا پانی لائیں اور اس پانی پر دو سو مرتبہ ''سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْم'' پڑھ کر دم کر دیں، سات چھوارے لیں اور ہر ایک چھوارے پر ۲۱ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر دم کر دیں، روزانہ عصر کے بعد ایک چھوارہ کھا کر پڑھا ہوا پانی پی لیا کریں۔ انشاء اللہ سات ہی دن میں سحر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔ اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیں۔

۷۸۶

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْم			
۱۳۱	۱۳۷	۹۰	۴۶۰
۹۱	۴۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۴۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۴۵۷	۸۹

اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کر لیں اگر چاہیں تو یہ نقش اپنے بیوی بچوں کے گلے میں بھی ڈال دیں۔

جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کریں اور سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنالیں انشاء اللہ کچھ ایام کے بعد آپ کو بذات خود یہ محسوس ہونے لگے گا کہ آپ غموں کی پاتال سے باہر آرہے ہیں، آپ قلبی سکون بھی محسوس کریں گے اور ذہنی راحتیں بھی، اس کے ساتھ دوسری پریشانیاں بھی آپ کو دم توڑتی ہوئی محسوس ہوں گی۔

زندگی میں ہر انسان ہر طرح کے حالات سے گزرتا ہے اور عام موسموں کی طرح تقدیر کے موسم بھی اولتے بدلتے رہتے ہیں، انسان کو کسی بھی حال میں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ قرآن کہتا ہے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اور تجربات یہ ثابت کرتے ہیں کہ رات کے بعد صبح بھی آتی ہے، خزاں کے بعد بہار بھی آتی ہے اور غموں کے بعد خوشیاں بھی انسان کو ملتی ہیں اور عسر اور تنگی کے بعد انسان یسر اور آسانیوں سے بہرہ ور ہوتا ہے، اچھا بندہ اسی کو کہتے ہیں جو ہر حال میں ہر صورت میں ہر موقع پر اپنے مالک کی رضا میں راضی رہے اور اسباب کی پابندی کرتے ہوئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھے اور اس کے بعد جو بھی نتائج برآمد ہوں انہیں صبر وشکر کے ساتھ برداشت کرے، یہی دین ہے، یہی ایمان ہے، یہی انسانیت ہے اور اسی کو بندگی کہتے ہیں۔

ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ وہ آپ کو تمام مصائب اور تمام مسائل سے نجات عطا کرے اور آپ کی تمام تمناؤں اور تمام مرادوں کو پورا کرے اور آپ کو آپ کے اپنے معاشرہ میں میں سربلندی اور سرخروئی عطا کرے آمین۔

روحانی ڈاک کے کالم میں اپنے سوال کا جواب پانے کے لئے خط مختصر لکھیں اور صاف صاف لکھیں ایک شخص ایک وقت میں تین سوال کرسکتا ہے

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متأثر ہوجاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

علم الاعداد

تاریخ پیدائش میں اعداد کی تکرار

قسط نمبر: ۴

حسن الهاشمی

اس مضمون کے تحت دلچسپ معلومات پیش کی جارہی ہیں، علم الاعداد کے ضمن میں اس طرح کے تذکرے، بہت کم ملتے ہیں۔ قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے یہ سلسلہ شروع کیا جارہا ہے، اپنی اور متعلقین کی تاریخ پیدائش پر نظر ڈالئے۔

سات کا عدد ایک روحانی عدد ہے : اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۷ ہے اور تاریخ پیدائش میں ۷ عدد کی تکرار ہو تو صاحب عدد زبردست روحانی صلاحیتوں کا حاصل ہوگا، خفیہ علوم پر اس کی دسترس ہوگی اور فنون لطیفہ سے بھی اس کا لگاؤ شدید ہوگا اور اگر تاریخ پیدائش میں ایک عدد موجود ہو یا ایک عدد کی بھی تکرار ہو تو ایسا شخص مصوری، مجسمہ سازی، نقشہ نویسی میں مہارت رکھے گا اور منطق، فلسفہ اور سائنس سے بھی اس کی دلچسپیاں کافی بڑھی ہوئی ہوں گی۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۷ ہو اور تاریخ پیدائش میں ۷ عدد کی تکرار کے ساتھ ساتھ ایک اور ۲ بھی موجود ہو تو اس کی شہرت اور ناموری قابل رشک ہوگی اور اگر سات کا عدد دو سے زائد بار آیا ہو تو ذہنی تسکین کا باعث بنتا ہے اور حامل عدد اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود پرسکون رہتا ہے اور ہر طرح کے اضطراب اور بے چینی سے محفوظ رہتا ہے اور اگر تاریخ پیدائش میں ۷ کا عدد تین سے زیادہ بار آیا ہو تو یہ صاحب عدد کے متمول ہونے کی دلیل ہے، ایسے شخص کے تعلقات غیر ممالک میں بھی ہوں گے اور وہ شخص عالمی بھائی چارے کا علمبردار ہوگا، ایسا شخص حاسد نہیں ہوتا، یہ اپنے دشمنوں اور بدخواہوں سے بھی کسی طرح کا بغض نہیں رکھتا، اس میں انسانیت اور شرافت زبردست ہوتی ہے اور یہ سبھی لوگوں سے تعلقات کو خوشگوار بنانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

۸ کا عدد: اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں ۸ کا ایک سے زائد مرتبہ آیا ہو تو انسان مخفی علوم کی صلاحیت خداداد ہوتی ہے، ایسا شخص شہرت یافتہ نجومی بن سکتا ہے اور اس کی پکڑ دوسرے مخفی علوم پر بھی ہو سکتی ہے۔ اگر کسی کی پیدائش جنوری یا فروری میں ہوئی ہو اس میں لیڈر بننے کی زبردست صلاحیت ہوگی، وہ ہردلعزیز رہے گا اور عمر کے ۳۶ سال کے بعد اس کی شہرت اور مقبولیت ترقی کے ساتویں آسمان کو چھو لے گی۔

تاریخ پیدائش میں ۸ کے عدد کی ۲ یا ۳ مرتبہ تکرار ہو اور ۶ کا عدد بھی ۲ بار آیا ہو تو صاحب تاریخ کامیاب آرٹسٹ بن سکتا ہے، ایسے لوگوں کی خاص طور پر نگرانی کرنی چاہئے، خاص طور پر ۲۵ اور ۳۰ سال کی عمر کے درمیان، اس عرصہ میں اگر وہ کامیابی کے راستے پر گامزن ہو گئے تو پھر وہ عمر بھر کامیابیوں سے ہمکنار رہتے ہیں اور کامرانی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

۹ کا عدد: اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں ۹ کا عدد دو یا تین بار آیا ہو اور عدد ایک بھی ایک سے زائد بار ہو تو ایسا شخص بین الاقوامی قسم کا شہرت یافتہ بن سکتا ہے، ایسا شخص مخفی علوم میں دلچسپی رکھے گا، علم نجوم اور علم روحانیت پر اس کو دسترس حاصل ہوگی اور اس کے نصیب میں بہت خوشگوار سفر ہوں گے جو اس کی مقبولیت اور شہرت کا ذریعہ بنیں گے۔ اگر ۹ کا عدد تاریخ پیدائش میں ۲ بار آیا آئے اور تاریخ پیدائش میں ۲ صفر بھی موجود ہوں تو اس کی خداداد صلاحیت قوت کالعدم ہو جائے گا لیکن اگر اس عدد کے ساتھ ایک یا ۴ موجود ہو اور ان میں سے کسی عدد کی تکرار ایک سے زائد بار ہو تو یہ شخص اقتدار میں بہت اونچا مقام حاصل کرلے گا، ایسے لوگ کہ جن کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہو اور ۸ کا عدد ۲ بار یا دو بار سے زائد ہو تو ایسے لوگ بدگمانی کا مزاج رکھتے ہیں اور ان کو اپنے رفقاء سے غلط فہمیاں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے دوستی میں دراڑ پڑ جاتی ہے۔ اگر تاریخ پیدائش میں ۹ کا عدد تین بار آیا ہو تو تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک، ۳، ۶ یا ۹ ہو تو انسان اپنی زندگی میں زبردست مقام حاصل کرسکتا ہے۔ اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہو اور ۳ اور ۴ کی تکرار ایک سے زائد بار آئی ہو تو حامل تاریخ کے دل میں ایک بے چینی رہتی ہے، وہ ہر پل نمایاں مقام حاصل کرنے کی جستجو میں رہتا ہے، ایسے لوگوں کے طاقتور ڈکٹیٹر بننے کے امکانات روشن رہتے ہیں اور ایسا شخص ناقابل تسخیر بن جاتا ہے۔

(باقی اگلے شمارے)

☆☆☆

فقہی سوالات

مفتی وقاص ہاشمی

۱۔ **سوال**: از اسد اللہ بیگ کشمیر سنگ اسود اور بت پرستی

(۱) سنگ اسود کی تاریخی حقیقت کیا ہے؟

(۲) جب کہ اسلام نے بت پرستی کو منع کیا ہے تو ہم ایک غیر مسلم کو کیسے مطمئن کر سکتے ہیں۔؟

جواب: سنگ اسود کی تاریخی حیثیت کیا ہے یہ مسئلہ اسلامی نقطۂ نظر سے کچھ اہم نہیں۔ اسلام تو اپنے حلقہ بگوشوں کی تمام تر توجہ اس نکتے پر مرکوز رکھنا چاہتا ہے کہ جس چیز یا فعل کے بارے میں اللہ اور رسول ﷺ نے کیا ہدایات دی ہیں۔

سنگ اسود کے بارے میں مشہور روایت یہ ہے کہ وہ جنت کا پتھر ہے جسے آدم علیہ السلام بہشت سے اپنے ساتھ لائے تھے۔ ہمیں اصرار نہیں کہ اس روایت کو درجہ یقین میں رکھا جائے۔ مان لیجئے کہ یہ بس کوئی بھی پتھر ہے جسے کوئی ذاتی اہمیت حاصل نہیں لیکن درجہ یقین رکھنے والی جو بات ہے وہ یہ ہے کہ اس پتھر کو بوسہ دینا یا صرف چھونا اللہ اور اس کے رسول نے حج کے اجزا ترکیبی میں شامل فرمایا ہے جب یہ معلوم ہو گیا تو تاریخ کی کوئی اہمیت نہیں رہی معلوم ہو چاہے نہ ہو۔

اب رہا غیر مسلموں کو مطمئن کرنا۔ تو یہ کسی کے بس کا روگ نہیں اطمینان، ایمان، ہدایت یہ چیزیں خالصتاً اللہ کے قبضے میں ہیں۔ اس کے سوا کسی کو اس سلسلے میں قدرت نہیں۔ ہاں علمی و منطقی حد تک اعتراض کا جواب دیا جا سکتا ہے سنگ اسود کو چھونے اور بوسہ دینے کو بت پرستی سے مشابہ قرار دینے کی بات کوئی نئی نہیں۔ اس کا تجزیہ بارہا کیا جا چکا ہے لیکن بار بار اس کا سامنے آنا محض پروپیگنڈے کے قبیل سے ہے منطقی یا اعتقادی بنیاد اس کی کچھ نہیں ہے۔

خود آپ غور فرمائیں۔ کسی شئے کو چھونا یا بوسہ دینا بت پرستی یا پوجا کی نوع سے ہے یہ عمل تو آپ اور ہم مختلف اشیاء اور افراد کے ساتھ مختلف جذبات کے تحت ہر روز کرتے رہتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ یہی عمل کسی پتھر کے ساتھ کیا جائے تو اسے بجائے محبت اور انس کے بت پرستی سے مشابہت دی جائے۔ بت کے پجاری بت کے سامنے جو بھی اعمال کرتے ہیں ان کی حیثیت کھلے طور پر معبود اور پرستش کی ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ ان اعمال کے مذہبی پس منظر میں پوجا ہی کے جذبات ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف حجر اسود کو چھونے یا بوسہ دینے کا عمل تعبد کا نہیں صرف انس ومحبت کا مظہر ہے اور ساری دنیا کو معلوم ہے کہ اس عمل کے دینی پس منظر میں کوئی بھی ایسا جذبہ نہیں ہوتا جسے تعبد اور پوجا سے جوڑا جائے۔ جہاں تک ظاہر کا تعلق ہے بت پرستی کا اعتراض تو کعبہ کے سلسلے میں بھی کیا جا سکتا ہے اور کیا گیا ہے کہ وہ ایک عمارت ہی تو ہی اور ہر مسلمان اس کی طرف سجدہ کرتا ہے تو یہ بظاہر ایسا ہی ہو اجیسے بت کو سجدہ کر لیا۔ لیکن اس اعتراض کی اس لئے کوئی حیثیت نہیں کہ ہر فعل وعمل میں نیت، ارادہ اور مدعا اصل شے مانا گیا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمان کی نیت سجدہ کرتے وقت اس عمارت کو پوجنے کی نہیں ہوتی جسے کعبہ کہتے ہیں نہ اس عمارت کے بارے میں اسے یہ خوش فہمی ہے کہ اس میں بجائے خود کوئی قدرت یا الوہی صفت ہے۔ وہ تو صرف ایک مکان ہے جو یہ نشاندہی کرتا کہ تمام مسلمانوں کو اپنی نمازوں میں اسی طرف منھ کرنا چاہئے۔

ٹھیک اسی طرح سنگ اسود کا لمس اور بوسہ محض ایک طریقہ ہے یہ ظاہر کرنے کا کہ اللہ اور رسول کی ہدایت کے مطابق اس پتھر کے ساتھ ہمیں دلی تعلق رکھنا ہے یہ عمل دراصل بجائے خود کوئی بڑی اہمیت نہیں اہمیت صرف اس چیز کی ہے اللہ اور رسول ﷺ نے کیا تعلیم دی۔

کوئی غیر مسلم اگر اس عمل کو بت پرستی کے مشابہ بتاتا ہے تو یہ مشابہت ایسی ہی ہے جیسے آدمی اور جانوروں کے بہترے افعال واعمال اور بہترے میں مشابہت پائی جاتی ہے۔ مشابہت تو آپ کو معلوم ہے کہ خرید وفروخت کے معاملے اور سود سے مقابلے میں بھی ہے۔ لیکن صرف جذوی مشابہت کی بنا پر دو مختلف امور واشیاء پر ایک ہی حکم نہیں لگا کرتا لہٰذا آپ ذرا سے تدبر سے کام لے کر معترض کو جواب دے سکتے ہیں۔ رہا مطمئن کرنا تو وہ ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ چیز انسانی دسترس سے باہر ہے۔

قسط نمبر: ۲۱

حسن الہاشمی

عکسِ سلیمانی

جھوٹا الزام رفع ہونے کے لئے

اگر کوئی شخص کسی چوری یا کسی اور جھوٹے الزام میں مطعون ہو اور صحیح ملزم کی تلاش بھی جاری ہو اور اس شخص کی خواہش ہو کہ یہ جھوٹے الزام اور تہمت سے بری ہو جائے تو آدھی رات کے بعد کھڑے ہو کر شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر سو بار یہ آیت پڑھے: ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ. اس عمل کو ۳؍ راتوں تک جاری رکھیں، انشاء اللہ الزام سے بری ہو جائے گا۔

اگر کسی کا کوئی حامی نہ رہے

اگر کوئی شخص کسی جگہ بالکل تنہا رہ گیا ہو اور کوئی اس کا حمایتی اور طرف دار نہ ہو تو ایسے شخص کو روزانہ ۱۲۱؍ مرتبہ یہ آیت پڑھنی چاہئے اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ. اس عمل کو عشاء کے بعد کرے اور ۲۱؍ راتوں تک جاری رکھے، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ درجنوں حامی اور طرف دار پیدا ہو جائیں گے اور اکیلے پن سے نجات ملے گی۔

اگر کسی ظالم کو مغلوب کرنا ہو

اگر کسی شخص کے ظلم و ستم کی انتہا نہ رہی ہو اور اس ظالم کے جبر و استبداد کی وجہ سے کوئی شخص حد سے زیادہ پریشان ہو اور ظلم و ستم سے نجات چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد مکمل تنہائی میں روشنی بند کر کے کھڑے ہو کر اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر یہ آیت ۲۱ سو مرتبہ پڑھے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اس عمل کو ۳ راتوں تک جاری رکھے، اول و آخر ۱۱ بار درود شریف پڑھے، انشاء اللہ ظالم سے یا اس کے ظلم سے نجات مل جائے گی۔

دشمنوں کے خوف سے نجات

اگر کسی شخص کے دشمن بہت زیادہ ہوں یا وہ شخص دشمنوں کے گھیرے میں پھنس گیا ہو اور اس کو دن رات دشمنوں سے اذیت پہنچنے کا خطرہ ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کریمہ کو ۱۲۱ مرتبہ پڑھے، عشاء کے بعد یہ عمل کرے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، اسی عمل کو نماز فجر کے بعد بھی کرے اور گیارہ دن تک اس عمل کو جاری رکھے، انشاء اللہ دشمنوں کے خوف سے نجات ملے گی۔ دشمنوں کی اصلاح

ہوگی یا پھر وہ تباہ و برباد ہوں گے۔

آیت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَائِكُمْ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا.

اگر معاملہ حد سے زیادہ سنگین ہو اور فیصلہ بہت جلد ہونا ضروری ہو تو پھر ایک ہی نشست میں اس آیت کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھے، اس عمل اور تعداد کے لئے ۱۱ لوگ بھی ایک ساتھ بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس طرح ایک ہی بار عمل کر لینا کافی ہے، دشمنوں کے خوف اور ان کی سازشوں سے نجات مل جائے گی۔

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

اگر کوئی شخص ناحق مقدمہ میں مبتلا ہو، مقدمہ میں فتح یا اس سے نجات چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس عمل کی طرف توجہ دے۔ مقدمہ کی پیشی سے ایک دو دن قبل سوا لاکھ مرتبہ اس عمل کو پڑھیں، باوضو ہو کر ۱۱ لوگ قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائیں، جن دانوں پر گنتی کریں ان کو سفید کپڑے پر رکھیں، املی کے بیج، کھجور کی گٹھلی یا کسی اور طرح کے دانے ہوں، عمل سے پہلے لوبان کی دھونی لیں، عمل شروع کرنے سے پہلے سب لوگ گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد یہ آیت پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْب. پڑھیں اور اول و آخر میں یہ درود شریف پڑھیں، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِفْتَاحُ الرَّحْمَةِ وَالزُّهْرَةِ وَالْجَنَّةِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ. عمل کے اختتام پر مقدمہ کی کامیابی کے لئے دعا کریں، انشاء اللہ مقدمہ کا فیصلہ اپنے حق میں ہو یا مقدمہ خارج ہو جائے گا۔ نہایت مبارک اور موثر عمل ہے، اس عمل سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

زبان دراز خاوند کے لئے

جس عورت کا خاوند زبان دراز ہو، گالیاں بکتا ہو یا اول فول بکتا ہو اور عورت اس کی بکواس اور لاف وگزاف سے پریشان ہو اور چاہتی ہو کہ اس کے خاوند کی یہ بری عادت ختم ہو جائے تو اس عورت کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو ایک ہزار ایک سو مرتبہ پڑھے اور پانی پر دم کر کے شوہر کو پلائیں، انشاء اللہ شوہر کی بدتمیزیوں سے نجات ملے گی، اس عمل کے ساتھ ساتھ عورت کو چاہئے کہ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔

آیت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم. قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ.

۷۸۶

۱۶۴	۱۶۷	۱۷۰	۱۵۶
۱۶۹	۱۵۷	۱۶۳	۱۶۸
۱۵۸	۱۷۲	۱۶۵	۱۶۲
۱۶۶	۱۶۱	۱۵۹	۱۷۱

نشہ کی عادت سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص شراب، افیون، گانجا یا کسی اور نشہ آور چیز کھانے کا عادی ہو اور ان چیزوں سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے — کہ لگاتار ۳ روزے رکھے اور عشاء کے بعد ۷ ہزار مرتبہ یہ آیت پڑھے یَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.

انشاء اللہ نشہ آور چیزوں سے نجات مل جائے گی، اس عمل کے بعد اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالے تاکہ آئندہ ان خرافات سے محفوظ رہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۲۹	۱۵۳۲	۱۵۳۶	۱۵۲۲
۱۵۳۵	۱۵۲۳	۱۵۲۸	۱۵۳۳
۱۵۲۴	۱۵۳۸	۱۵۳۰	۱۵۲۷
۱۵۳۱	۱۵۲۶	۱۵۲۵	۱۵۳۷

اگر کسی جگہ سے کسی شخص کو ہٹانا ہو

اگر کسی شخص کو کسی مکان یا آفس سے ہٹانا مقصود ہو یا کسی جگہ سے دل برداشتہ کرنا ہو تو ۳ روز تک ۴۱ مرتبہ ان آیات کو پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے اس کو کھلا دیں یا پلا دیں، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی مل جائے گی۔ اس آیت کو پڑھتے وقت آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں۔ دراصل منفی کاموں میں درود شریف نہیں پڑھنا چاہئے۔

آیت یہ ہے: يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ. تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ. قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ. اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ. يَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ. اَئِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً. قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ. فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ. فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ.

ان ہی آیات کو لکھ کر اور جس شخص کو ہٹانا ہو ان آیات کے نیچے اس کا اور اس کی ماں کا نام لکھ کر اگر کسی پرانے کنویں میں ڈال دیں تب بھی مقصد میں کامیابی مل جائے گی لیکن اس طرح کے عمل ناگزیر حالات میں کرنے چاہئیں، خواہ مخواہ کسی کو پریشان کر کے اس کو اجاڑ کر اپنی آخرت برباد نہیں کرنی چاہئے۔

دشمن سے حفاظت

دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے نہایت مجرب عمل ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ دس حروف ہیں۔ ک سے

شروع کر کے ق پر ختم کرے، ہر حرف کو زبان سے ادا کر کے اپنے ہاتھوں کی ایک انگلی بند کرے، دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے بند کرنا شروع کرے، جب دسوں انگلیاں بند ہو جائیں تو سورۂ فیل پڑھنا شروع کرے، جب تَرْمِيْهِمْ پر پہنچے تو اس لفظ کو دس مرتبہ پڑھے اور ہر بار ایک انگلی کھولتا رہے۔ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے کھولنا شروع کرے، جب سب انگلیاں کھل جائیں تو پھر سورۂ فیل کو ختم تک پڑھے، اس عمل کو ۷ دن، گیارہ دن یا ۲۱ دن تک جاری رکھے، انشاءاللہ دشمن کے شر سے نجات ملے گی۔

فقر اور تنگی معاش کا علاج

ایک بزرگ نے سرکار دو عالم ﷺ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اپنی تنگ دستی اور فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فرشتوں کی تسبیح پڑھا کرو، اس نے پوچھا کہ فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم یہ سن کر وہ شخص چلا گیا، ایک سال کے بعد وہ دوبارہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بتایا کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کی بتائی ہوئی تسبیح کی پابندی کی تو مجھے اتنا ملا کہ اب رکھنے کی بھی جگہ نہیں ہے۔

تسخیر قلب کے لئے

جس شخص کو مسخر کرنا ہو اس کو تصور میں لا کر یہ عمل کرے، پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، اس کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورہ اخلاص اس طرح پڑھے کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ بحرمةِ جبرئیل اَللّٰہُ الصَّمَدُ بحرمةِ اسرافیل لَمْ یَلِدْ بحرمةِ میکائیل وَلَمْ یُوْلَدْ بحرمةِ عزرائیل وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ دردائیل مھرائیل درائیل روزانہ اس عمل کو ۳ مرتبہ کرے اور لگاتار ۲۱ دن تک کرے، انشاءاللہ وہ شخص مسخر ہوگا۔

تسخیر عام

لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرنے کے لئے اور ان کے دلوں کو مسخر کرنے کے لئے ان آیات کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ان آیات کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے، اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ. اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ. وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا. فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ. وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ. یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ. فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ. لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ.

میاں بیوی میں محبت کے لئے

اگر میاں بیوی میں محبت نہ ہو یا محبت ہو لیکن دونوں کے درمیان کھٹ پٹ چلتی رہتی ہو اور عام طور پر ایک دوسرے سے ناراض

رہتے ہوں تو دونوں اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھیں، اگر عموی طور پر شوہر ناراض رہتا ہو تو بیوی اپنے بازو پر باندھے۔ اگر بیوی ناراض رہتی ہو تو شوہر اپنے بازو پر باندھے۔ اگر دونوں کے مزاج میں گرمی ہو اور دونوں ہی ایک دوسرے سے لڑتے ہوں تو دونوں ہی اس نقش کو باندھ لیں۔

انشاءاللہ اس نقش کی برکت سے آپس کی چپقلش ختم ہوگی اور دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٦٠٠٢	٦٠١٦	٦٠١٣	٦٠٠٩
٦٠١۴	٦٠٠٨	٦٠٠٣	٦٠١٥
٦٠٠٧	٦٠١١	٦٠١٨	٦٠٠۴
٦٠١٧	٦٠٠٥	٦٠٠٦	٦٠١٢

بواسیر کے چھلّے اور بلیڈ پریشر کے چھلّے

ان چھلوں کی برکت سے بواسیر ختم ہوجاتی ہے اور بلڈ پریشر بھی کنٹرول میں رہتا ہے۔ بعض عاملین نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان چھلوں سے شوگر بھی کنٹرول رہتی ہے، ان چھلوں کو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ شب برات کو ایک بالٹی میں پانی بھر کر رکھ لیں، سو مرتبہ اس پانی پر درود شریف پڑھ کر دم کریں، شعبان کی ۱۵ تاریخ کو نماز فجر کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف، ۴۱ مرتبہ سورہ فاتحہ، پانچ مرتبہ سورۂ یٰسین، ۷ مرتبہ سورہ رحمٰن، پانچ مرتبہ سورۂ مزمل ۷ مرتبہ، یہ آیت وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا۔

آخر میں ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کردیں اس پانی پر جس پر رات ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر کے رکھا تھا، پھر اس کے بعد اس پانی میں چاندی کے چھلے چھوڑیں لیکن ایک مرتبہ چھلوں کی تعداد سو سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ یہ چھلے جس کو دیں تو اس کو تاکید کردیں کہ وہ درود شریف پڑھ کر اس چھلے کو پہنے۔ اگر کسی غیر مسلم کو دیں تو خود درود شریف پڑھ کر اور چھلے پر دم کر کے دیں، انشاءاللہ چھلے کی برکت سے بواسیر ختم ہوجائے گی، بلڈ پریشر کنٹرول رہے گا اور شوگر بھی کنٹرول میں رہے گی، اس عمل کی سبھی کو عام اجازت ہے۔

کینسر کا تیر بہدف علاج

سورۂ ملک کی آیت نمبر ۱۳، ۱۴ دو ہزار بائیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور یہ پانی ۴۰ دن تک مریض کو پلائیں، انشاءاللہ مریض کو مرض سے نجات ملے گی۔ اگر پانی پلانے کے ساتھ اس آیت کا نقش لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں تو اور بھی بہتر ہے۔

آیت یہ ہے:

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ. اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ.

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۷۸	۱۰۹۲	۱۰۸۹	۱۰۸۵
۱۰۹۰	۱۰۸۴	۱۰۷۹	۱۰۹۱
۱۰۸۳	۱۰۸۷	۱۰۹۴	۱۰۸۰
۱۰۹۳	۱۰۸۱	۱۰۸۲	۱۰۸۸

زبان بندی کا عمل

اگر دشمنوں کی اور بدخواہوں کی زبان بند کرنی ہو تو اس نقش کو منگل کے دن مریخ کی ساعت میں لکھ کر اور نقش کے نیچے ان لوگوں کے نام لکھ کر جن کی زبان بند کرنی ہو لکھ کر نقش کو مریخ ہی کی ساعت میں کسی پرانی قبر میں دبادیں، انشاء اللہ کوئی بھی دشمن اور بدخواہ ایک حرف ناروا بھی زبان سے نہیں نکال سکے گا۔

۷۸۶

ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم	وعلیٰ سمعھم	وعلیٰ ابصارھم	غشاوۃ
وعلیٰ سمعھم	وعلیٰ ابصارھم	غشاوۃ	ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم
وعلیٰ ابصارھم	غشاوۃ	ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم	وعلیٰ سمعھم
غشاوۃ	ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم	وعلیٰ سمعھم	وعلیٰ ابصارھم
ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم	وعلیٰ سمعھم	وعلیٰ ابصارھم	غشاوۃ

مقدمہ کی کامیابی کا نقش

اگر کسی پر ناحق مقدمہ چل رہا ہو اور وہ شخص مقدمہ کی تاریخوں سے پریشان ہوچکا ہو تو اس کو چاہئے کہ مقدمہ کو اپنے حق میں کرنے کے لئے یا باہمی سمجھوتہ کرنے کے لئے اس نقش کو گلے میں ڈالیں، نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

جبرائیل لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میکائیل

یاحنان	۲۶۹۶	۲۶۹۱	۲۶۹۸
یامنان	۲۶۹۷	۲۶۹۵	۲۶۹۳
یادیان	۲۶۹۲	۲۶۹۹	۲۶۹۴
یابرہان	الیقا	ملیقا	تلیقا

عزرائیل یابدوح یابدوح یابدوح اسرافیل

قسط نمبر: ۶۴

اسلام الف سے ی تک

(ص)

مختار بدری

صبر کی مختلف قسمیں ہیں، اگر پیٹ اور شرمگاہ کی خواہشات کے مقابلہ میں صبر ہے تو اسے عفت کہیں گے، اگر ثروت و دولت کی بہتات کی حالت میں صبر ہے تو اسے ضبط نفس کہیں گے، میدان جنگ یا سختیوں پر صبر ہے تو اس کو حلم کہیں گے، حوادثات زمانہ پر صبر ہے تو وہ وسعت صدر ہے۔ اگر دوسروں کے اسرار نہاں پر صبر ہے تو اسے کتمان سر کہیں گے، بقدر کفالت معیشت پر صبر ہے تو وہ قناعت ہے، ہر قسم کی عیش پسندی کے مقابلہ میں صبر زہد کہلاتا ہے۔

وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○

اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں، یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (خدا سے) ڈرنے والے ہیں۔ (۲:۱۷۷)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کی توفیق سے بہتر نعمت نہیں، کمال ایمان کے لئے مناسب چیزوں کا اکتساب اور غیر مناسب چیزوں سے اجتناب ضروری ہے اور یہ دونوں چیزیں صبر و استقامت کی محتاج ہیں۔

مدینہ کے ایک یہودی عالم سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ درہم قرض لے رکھے تھے، اس کے تقاضے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تو میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تک نہیں چھوڑوں گا جب تک قرضہ ادا نہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا فرمائیں، چند صحابہ جمع ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے تاکید کی کہ اللہ نے عہد والے شخص یا کسی پر ظلم کرنے سے منع کیا ہے، غرض آپ رات بھر وہیں بیٹھے رہے، صبح ہوئی تو یہودی نے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوگیا اور کہا کہ میں نے سختی اس لئے کی کہ دیکھوں کہ تورات میں جو توصیف بیان کی گئی ہے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پورا اترتے ہیں یا نہیں۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات واضح کرتی ہیں کہ صبر انسان کی مغفرت کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ○

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم بہشت کے اونچے اونچے محلوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے (نیک) عمل کرنے والوں کا (یہ) خوب بدلہ ہے، جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (۲۹:۵۸،۵۹)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے، تھکاوٹ، غم یا بیماری یہاں تک کہ فکر بھی اسے رنجیدہ کرے تو اس کے باعث اللہ جل شانہ اس کے گناہ دور کر دیتا ہے۔ (ترمذی) صبر کی کامیابی اخروی ہی نہیں بلکہ دنیاوی زندگی میں بھی اس کا ثمر ملتا ہے۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ○

ان (بنی اسرائیل) میں سے ہم نے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے، جب وہ صبر کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔ (۳۲:۲۴)

صبغة

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً.

ہم نے اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کر لیا اور اللہ کے رنگ سے بہتر کون

رنگ ہوسکتا ہے۔ (۳۸:۲) نصاریٰ کے ہاں رواج ہے کہ بچے کی پیدائش کے آٹھویں دن اسے زرد رنگ میں غوطہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ نصاریٰ ہوگیا، اس رسم کا نام اصطباغ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ جواب دیں کہ تم تو مصنوعی رنگ میں رنگے ہوئے ہو اور ہم دین خداوندی کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

صحابی

وہ لوگ جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ قلیل مدت کے لئے صحیح دیکھا اور اسلام قبول کیا ہو، ان کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار بتائی گئی ہے۔ عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے اللہ سے ڈرو ان کو طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بناؤ، جو شخص ان سے محبت رکھتا ہے وہ مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے ان سے حب رکھتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ دراصل مجھ سے بغض رکھتا ہے، جس نے ان کو ایذا دی گویا اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور قریب ہے کہ اللہ اس کو اپنی گرفت میں لے لے۔ (ترمذی)

صحاح ستہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے متعلق تمام منتشر اور بکھری ہوئی روایتیں مسانید کی شکل میں جمع ہوگئیں تو محدثین نے احادیث صحیحہ کے انتخاب واختصار کا طریقہ اختیار کیا اور صحاح ستہ کی تدوین عمل میں آئی۔

(۱) صحیح بخاری، اس میں نو ہزار بیاسی (۹۰۸۲) احادیث ہیں، یہ تعداد اگرچہ امام بخاری کو جس قدر احادیث یاد تھیں ان کے دسویں حصہ کے برابر بھی نہیں، نہایت غایت احتیاط کے ساتھ انہوں نے احادیث کا انتخاب کیا ہے۔

(۲) امام مسلم نے اپنی جامع صحیح مسلم کا انتخاب تین لاکھ روایات سے کیا جنہیں انہوں نے براہ راست اپنے شیوخ سے سنی تھیں، پندرہ سال کی محنت شاقہ میں بارہ ہزار احادیث صحیحہ کا منتخب مجموعہ تیار کیا۔

(۳) سنن نسائی، امام نسائی نے بھی صرف صحیح الاسناد روایات ہی کو لیا، اس کے ساتھ حسن ترتیب اور جدت تالیف بھی خوب ہے۔

(۴) سنن ابی داؤد، امام داؤد سجستانی نے اپنی کتاب السنن کا انتخاب پانچ لاکھ احادیث کو سامنے رکھ کر کیا ہے، دیگر مصنفین صحاح کی نسبت امام ابوداؤد پر فقہی ذوق زیادہ غالب تھا چنانچہ تمام ارباب صحاح ستہ میں یہی ایک بزرگ ہیں جن کو علامہ شیخ ابواسحٰق شیرازی نے طبقات الفقہا میں جگہ دی۔ اس سنن میں چار ہزار آٹھ سو احادیث جمع ہیں۔

(۵) جامع ترمذی حضرت ابوعیسیٰ بن محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ ضحاک سلمی ترمذی کی تالیف ہے۔ امام ترمذی کو علم حدیث کے مختلف فنون کو جمع کرنے میں امتیاز حاصل تھا، چنانچہ (۱) تبویب (۲) بیان فقہ (۳) علل احادیث وبیان صحیح وضعیف (۴) بیان اسماء رکنی (۵) جرح وتعدیل (۶) جن سے حدیث نقل کی ہے ان کے متعلق بتانا کہ ان میں سے کس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے اور کس نے نہیں (۷) راویانِ حدیث کا شمار (۸) بیان شذوذ (۹) بیان موقوف (۱۰) بیان مدرج (۱۱) بیان اسناد (۱۲) متروک العمل روایات کی توضیح (۱۳) احادیث کتاب کی ردوقبول کے بارے میں علماء کے اختلاف کا بیان (۱۴) حدیثوں کی توجیہ وتاویل کے سلسلہ میں علماء کے اختلاف آراء کا ذکر وغیرہ تفصیلات کے ساتھ یہ ایک جامع کتاب بن گئی ہے۔

(۶) سنن ابن ماجہ حضرت محمد ابوعبداللہ الربعی القزوینی ابن ماجہ کی تصنیف ہے، لاکھوں احادیث کے ذخیرے میں سے چار ہزار کا انتخاب کرکے پندرہ سو ابواب کے تحت پوری مناسبت کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔

صحیح مسلم شریف یعنی امام ابوالحسن عساکرالدین مسلمؒ کی تصنیف ''الجامع الصحیح'' حدیث کی دوسری مشہور کتاب ہے اس میں حذف مکررات کے بعد چار ہزار احادیث ہیں جن کا انتخاب انہوں نے تین لاکھ روایات سے کیا ہے۔ امام مسلم اگرچہ کہ خراسان کے مشہور شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے لیکن ان کا سلسلہ نسب عرب کے مشہور قبیلہ قیشر سے ملتا ہے۔ امام مسلم نے ۲۵ رجب ۲۶۱ھ میں وفات پائی، کہتے ہیں کہ مجلس درس میں ایک حدیث کے متعلق دریافت کیا گیا جو سوء اتفاق سے آپ کو یاد نہ آئی، گھر واپس ہوتے تو انہیں خرما کا ایک ٹوکرا پیش کیا گیا، آپ حدیث کی تلاش میں اتنے محو تھے کہ آہستہ آہستہ تمام چھوارے تناول کر گئے اور حدیث بھی مل گئی، ان چھواروں کا کھالینا ہی ان کی موت کا

جب بنا۔

سنن نسائی کے بارے میں علماء کا خیال ہے کہ علم سنن میں تصنیف کے لحاظ سے انوکھی اور ترتیب کے لحاظ سے بہترین ہے، احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن دینار النسائی کی یہ کتاب ''صحاح ستہ'' میں ایک شمار کی جاتی ہے۔ امام نسائی ۲۱۵ھ پیدا ہوئے، ان کے شیوخ اور اساتذہ میں اسحاق بن راہویہ، محمد بن نصر، علی بن حجر، یونس بن عبدالاعلی، محمد بن بشار، امام ابوداؤد سجستانی بھی ہیں۔ حافظ ابن حجر نے امام بخاری کو بھی ان کے اساتذہ میں شمار کیا ہے۔ آپ ۸۸ سال کی عمر میں ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں وفات پائی اور صفا مروہ کے درمیان دفن کئے گئے۔

سنن ابوداؤد میں، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران الازدی السجستانی نے پانچ لاکھ احادیث میں سے صرف چار ہزار آٹھ سو احادیث کو درج کیا ہے۔ مزید برآں چھ سو مراسیل بھی ہیں اور جمہور کے یہاں مرسل حدیث قابل حجت ہے۔ آپ نے اپنے اس مجموعہ کو شیخ احمد بن حنبل کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کو بہت پسند فرمایا۔ امام داؤد سیستان میں ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶ شوال ۲۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆



از: کراچی (پاکستان)

نام: عذرا رومی

نام والدین: منیرہ بیگم، عبدالسبحان

تاریخ پیدائش: ۱۸؍دسمبر ۱۹۹۴ء

قابلیت: بی کام

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۲ حروف نقطے والے باقی ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۴ حروف خاکی ۲ حرف بادی، ایک حرف آتشی اور ایک حرف آبی ہے، بہ اعتبار تعداد و اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کے نام کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۵۲ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۵۰۲ ہیں۔

۷ کا عدد روحانیت سے وابستہ ہے۔ ۷ عدد کے حامل کو سیر و تفریح کا بہت شوق ہوتا ہے۔

جن خواتین کا عدد ۷ ہوتا ہے وہ بہت نرم دل ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ عورتیں انتظام کے معاملے میں قطعاً ناکام رہتی ہیں، ان سے کسی کا رونا برداشت نہیں ہوتا، جو لوگ ان کی اس کمزوری سے واقف ہوتے ہیں وہ ان کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور انہیں رام کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انتظامی امور میں خلل پڑتا ہے اور ڈسپلن تباہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

۷ عدد کی خواتین کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنے ہر کام کو وقت پر انجام دیتی ہیں، اس لئے اکثر و بیشتر یہ اپنے مقاصد میں کامیابی سے ہمکنار ہو جاتی ہیں۔ ۷ عدد کی خواتین اگرچہ محبت پرست ہوتی ہیں، محبت کو اہمیت دیتی ہیں لیکن جلدی سے کسی سے متاثر نہیں ہوتیں لیکن یہ خواتین جس سے متاثر ہو جاتی ہیں پھر جلدی سے اس سے بدگمان نہیں ہوتیں، لیکن ان کا مزاج عمومی طور پر بدگمانی کا ہوتا ہے اور یہ تنقید کرنے میں بھی کوئی تکلف نہیں کرتیں نکتہ چیں ہوتی ہیں اور لوگوں کی غلطی پکڑ لینے میں بھی ماہر ہوتی ہیں۔

۷ عدد کی خواتین دوسروں کی بھلائی کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے میں کوئی دریغ نہیں کرتیں اگر انہیں یہ معلوم کہ کسی کی سفارش کر دینے سے کسی کا کام بن جائے گا تو یہ بلا تامل اس کی سفارش کرتی ہیں اور اس کو سرخرو کرنے کے لئے حتی الامکان زور لگاتی ہیں، یہ خواتین ترغیب و ترہیب بھی جچے تلے انداز سے کرتی ہیں اور لوگوں کی رہنمائی کرنے میں انہیں مزہ بھی آتا ہے، لیکن ۷ عدد کی خواتین میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ خود کو نمایاں کرنے سے گریز کرتی ہیں، یہ پوشیدہ مدد کرنے کی قائل ہوتی ہیں، یہ شور مچا کر کسی کے کام نہیں آتیں بلکہ بسا اوقات تو یہ کسی کی مدد اس طرح کرتی ہیں کہ خود اس کو بھی اندازہ نہیں ہوتا کہ اس کی مدد کس نے کی ہے اور کس نے اس کو اس کی منزل تک پہنچایا ہے۔

۷ عدد کی خواتین تنہائی پسند ہوتی ہیں، محفلوں سے اور بھیڑ سے انہیں وحشت ہوتی ہیں، یہ مجلسوں میں آنے سے گریز کرتی ہیں، تقریبات میں یہ اس وقت حاضر ہوتی ہیں جب تقریبات میں جانا از بسکہ ضروری ہے ورنہ عمومی طور پر یہ معذرت ہی سے کام چلاتی ہیں، یہ خواتین حد سے زیادہ حساس ہوتی ہیں اس لئے چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی یہ اپنی ہم جولیوں سے بدظن ہو جاتی ہیں اور معمولی باتوں سے بھی ان کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔ ۷ عدد کی خواتین میں ایک بھاری خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ پیٹ کی بہت ہلکی ہوتی ہیں، یہ اپنے راز کو بھی محفوظ نہیں رکھ پاتیں اور بار بار نقصان اٹھاتی ہیں۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۷ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام

خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ عقل وفہم کی دولت سے مالا مال ہیں، آپ کی سوچ وفکر بہت نکھری ہوئی ہے، آپ کی صلاحیتیں ساحرانہ ہیں، آپ مذہب پرست ہیں، آپ کو اپنے بہن بھائیوں میں خاص دلچسپی ہے، آپ کا رجحان ہمیشہ مائکہ کی طرف رہے گا، آپ فطرتاً شکی مزاج ہیں، آپ شریک حیات کی محبت میں کسی کی شرکت ہرگز ہرگز برداشت نہیں کرسکتیں، آپ ضدی اور ہٹ دھرم بھی ہیں لیکن آپ دل کی چونکہ صاف ہیں اس لئے ہٹ دھرمی کو جلد ختم بھی کردیتی ہیں، آپ اپنے شریک حیات سے مثالی محبت کریں گی اور اس کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گی، آپ اخراجات پر کبھی کنٹرول نہیں کرسکتیں، آپ دوسروں پر خرچ کرکے ہمیشہ ایک طرح کی فرحت محسوس کریں گی، آپ مال ودولت کو پسند نہیں کرتی ہیں لیکن ہر طرح کے حالات سے آپ میں سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت موجود ہے اس لئے آپ غربت کے دور میں بھی مطمئن اور پرسکون رہیں گی۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۷، ۶ اور ۲۵ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا لکی نمبر ۳ ہے، ۳ نمبر کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو ہمیشہ راس آئیں گی اور آپ کی شہرت اور ترقی کا ذریعہ بنیں گی، آپ کی دوستی ان لوگوں سے خوب جمے گی جن کا مفرد عدد ۲ یا ۶ ہو۔ ۴، ۵ اور ۸ عدد کے لوگ آپ کے لئے عام سے ہوں گے، یہ وقت اور حالات کے ساتھ آپ کے ساتھ اچھائی یا برائی کا معاملہ کریں گے ان لوگوں سے آپ کو نہ قابل ذکر فائدہ پہنچے گا اور نہ قابل ذکر نقصان۔ ایک اور ۹ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزوں اور شخصیتوں سے اگر آپ دور رہیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا، کیوں کہ ایک اور ۹ عدد کی چیزیں اور افراد آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوں گی، ان چیزوں کو اپنا کر آپ خدانخواستہ تنزلی کا شکار ہوں گی۔

آپ کا مرکب عدد ۵۲ ہے، یہ عدد بدنصیب کا عدد مانا گیا ہے، یہ عدد انقلاب، تباہی، لڑائی اور بربادی کا عدد ہے، یہ عدد ناکامی اور رکاوٹ کا عدد ہے، یہ عدد اپنے حامل کو بار بار تصادم اور مزاحمتوں سے دوچار کرتا ہے اور زندگی میں تلخیاں پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ اس عدد کی نحوستوں سے محفوظ رہنے کے لئے آپ کو اپنے اسم اعظم کی تکرار روزمرہ کرنا ضروری ہے، اسم اعظم کا ورد کرتے ہوئے مقررہ تعداد اور وقت کا لحاظ رکھیں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۳، ۴ اور ۹ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کاموں سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ جمعرات کا دن آپ کے لئے اہم ہے، آپ اپنے اہم کام اس دن بھی کرسکتی ہیں، اتوار، پیر اور منگل بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے، اپنے خاص کاموں کے لئے آپ ان دنوں کو بھی فوقیت دے سکتی ہیں، ہفتہ آپ کے لئے نہ اچھا ہے نہ برا، البتہ بدھ اور جمعہ آپ کے لئے غیر مبارک دن ہیں، بدھ اور جمعہ کو اپنے خاص کاموں سے احتراز برتیں۔

آپ کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے، پکھراج آپ کی راشی کا پتھر ہے، اس پتھر کو ساڑھے چار ماشہ کی سونے کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں، انشاء اللہ زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا، مسائل اور مصائب سے نجات ملے گی اور اللہ کے فضل وکرم سے آپ کی زندگی میں راحتوں کا سلسلہ شروع ہوگا، کسی بھی مفید چیز کا استعمال کرتے ہوئے یہ یقین رکھیں کہ اس دنیا میں ہر چیز اللہ کی مرضی ہی سے فائدہ یا نقصان پہنچاتی ہے، بہ ذات خود کوئی چیز کتنی ہی مفید ہو لیکن فائدہ پہنچانے میں وہ اللہ کے حکم اور مرضی کی محتاج ہے، اس لئے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے ایسی چیزوں کو استعمال میں لائیں اور انہیں فی نفسہٖ مؤثر نہ سمجھیں ورنہ عقیدے پر آنچ آئے گی۔ نیلا، زرد اور سرخ رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کے پردے اگر آپ اپنے گھر کی کھڑکیوں اور جنگلوں پر لٹکادیں تو یہ آپ کے لئے باعث تسکین ثابت ہوں گے، جنوری، فروری، جولائی اور اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، اگر ان مہینوں میں معمولی سی بھی کوئی بیماری لاحق ہو تو فوراً اس کے علاج کی طرف توجہ دیں۔ عمر کے کسی بھی دور میں امراض کمر، پٹھوں کی شکایت، جوڑوں کے درد، پیٹ کی تکالیف اور کولہوں کے درد کی شکایت ہوسکتی ہے، ان بیماریوں کے علاج میں کبھی غفلت نہ برتیں، پھلوں کا جوس ہمیشہ آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا اور آپ کی تندرستی کو بحال رکھے گا، اس لئے وقتاً فوقتاً مختلف پھلوں کے جوس کو استعمال کرتی رہیں۔

آپ کے نام میں ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مجموعی اعداد ۴۸۴ ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کرلئے جائیں تو ان کے مجموعی اعداد ۵۵۰ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۳۷	۱۴۰	۱۴۳	۱۳۰
۱۴۲	۱۳۱	۱۳۶	۱۴۱
۱۳۲	۱۴۵	۱۳۸	۱۳۵
۱۳۹	۱۳۴	۱۳۳	۱۴۴

آپ کا مبارک حرف ف ہے۔ اس حرف سے شروع ہونے والی چیزیں آپ کو تقویت پہنچائیں گی اور آپ کی ترقی اور عروج کا باعث ثابت ہوں گی۔

آپ کی فطرت میں سادگی ہے اور آپ دل کی بہت نرم ہے، لیکن آپ میں بہت سی خوبیوں کے باوجود ایک طرح کی پست ہمتی اور بزدلی بھی موجود ہے، جس کی وجہ سے آپ بروقت کوئی اقدام نہیں کرپاتیں اور بہت سے فائدوں سے محروم رہ جاتی ہیں، آپ قوت صبر وضبط سے بھی مالا مال ہیں اور آپ کے اندر اپنے نفس کو مارنے کی بھی زبردست صلاحیت ہے لیکن ہر معاملے میں صبر کرلینا بھی اچھا نہیں ہوتا، جو خواہش تھوڑی سی کوشش سے پوری ہوسکتی ہے ان کو پورا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، ناممکن باتوں کے پیچھے پڑنا تو غلط ہے لیکن جو آرزوئیں پوری ہوجانی ممکن ہوں ان کے لئے جدوجہد ضرور کرنی چاہئے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: نفس کشی، سکون پسندی، خاموشی، قوت برداشت، غور وفکر کی صلاحیت، پراسراریت، جذبۂ ایثار، حالات سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: بے اعتدالی، ترش روئی، تغیر پسندی، عدم استحکام، احساس کمتری، سستی، مایوسی، تنقید کی عادت، پیٹ اور کانوں کا کچاپن وغیرہ۔

ہر مرد اور عورت میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی لیکن اس دنیا میں اچھے لوگ وہ سمجھے جاتے ہیں جن میں خامیوں کے مقابلے میں خوبیاں زیادہ ہوں، جن میں خامیاں زیادہ ہوں انہیں برا مانا جاتا ہے۔ ہم نے آپ کے بارے میں جو کچھ محسوس کیا اس کو بے تکلف بیان کردیا، گویا کہ ہم نے آپ کو ایک آئینہ کے روبرو کھڑا کردیا، تاکہ آپ اپنی شخصیت کے خدوخال کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔

اب ہماری درخواست یہ ہے کہ آپ اپنی خامیوں سے اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں اور اپنی خوبیوں میں اور اضافہ کرنے کی کوشش کریں تاکہ آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر کر دنیا کے سامنے آئے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹
۲		۸
۱۱۱	۴	

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک تین بار آیا ہے جو آپ کی زبردست قوت اظہار کی علامت ہے، آپ بہت باتونی قسم کی خاتون ہیں اور آپ اپنے مافی الضمیر کو بہت بہتر انداز میں بیان کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں۔

آپ کی چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی نشانی ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اپنی بڑھی ہوئی قوت ادراک کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھاپاتیں۔

آپ کے چارٹ میں ۳ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتیں، آپ حساب وکتاب کے معاملے میں بہت لاپرواہ ہیں، جب کہ ہر مرد وعورت کو حساب وکتاب کے معاملے میں بہت محتاط ہونا چاہئے اور اس سلسلہ میں کبھی غفلت نہیں برتنی چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ کی موجودگی اس بات کی نشانی ہے کہ آپ ہر معاملے میں انتھک جدوجہد کرنے کی عادی ہیں، آپ جس کام میں لگ جاتی ہیں نہایت دلچسپی کے ساتھ اس کام میں مشغول رہتی ہیں اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتی ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ

اعتدال سے محروم ہیں، آپ اکثر امور میں افراط وتفریط میں مبتلا ہوجاتی ہیں اور جذبات کے سیل رواں میں تنکۂ بے جان کی طرح بہہ جاتی ہیں۔

۶ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ گھریلو معاملات میں سرد مہری کا مظاہرہ کرتی ہیں، جو کسی بھی اعتبار سے اچھا نہیں ہے، آپ کو خانگی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے تاکہ آپ کا عورت پن برقرار رہے اور آپ اہل خانہ کا دل جیتنے میں کامیاب رہیں۔

آپ کا چارٹ میں ۷ کی غیر موجودگی اس بات کی نشانی ہے کہ آپ اپنی ذات پر انحصار کرنے سے کتراتی ہیں، آپ شاید تنہائی میں کسی طرح کا خوف محسوس کرتی ہیں اور آپ کسی بھی وقت کسی طرح کے واہم کا شکار ہوسکتی ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۸ کی موجودگی آپ کی نفاست ونظافت کو ظاہر کرتی ہے، آپ نفاست پسند ہیں، آپ کو غلاظت اور گندگی سے وحشت ہوتی ہے، آپ صاف ستھرا رہنے ہی میں راحت محسوس کرتی ہیں اور بطورِ خاص آپ اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھتی ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کا عدد ۲ بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر تخلیقی استعداد حد سے زیادہ ہے اور آپ اکثر وبیشتر حد سے زیادہ جذباتی ہوجاتی ہیں جب کہ آپ کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھیں، آپ لوگوں سے ہمدردی کرنے میں اکثر جذباتی ہوجاتی ہیں اور ان پر بہت کچھ نچھاور کردیتی ہیں حالانکہ اس معاملے میں بھی آپ کو حد اعتدال میں رہنا چاہئے اور کسی کی مدد کرنے میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے، سخاوت اچھی چیز ہے لیکن بے جا سخاوت اکثر خود کے لئے مضر ثابت ہوتی ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی سطر مکمل نہیں ہے لیکن کوئی سطر بالکل خالی بھی نہیں ہے، آپ کتنی بھی خوش حالی کی زندگی گزاریں لیکن ایک طرح کی کمی اور ایک طرح کی محرومی سے آپ ہمیشہ دوچار رہیں گی، یعنی ایک طرح کا ادھورا پن ہمیشہ آپ کے لئے ذریعہ رنج بنے گا۔

آپ کا فوٹو آپ کی سنجیدگی اور دور اندیشی کا غماض ہے، آپ کی آنکھیں بولتی ہیں اور آپ کی شرافت اور آپ کی محبت پرستی کو اُجاگر کرتی ہیں، آپ کے دستخط آپ کی سادگی اور آپ کی سادہ لوحی کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ اپنی زندگی کو اور اپنی شخصیت کو کھلی کتاب کی طرح رکھنا چاہتی ہیں، ایسی کتاب جس میں کوئی پیچیدگی نہ ہو اور جس میں کوئی ہیر پھیر نہ ہو۔

ضرورت اس بات کی ہے آپ اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور ان خامیوں سے حتی الامکان اپنا پیچھا چھڑانے کی سعی کرتی رہیں جو آپ کی خوبصورت شخصیت کو داغ دار بناتی ہیں اور آپ کا وزن کم کرتی ہیں۔

حسن خاتمہ کا مطلب یہ ہے کہ جب موت آئے تو آپ اس وقت کسی نہ کسی نیک عمل میں مصروف ہوں، کسی مقدس مقام یا کسی مقدس زمانہ میں مرنا، اس تکوینی موت سے نجات نہیں ہوسکتی۔

☆☆

ہماری زندگی نصف سے زیادہ مصائب کی اس لئے شکار ہوتی ہے کہ ہم ہر معاملہ میں یہی کہتے رہتے ہیں۔ ''کہ لوگ کیا کہیں گے۔''

☆☆

اگر اس دنیا میں آپ اپنا اخروی مرتبہ دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر آپ دیکھیں کہ میرے نزدیک اس دنیا میں دین کی کتنی قدر ومنزلت موجود ہے۔

قسط نمبر: ۱۷

اللہ کے نیک بندے

ازقلم: آصف خان

اس خیال کے پیدا ہوتے ہی منگول سپاہیوں میں ہلچل مچ گئی، اگرچہ درویش تنہا تھا لیکن جنگی اصول کے مطابق اس کی موجودگی نہایت خطرناک تھی، سپاہیوں نے اپنے کاندھوں پر لٹکتی ہوئی کمانیں اتارلیں، برق رفتاری کے ساتھ تیر چڑھائے، پوری قوت کا مظاہرہ کیا مگر کوئی ایک کمان بھی نہ کھینچ سکی، تنگ آکر کچھ سپاہیوں نے اپنے گھوڑوں کو استعمال کرنا چاہا تاکہ ٹیلے پر پہنچ کر مسلمان درویش کو تلواروں سے قتل کرڈالیں لیکن اس وقت منگول سپاہیوں کی بے چارگی قابل دید تھی جب ان کے گھوڑے اپنی جگہ سے جنبش تک نہ کرسکے۔ تاتاریوں نے بے زبان جانوروں کو پیٹنا شروع کردیا، فضا میں گھوڑوں کی چیخیں بلند ہوتی رہیں مگر ان سے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھایا جاسکا، بڑی عجیب صورت حال تھی، سارے لشکر میں ایک ہنگامہ سا برپا ہوگیا، سپاہیوں کا شور سن کر ہنچو خاں بھی اپنے خیمے سے باہر نکل آیا، سپاہیوں سے اس ہنگامے کا سبب دریافت کیا تو بے شمار انگلیاں ٹیلے کی طرف اٹھ گئیں جہاں درویش اب بھی اپنے خدا کے آگے ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

''یہ کیسی دیوانگی کی باتیں ہیں؟'' ہنچو خاں نے چیخ کر کہا۔ ''کوئی بھی ذی ہوش انسان تمہاری احمقانہ گفتگو پر یقین نہیں کرسکتا۔'' یہ کہہ کر ہنچوں خاں نے ایک سپاہی سے تیر کمان طلب کیا، وہ ایک ماہر تیرانداز تھا، ہلاکو کے پورے لشکر میں اس کی یہ صفت مشہور تھی، تمام سپاہی حیران و پریشان ہنچوں خاں کی طرف دیکھ رہے تھے ان کی سانسیں رکی ہوئی تھیں اور ذہنوں میں ایک ہی خیال گردش کررہا تھا کہ اگر منگول سپہ سالار مسلمان جاسوس کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہوگیا تو پھر قیامت ٹوٹ پڑے گی وہ اس کی وحشیانہ عادتوں سے واقف تھے۔

آخر ہنچوں خاں نے اپنی کمان کھینچی اور ایک قہر آلود نظر ان سپاہیوں پر ڈالی، جن کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ اپنی کمانیں کھینچنے سے عاجز رہے تھے، سپاہیوں کی جان پر بن آئی تھی اور اب انہیں اپنی موت صاف نظر آنے لگی تھی، ہنچو خاں نے پوری طاقت سے کمان کھینچی پھر فضا میں ایک مخصوص آواز ابھری اور ترکش سے تیر چھوٹ گیا، منگول سپاہی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے تیر کو دیکھ رہے تھے، چند ثانیوں کی بات تھی، تاتاریوں کا خیال تھا کہ دوسرے ہی لمحے مسلمان جاسوس کی لاش ٹیلے کی بلندی سے زمین کی پستیوں میں چلی جائے گی۔ مگر ایسا نہیں ہوا، ہنچو خاں کا چھوڑا ہوا تیر درویش کے قریب سے نکل گیا، منگول سپہ سالار کا چہرہ احساس ندامت سے زرد ہوگیا، نشانہ چوک جانے پر وہ ناقابل بیان اذیت کرب میں مبتلا تھا، شدید غضب کے عالم میں اس نے ترکش پر دوسرا تیر چڑھایا، اس بار کمان کو یہاں تک کھینچا کہ اس کے ٹوٹ جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا تھا، نشانہ درست ہوتے ہی ہنچو خاں نے تیر چھوڑ دیا، مگر اس مرتبہ بھی وہی ہوا۔ تیر سیدھا نشانے پر تھا مگر درویش کے قریب پہنچتے ہی کٹ کر دوسری طرف نکل گیا اس کے بعد سپہ سالار ہنچو خاں اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا پھر اس نے مسلمان جاسوس پر تیروں کی بارش کردی لیکن ایک تیر بھی درویش کے جسم کو نہ چھو سکا، انتہائی طیش کے عالم میں ہنچو خاں نے کمان اٹھا کر سپاہی کے سر پر دے ماری اور تیزی سے اپنے خیمے میں داخل ہوگیا۔ تلوار نکالی اور دوبارہ خیمے سے باہر آیا وہ مسلمان جاسوس کو اپنے ہاتھ سے تہہ تیغ کرنا چاہتا تھا۔ ہنچو خاں غضب ناک حالت میں آگے بڑھا مگر بہ مشکل تمام تھوڑی ہی دور جاسکا، اچانک منگول سپہ سالار کو محسوس ہوا جیسے زمین نے اس کے پاؤں پکڑ لئے ہوں، وہ بہت دیر تک ہوا میں اپنی شمشیر لہراتا رہا، اس کے ہاتھ مسلسل گردش کررہے تھے مگر ٹانگیں پتھر کی ہوکر رہ گئی تھیں، آخر وہ اپنی بے کسی پر رو پڑا، اس نے گھبرا کر سپاہیوں کی طرف دیکھا، سب کے سب سر جھکائے کھڑے تھے۔

''اے جادوگر! ہمیں معاف کردے۔'' اچانک ہنچو خاں کی تیز آواز فضا میں گونجی۔ ''ہم قونیہ کا محاصرہ اٹھا کر واپس جارہے ہیں اے عظیم ساحر! ہمیں جانے دے کہ ہم غلطی سے تیرے علاقے میں آگئے تھے،

ہماری بھول کو درگزر کر! بے شک! تو اس مملکت کا شہنشاہ ہے، ہمیں اجازت دے کہ ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں۔'' منگول سپہ سالار بیچو خاں اس طرح فریاد کررہا تھا جیسے واقعتاً وہ کسی طاقت ور شہنشاہ سے رحم کی بھیک مانگ رہا ہو۔

ابھی بیچو خاں کے الفاظ کی گونج باقی تھی کہ یکا یک اس کے پیروں میں خون گردش بحال ہوگئی، منگول سپہ سالار نے اپنی تلوار نیچے کرلی اور سر جھکائے ہوئے خیمے میں واپس آ گیا، کچھ دیر پہلے جس شخص کو جاسوس کے نام سے پکارا جارہا تھا اب وہی بے اسلحہ اور نہتا انسان فاتح ٹھہرا تھا اور بیچو خاں جیسا طاقت ور دشمن ناکام و نامراد لوٹ رہا تھا جب منگول سپاہی قونیہ کی حدود سے باہر نکل رہے تھے اس وقت بیچو خاں کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی، وہ اپنے فوجیوں سے کہہ رہا تھا۔

''گھوڑوں کی رفتار تیز کردو، یہ پورا علاقہ جادو کے زیر اثر ہے، اس بوڑھے ساحر نے ہر چیز کو باندھ کر رکھ دیا ہے۔'' ان الفاظ کے ادا ہوتے ہی گھوڑوں کی پشت پر تازیانے برسنے لگے، فضا حیوانوں کی چیخوں سے گونجنے لگی، راستوں سے گرد و غبار اٹھا اور پھر فتنہ بلاکو کا نقیب کسی نامعلوم منزل کی طرف بڑھ گیا۔

شہر قونیہ کے باشندے بہت خوش تھے، ایک درویش کی دعاؤں کے سبب ان کے سروں سے عذاب آسمانی ٹل گیا تھا، درویش اپنی خانقاہ کی طرف آیا تو انسانی ہجوم نے اسے گھیر لیا، لوگ اپنی عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے اس کے ہاتھوں کو بوسہ دینا چاہتے تھے مگر وہ ان تمام رسموں سے بیزار تھا، اس نے انتہائی تلخ لہجے میں لوگوں کو مخاطب کیا۔

''اگر آج نافرمانوں کی جماعت قہر خداوندی سے بچ گئی تو کل خیر نہیں، اس سے پہلے کہ دردناک عذاب تمہیں آ پکڑے، اپنے گناہوں سے توبہ کرلو، بے خبروں کے لئے وقت کا ہر لمحہ رہزن ہے اپنے ایمانوں کی حفاظت کرو ورنہ وقت کے بے رحم قزاق تمہارا سب سے قیمتی سرمایہ لوٹ کر لے جائیں گے۔'' یہ کہہ کر درویش خانقاہ میں چلا گیا اور اندر سے دروازہ بند کرلیا۔

مریدوں اور خدمت گاروں نے سنا، وہ اپنے رب کے حضور ہچکیوں سے رو رہا تھا۔ ''اے عزیز و جلیل! تو نے دنیا کے سامنے میری شرم رکھ لی ورنہ یہ گناہ گار تو رسوا ہو چلا تھا، اگر میں اپنی جان بھی نذر کردوں تو تیرے اس احسان کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔''

جن کی دعاؤں کے سبب شہر قونیہ فتنۂ بلاکو سے محفوظ رہا وہ درویش مولانا جلال الدین رومیؒ تھے۔

☆☆☆

مولانا رومؒ کا خاندانی نام محمد تھا، جلال الدین لقب اور عرفیت مولائے روم۔ آپ ۶۰۴ھ میں بلخ کے مقام پر پیدا ہوئے۔ مولانا رومؒ کے پردادا حضرت حسین بلخیؒ بہت بڑے صوفی اور صاحب کمال بزرگ تھے۔ امرائے وقت ان کا بہت احترام کرتے تھے، یہاں تک کہ خوارزم شاہ جیسے باجبروت حکمراں نے اپنی بیٹی کی شادی مولانا رومؒ کے دادا سے کردی تھی۔ علم و فضل کے ساتھ اس خاندان کو دنیاوی عزت و توقیر بھی حاصل تھی۔ مولانا جلال الدین رومیؒ کے والد کا نام شیخ بہاؤالدین تھا، ان کے مریدوں میں سید برہان الدین ایک نامور عالم تھے، اس لئے مولانا رومؒ کی تربیت کی ذمہ داری سید برہان الدین کے سپرد کی گئی، مولانا رومؒ نے اکثر ظاہری علوم ان ہی بزرگ سے حاصل کئے۔ تقریباً انیس سال کی عمر میں مولانا رومؒ اپنے والد محترم کے ساتھ قونیہ تشریف لے آئے، کچھ دن بعد آپ سایۂ پدری سے محروم ہوگئے، شفیق و مہربان باپ سے دائمی جدائی ایک بڑا جانگداز سانحہ تھا مگر اللہ نے مولانا رومؒ کو صبر وضبط کا حوصلہ عطا فرمایا۔ آپ نے اس غم سے نجات پانے کے لئے خود کو کتابوں میں گم کردیا، پھر ۶۰۲۹ھ میں جب مولانا رومؒ کی عمر پچیس سال تھی آپ نے مزید تحصیل علم کے لئے شام کا رخ کیا یہاں آپ سات سال تک مقیم رہے اور مسلسل اپنے علم میں اضافہ کرتے رہے، پھر قونیہ واپس آ گئے، ان ہی دنوں آپ کے استاد معظم سید برہان الدین بھی تشریف لے آئے۔

پھر مولانا رومؒ کا امتحان لیا گیا، جب سید صاحب کو یقین ہوگیا کہ ان کا شاگرد ظاہری علوم کی تکمیل کرچکا ہے تو پھر ایک دن فرمایا۔

''مخدوم زادے! اب وقت آ گیا ہے کہ میں تمہارے والد کی امانت تمہیں لوٹا دوں۔'' اس کے بعد سید برہان الدینؒ نے آپ کو اپنا مرید کیا اور تقریباً نو سال تک روحانی تعلیم دیتے رہے۔ سید برہان الدین ایک باہوش بزرگ اور بنیادی طور پر ایک عالم و فاضل شخص تھے، اس لئے طویل تربیت کے بعد بھی مولانا رومؒ کی زندگی پر عقل کا رنگ غالب رہا، دراصل سید صاحب یہی چاہتے تھے اور وہ اپنی کوششوں میں کامیاب بھی

رہے تھے۔

مولانا جلال الدین رومیؒ فطری طور پر ذہین ترین شخص تھے، والد محترم کی تعلیم و تربیت اور پھر سید برہان الدینؒ کی خصوصی توجہ نے مولانا کو درجۂ کمال تک پہنچادیا تھا، اب آپ کا یہ عالم تھا کہ کسی علمی تقریب میں خطاب کرنے کھڑے ہوجاتے تو لوگ پتھر کی طرح ساکت وجامد ہوجاتے اور مولانا کی تقریر اس طرح سنتے کہ انہیں گردوپیش کی بھی خبر نہ رہتی۔ یہ تاریخ انسانی کا عجیب پہلو ہے کہ ہر دور میں حاسد اور تنگ نظر لوگوں کی کثرت پائی جاتی ہے۔ اگر عام انسانی طبقوں میں ایسے لوگ پائے جائیں تو یہ عمل زیادہ خطرناک نہیں ہوتا مگر جب علماء کے دل ودماغ بھی اس بیماری کا شکار ہوجائیں تو پھر زمین پر بے شمار فتنے سر اٹھانے لگتے ہیں، جب مولانا رومؒ علماء کی صفوں میں نمودار ہوئے اور آپ نے اپنے کمالات کا مظاہرہ کیا تو مخلوق خدا اس قدر گرویدہ ہوئی کہ دوسرے اہل کمال کی عظمتوں کے چراغ دھندلے ہونے لگے، یہ بات علماء کی ایک جماعت کو سخت ناگوار گزری، پھر حسب روایت مولانا رومؒ کی تحقیر کرنے کے لئے ایک خفیہ منصوبہ تیار کیا گیا۔

پھر جب مولانا رومؒ ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے تو اچانک ایک شخص مجمع سے اٹھا اور بہ آواز بلند کہنے لگا۔

''محترم مولانا! آپ اپنے پسندیدہ موضوع پر ہفتوں اور مہینوں کی تیاری کے بعد تقریر کرتے ہیں یہ تو کوئی کمال نہیں ہے اس طرح تو کوئی شخص بھی اپنے علم کا مظاہرہ کرسکتا ہے، پھر آپ میں کیا خوبی ہے؟''

''میں نے کبھی اپنے کمالات کا دعویٰ نہیں کیا۔'' مولانا رومؒ نے بڑے تحمل سے جواب دیا۔ ''میں تو ایک ادنیٰ طالب علم ہوں اور میری زندگی کا مقصد مخلوق خدا کی خدمت ہے ویسے اگر آپ اپنی طرف سے کسی موضوع کا انتخاب کرلیں تو میں اس موضوع پر بھی تقریر کرنے کی کوشش کروں گا۔'' مولانا رومؒ کا جواب سن کر ہزاروں انسانوں کے مجمع پر گہرا سکوت چھا گیا۔

وہ شخص دوبارہ اٹھا اور منصوبے کے مطابق اس نے کہا۔ ''مولانا! آج آپ سورۂ ''والضحیٰ'' کی تفسیر بیان کریں گے۔'' یہ کہہ کر وہ شخص اپنی نشست پر بیٹھ گیا اس شخص کا خیال تھا کہ مولانا جلال الدین رومیؒ کسی فی البدیہہ موضوع پر تقریر کرنے سے عاجز رہیں گے اور پھر ہزاروں انسانوں کی موجودگی میں ان کی محترم شخصیت ایک تماشا بن کر رہ جائے گی۔

ایک لمحے کے لئے مولانا رومؒ کے ہونٹوں پر ہلکا سا تبسم ابھرا، پھر آپ نے اپنے اللہ کی کبریائی بیان کی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجا اس کے بعد انسانی ہجوم سے مخاطب ہوئے۔

''قرآن کریم کی اس سورۂ مقدسہ میں استعمال ہونے والا پہلا حرف ''واؤ'' ہے، آج میں اسی حرف مقدس کی تشریح کروں گا۔'' یہ کہہ کر۔ مولانا رومؒ نے اپنی تقریر کا آغاز کیا اور پھر مسلسل چھ گھنٹے تک صرف اس بات کی وضاحت کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ ''والضحیٰ'' میں حرف ''و'' کیوں استعمال کیا ہے؟ پورے مجمع پر سناٹا طاری تھا ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے مولانا رومؒ کی زبان مبارک سے علم کا سمندر ابل رہا ہے جس کی تیز موجوں میں آج سب کچھ بہہ جائے گا، ابھی آپ کی تقریر ختم ہونے بھی نہیں پائی تھی کہ وہی شخص اپنی جگہ سے دیوانہ اٹھا اور اس نے مولانا رومؒ کے قدموں پر سر رکھ دیا۔

''واللہ! آپ عظیم ہیں، آج پورے روم میں آپ کا کوئی ثانی موجود نہیں، یہاں کے لوگ آپ کے علم وفضل سے حسد رکھتے ہیں، میں بھی اسی لعنت کا شکار ہوگیا تھا خدا کے لئے مجھے معاف فرمادیجئے۔''

مولانا رومؒ نے اس شخص کو اٹھا کر گلے سے لگایا اور پھر ان لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا جو آپ کے خلاف درپردہ سازشیں کررہے تھے۔ ''میں ہر اس شخص کو معاف کرتا ہوں جو مجھ سے بے سبب عداوت رکھتا ہے۔ اللہ ان کے سینوں میں بھڑکتی ہوئی آتش حسد کو ٹھنڈا کردے اور انہیں اپنے فضل وکرم سے ہدایت بخش دے۔''

یہ مولانا کی اعلیٰ ظرفی کا عظیم الشان مظاہرہ تھا جس نے بے شمار لوگوں کو آپ کا عقیدت مند بنادیا۔

☆☆☆

مولانا جلال الدین رومیؒ ظاہری تعلیم وتربیت کے تمام مراحل طے کرچکے تھے، آپ کی شہرت ومحبوبیت میں بھی مسلسل اضافہ ہورہا تھا، عوامی حلقوں سے لے کر امرائے وقت تک آپ کا بے حد احترام کرتے تھے لیکن اس کے باوجود مولانا رومؒ کو اپنی زندگی میں ایک خلا سا محسوس ہوتا تھا، اکثر تنہائی میں آپ کے ہونٹوں سے آہ سرد نکل جاتی، کبھی کبھی خاص دوستوں کی محفل میں بھی آپ اپنی اس محرومی کا اظہار فرماتے۔

''میں آج بھی پیاسا ہوں اور یہ پیاس نہ جانے کب تک برقرار رہے گی۔''

مولانا رومؒ کے بے تکلف دوست اس پیاس کا مفہوم پوچھتے تو آپ بے اختیار فرماتے۔ ''میں خود بھی نہیں جانتا کہ یہ کیسی پیاس ہے؟ بس یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میری روح تشنہ ہے۔''

دوست اس کا جواب دیتے؟ وہ تو خود مولانا کے علم کے محتاج تھے، الغرض بہت دن تک مولانا کی یہی کیفیت رہی پھر ایک دن ایک عجیب واقعہ پیش آیا جس نے مولانا رومؒ زندگی کو یکسر بدل ڈالا۔

مولانا جلال الدین رومیؒ کا کتب خانہ نادر و نایاب تصنیفات کی موجودگی کے سبب پورے ملک میں ایک خاص اہمیت رکھتا تھا۔ ایک دن مولانا رومؒ اسی کتب خانہ میں شاگردوں کو درس دے رہے تھے اچانک ایک اجنبی شخص اجازت کے بغیر اندر چلا آیا۔ مولانا رومؒ فطرتاً ایک متواضع انسان تھے اس لئے اجنبی کی اس طرح آمد پر ناراض تو نہیں ہوئے لیکن پھر بھی انہیں اس شخص کا آنا اچھا معلوم نہیں ہوا۔ اجنبی اپنے حلئے کے اعتبار سے ایک عام سا آدمی تھا، پریشان حال چہرے پر وحشت کا رنگ معمولی لباس، مختصر یہ کہ اجنبی کی ظاہری شخصیت انتہائی غیر مؤثر تھی اس لئے حاضرین میں سے کسی نے بھی اسے پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھا۔ خود مولانا رومؒ نے اس پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالی اور شاگردوں کو درس دینے میں مشغول ہوگئے، اجنبی نے آتے ہی اہل مجلس کو سلام کیا تھا اور پھر حاضرین کی صفوں سے گزرتا ہوا مولانا رومؒ کے قریب جا کر بیٹھ گیا تھا۔ مولانا کے شاگردوں کو اجنبی کی یہ بے تکلفانہ ادا بھی سخت ناگوار گزری تھی مگر وہ استاد کے احترام میں خاموش رہے تھے، اگر ان کا بس چلتا تو وہ اجنبی شخص کو درس علم سے نکال دیتے یا پھر کم سے کم اسے سب سے پچھلی قطار میں بیٹھنے پر مجبور کر دیتے لیکن وہ آداب مجلس کے پیش نظر ایسا نہ کر سکے پھر بھی ان کے ذہنوں میں اجنبی کے لئے ناپسندیدہ کا غبار بھر گیا تھا۔ مولانا رومؒ کا درس جاری رہا اس دوران حاضرین نے محسوس کیا کہ اجنبی شخص کو مولانا رومؒ کے درس سے کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ بار بار قیمتی کتابوں کے ذخیرے کو دیکھ رہا تھا آخر اس سے ضبط نہ ہوا تو وہ درس کے دوران ہی بول اٹھا۔

''مولانا! یہ کیا ہے؟'' اجنبی نے نادر و نایاب کتابوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

مولانا رومؒ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا، آپ کو اجنبی کی اس جاہلانہ مداخلت سے اذیت پہنچی تھی مگر مولانا نے فوراً ہی اپنے جذبات پر قابو پالیا۔ ''ذرا صبر کرو! میں اپنا کام مکمل کرلوں پھر تمہارے سوال کا جواب دوں گا'' مولانا رومؒ بڑے شیریں کلام تھے مگر اجنبی کی اس غیر اخلاقی حرکت کے باعث آپ کے لہجے میں ہلکی ہلکی سی تلخی شامل ہوگئی تھی۔

اجنبی نے پھر کوئی سوال نہیں کیا مگر وہ بدستور مولانا رومؒ کے کتب خانے کا جائزہ لیتا رہا۔

آخر مولانا کا درس ختم ہوا اور آپ اس اجنبی کی طرف متوجہ ہوئے جس کی ناشائستہ حرکات نے حاضرین کی مجلس کے ذہنوں میں تکدر پیدا کر دیا تھا۔

''آپ کون ہیں اور یہاں کس لئے تشریف لائے ہیں؟'' مولانا رومؒ اجنبی سے مخاطب ہوئے۔

''مولانا! آپ میرے بارے میں دریافت نہ کریں کہ میں کون ہوں؟'' اجنبی نے بڑی بے رخی سے کہا۔ ''بس مجھے میرے سوال کا جواب دیجئے کہ یہ کیا ہے؟'' اجنبی کے اٹھے ہوئے ہاتھ کا رخ کتابوں کی طرف تھا۔

اجنبی کا سوال مہمل تھا، بالآخر مولانا رومؒ کا لہجہ تلخ ہوگیا۔ ''کیا تمہاری بینائی کمزور ہے؟''

''ہرگز نہیں؟'' اجنبی نے اسی بے نیازی کے ساتھ جواب دیا۔ ''میں تو بہت دور تک دیکھ سکتا ہوں۔''

''پھر تمہیں نظر نہیں آتا کہ یہ کیا ہے؟'' اجنبی کی بے سروپا گفتگو نے مولانا جلال الدین رومیؒ جیسے شیریں بیان اور متحمل مزاج انسان کو جھنجھلاہٹ میں مبتلا کر دیا تھا۔

''مجھے تو بہت کچھ نظر آرہا ہے مگر میں آپ کی زبان سے سننا چاہتا ہوں کہ یہ کیا ہے؟'' اجنبی بار بار ایک ہی سوال کو دہرائے جا رہا تھا۔

مولانا رومؒ کو اجنبی کا لہجہ بہت ناگوار گزرا، آخر آپ نے تلخ لہجے میں فرمایا۔ ''یہ وہ ہے جسے تم نہیں جانتے۔''

مولانا کا یہ جواب سن کر اجنبی کھڑا ہوگیا، پھر اس نے کتابوں کی طرف اشارہ کیا اور ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا۔ ''اچھا! یہ وہ

ہے جسے میں نہیں جانتا۔" ابھی فضا میں اجنبی کے الفاظ کی گونج باقی تھی کہ یکا یک کتب خانہ میں آگ بھڑک اٹھی اور مولانا رومؒ کی نادر و نایاب کتابیں جلنے لگیں، یہ سب کچھ اس قدر ناقابل یقین تھا کہ مولانا جلال الدین رومیؒ دم بخود رہ گئے اور حاضرین مجلس پر سکتہ طاری ہوگیا۔

اجنبی بے نیازانہ آگے بڑھا، مولانا رومؒ نے پکار کر کہا۔ "اے شخص! یہ کیا ہے؟" مولانا نے آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی طرف اشارہ کیا۔

اجنبی مسکرایا۔ "مولانا! یہ وہ ہے جسے آپ نہیں جانتے۔" اتنا کہہ کر اجنبی واپس جانے لگا۔

مولانا رومؒ کے ہونٹوں سے آہ سرد نکلی۔ "ہائے! میری نادر و نایاب کتابیں؟ اے شخص! تیری وجہ سے سب کچھ راکھ ہوگیا۔"

اجنبی جاتے جاتے رک گیا اور پھر مڑ کر مولانا رومؒ سے مخاطب ہوا۔ "اگر یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے تو پھر میں تمہیں تمہاری کتابیں واپس کرتا ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے ہاتھ کا اشارہ کیا اور پھر حاضرین نے دیکھا کہ بھڑکتے ہوئے شعلے بجھ گئے اور مولانا رومؒ کے کتب خانہ میں آگ کا نام و نشان تک نہیں تھا اس کے بعد اجنبی کچھ کہے بغیر تیزی کے ساتھ چلا گیا۔

مولانا رومؒ پر ایک بار پھر حیرت طاری ہوگئی آپ کچھ دیر تک گہرے سکوت کے عالم میں کھڑے رہے پھر آہستہ آہستہ اپنی کتابوں کی طرف بڑھے، مولانا کا خیال تھا کہ کچھ کتابیں مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہوں گی اور بعض کو جزوی طور پر نقصان پہنچا ہوگا مگر اس وقت روم کا سب سے بڑا عالم حیرت زدہ رہ گیا جب اس نے اپنی تمام کتابوں کو صحیح و سالم پایا، کتب خانہ میں موجود شاگرد بھی ایک ایک ورق کو بغور دیکھتے رہے مگر ایسا لگتا تھا کہ جیسے یہاں آگ لگنے کا واقعہ ہی پیش نہ آیا ہو۔ مولانا رومؒ اور حاضرین مجلس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے اجنبی کو تلاش کیا گیا لیکن دور دور اس کا پتہ نہیں تھا وہ پراسرار انداز میں آیا تھا اور اسی طرح واپس چلا گیا

پھر جب حیرتیں کم ہوئیں اور اہل مجلس کے حواس بحال ہوئے تو شاگردوں نے مولانا رومؒ سے عرض کیا۔ "استاد محترم! یہ سب کچھ کیا ہے؟"

(باقی آئندہ)

قسط نمبر: ۶

علاج بذریعہ غذا

محمد اجمل مفتاحی

حکیم احتشام الحق قریشی

غذائی علاج کی تفصیل

آڑو

شناخت: ایک درخت کا پھل ہے، یہ شیریں اور چاشنی دار ہوتا ہے، یہ تین وضع پر ہوتا ہے، ایک لمبا دوسرا چپٹا اور تیسرا گول تینوں سبز قدرے سرخی دار ہوتے ہیں۔ آڑو کی گٹھلی کی مینگ کڑوی ہوتی ہے اور بعض قسم ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی مینگ کڑوی نہیں ہوتی مگر بدمزگی اور ہیک سے خالی نہیں ہوتی جس کی مینگ میٹھی ہوتی ہے وہ بہت شیریں ہوتا ہے، رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ آڑو میں کثرت رطوبت کی وجہ سے کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں جس میں گودا زیادہ رہتا ہے اس میں رطوبت بھی زیادہ رہتی ہے اور معتدل الحرارت ہوتا ہے لیکن پھیکے آڑو میں قدرے قبض بھی ہوتا ہے اس کا پیڑ نمناک مقامات پر پایا جاتا ہے، بہتر وہ ہوتا ہے جو خوب پک گیا اور پیڑ میں بہت دنوں رہا ہو، شیریں ہو، جو خوشبودار ہو، آڑو کا درخت معمولی اونچائی کا ہوتا ہے۔ پتے، پھول، گوند اور بیج تلخ ہوتے ہیں، اس کے پتے گرنے سے پہلے سرخ ہوجایا کرتے ہیں اور اس میں پھول گلابی رنگ کے لگتے ہیں، پھول آنے کا موسم پوس سے بیساکھ تک ہے، پھول نہایت کثرت سے ہوتے ہیں، آڑو کے جڑ کی چھال رنگ کے کام آتی ہے، اس کی گٹھلی کی مینگ سے ایک قسم کا تیل نکلتا ہے جو کڑوے بادام کے تیل کی طرح ہوتا ہے۔

مزاج: دوسرے درجہ میں سرد تر ہے۔

فوائد: مفرح ہے، پاخانہ نرمی سے لاتا ہے لیکن باوجود اس کے قابض ہے اسی طرح سکھایا ہوا آڑو بھی قبض پیدا کرتا ہے، جریان مواد کو روکتا ہے اور قوت شہوانیہ کو حرکت میں لاتا ہے، گرم وخشک بخارات کو روکتا ہے، پیاس اور صفرا وخون کا غلبہ مٹاتا ہے، دماغ کی گرمی زائل کرتا ہے، ایسے مزاجوں میں جس میں سوداویت کی وجہ سے خشکی غالب ہو تری لاتا ہے، خالص صفرا اور خون کی پھوں کو دفع کرتا ہے، منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے، گرم وخشک مزاجوں میں بھوک اور اشتہات کو بڑھاتا ہے، مگر نفخ اور قراقر پیدا کرتا ہے، گیلانی رقمطراز ہے کہ اس سے خون کم پیدا ہوتا ہے کیوں کہ اس کی مائیت کا ارضیت کے ساتھ امتزاج بخوبی نہیں ہوتا ہے گرم وخشک مزاجوں کے بہت موافق ہے، بلغم پیدا کرتا ہے۔ شیخ فرماتے ہیں کہ پکا آڑو پاخانہ کھل کر لاتا ہے، گرم معدہ کے لئے مناسب ہے اور دھوپ سے جس کے سر میں التہاب ہوگیا ہو اسے نافع ہے، جس کی گٹھلی آسانی سے نکل جائے وہ جلد ہضم ہوجاتا ہے اور معدے سے تلے جلد اتر جاتا ہے، جس کی گٹھلی گودے میں خوب چپکی ہوئی ہو اور رطوبت کم ہو وہ بہت غلیظ ہے، معدے سے دیر میں تلے اترتا ہے اور دیر میں ہضم ہوتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اس کو کھانے پر نہ کھائیں تاکہ اس پر ٹھہر کر غذا کو فاسد نہ کردے بلکہ کھانا کھانے سے پہلے کھائیں تاکہ معدے کی گرمی اس سے مل جائے اور جلد ہضم کردے۔ شیخ کہتا ہے کہ اس کی رطوبت سے جو خون بنتا ہے وہ جلد سڑ جاتا ہے اس وجہ سے بدن میں بلغمی اورام اور بلغمی پتیں پیدا ہوجاتی ہیں جیسا کہ زردآلو سے ہوتا ہے، حاصل کلام یہ ہے کہ آڑو گرم وخشک مزاج کے موافق اور سرد وتر مزاج والوں کو مضر ہے۔

آڑو گرم ریاحوں کو دفع کرتا ہے، لطافت بڑھاتا ہے، خارش کو نافع ہے، آڑو کے دو گرام پھول اور گٹھلی کی مینگ اسقاط حمل کو نافع ہے، آڑو کی گٹھلی کی گری کا روغن کان کے درد اور بہرے پن کو مفید ہے، آڑو کے پتوں کے پانی میں ایلوا گھس کر ناک میں ٹپکانے سے کیڑے مرجاتے ہیں اس کے پھل کا رس لگانے سے دانتوں کی جڑ کا مرض دفع ہوتا ہے، اس کے پھل کے رس میں اجوائن کا سفوف چھڑک کر پلانے سے احشا کا ریاحی کا درد مٹتا ہے، اس کے پتوں کا رس پلانے سے کدو دانے مٹ

جاتے ہیں۔ یادگار رزکانی میں لکھا ہے کہ آڑو کے اڑھائی پتے ایک کالی مرچ کے ساتھ گھونٹ کر صبح کے وقت پیتے رہنے سے پرانی تپ جاتی رہتی ہے یہاں تک کہ مدقوق میں نافع ہے۔

آش جو

شناخت: ایک غذا ہے جس کی تیاری اس طرح کی جاتی ہے کہ عمدہ جو کے چھلکے دور کرکے پانی ڈال کر دھیمی آنچ پر پکاتے ہیں اور جھاگ اتارتے جاتے ہیں، جب پک جاتا ہے تب صاف کرکے اس کا پانی کام میں لاتے ہیں، پانی میں جو کو ملنا نہیں چاہئے کیوں کہ ملنے کے بعد آش جو نہیں رہتا بلکہ کشک جو بن جاتا ہے۔ آب کے بارے میں شیخ فرماتے ہیں کہ بیس گنا ہونا چاہئے، عمدہ جو کی علامت یہ ہے کہ پکنے کے وقت پھٹ جائے اور جس پانی میں جو کو پکائیں وہ سرخ ہو جائے، گلا سڑا نہیں ہونا چاہئے، موٹا ہونا بھی عمدگی کی نشانی ہے، صاحب ذخیرہ اور دوسرے استادوں نے کہا ہے کہ جب تک جو خوب نہ پک جائے آش جو استعمال کے قابل نہیں ہے اور پکاتے وقت پانی بھی کئی بار تبدیل کرتے رہیں، اگر ساتویں پانی کی جگہ یخنی ملائیں اور خوب جوش دیں یہاں تک کہ آش جو کا قوام مستوی ہو جائے تو یہ آش جو ملحم کہلائے گا اور اگر جو کو مقشا کرکے بھون لیں پھر آش جو بنائیں تو اسے آش جو محمص کہیں گے۔

مزاج: سرد تر۔

فوائد: گرم امراض میں بہت نافع ہے، سردی اور تری پیدا کرتا ہے، اخلاط سوختہ میں نضج پیدا کرکے ان کا استفراغ کرتا ہے معدے کا تنقیہ کرتا ہے، بدن میں آسانی سے پہنچتا ہے لذیذ اور معتدل الغذا ہے، پیاس کو تسکین دیتا ہے باوجود ان خصائل کے اخلاط فاسدہ کو ہیجان میں نہیں لاتا اور معدے میں نفخ وگرانی پیدا نہیں کرتا، احشا کے مواد کو دھو ڈالتا ہے جلا پیدا کرتا ہے، محلل اور مدر ہے۔ بھنے ہوئے جو کے آش جو میں یہ نفخ نہیں رہتی، آش جو مواد باطن کو نکال دیتا ہے خون اور صفرا کی حدت کو توڑتا ہے، اخلاط محترقہ کی تیزی کو تسکین دیتا ہے، سخت وتیز بخاروں کے زور کو کم کرتا ہے، اندرون حرارت کو بالکل تسکین دے دیتا ہے، جگر کا التہاب اور سوزش دباتا ہے، سل، دق، ذات الجنب اور خشک کھانسی اور گرمی کے دردسر میں بہت نافع ہے، معدے سے تلے جلد اتر جاتا ہے اور صالح خلط پیدا کرتا ہے۔

حکیم شریف خاں لکھتے ہیں کہ اطبا کا اس پر اتفاق ہے کہ کوئی غذائے دوائی آش جو کی طرح کثیر المنافع نہیں اس میں دس باتیں جمع ہیں۔

(۱) مواد محترقہ کو نکال پھینکتا ہے (۲) معدہ کا تنقیہ کرتا ہے (۳) تمام بدن میں بہت جلد نفوذ کرتا جاتا ہے (۴) مزیدار ہے (۵) معتدل الغذا ہے (۶) پیاس کو تسکین دیتا ہے (۷) سرد ہے (۸) نضج پیدا کرتا ہے (۹) اخلاط فاسدہ میں ہیجان پیدا نہیں کرتا (۱۰) معدہ میں پھولتا نہیں ہے۔

گیلانی نے لکھا ہے کہ امراض میں جو آش بنانے کے لئے جو کو اس لئے لیا گیا ہے کہ جو خوبیاں اس میں ہیں وہ دوسرے غلے میں نہیں، وہ خوبیاں یہ ہیں، سردی تری اور جلا پیدا کرنا نفخ نہ پیدا کرنا معدے اور آنتوں سے جلد تلے اتر جانا اور اپنے ہمارا اخلاط محترقہ کو نکال دینا پیاس بجھانا تپ کی حرارت کا مقابلہ کرنا اور یہ دبلے آدمیوں اور سل کے بیماروں کے لئے بہت نافع ہے، آش جو سے سینے کی خشونت مٹتی ہے، پھیپھڑے کا زخم بھی دور ہوتا ہے، جس کے معدے میں استرضا ہو اسے آش جو بہت مناسب ہے، آش جو معدے میں عمل برابر کرتا ہے اور اس سے بالکل نکل جاتا ہے اس میں ذرا نہیں چپکتا اس لئے تپ کے مریضوں کے لئے مناسب ہے، کیوں کہ اکثر اناج اور حریرے معدے میں جاکر تپ کی حرارت سے خشک ہو جاتے ہیں مگر آش جو خشک نہیں ہوتا اور نہ نفخ وریاح پیدا کرتا ہے البتہ بوڑھے اور سرد مزاج والوں کے معدے کے لئے مناسب نہیں جب ایسے لوگ آش جو استعمال کرتے ہیں تو نفخ پیدا ہو جاتا ہے۔ شیخ کہتا ہے کہ جو کے ستو سے آش جو میں غذائیت زیادہ ہے آش جو کھانے کے بعد اگر سکنجبین استعمال کریں تو جگر اور تل کے امراض کو نفع دیتا ہے، انجیر کے ساتھ پکایا ہوا آش جو پرانے بلغمی بخاروں کو دفع کرتا ہے۔

وید کہتے ہیں کہ جو کو چوگنا پانی میں اتنا جوش دیں کہ وہ گل جائے تو صاف کرکے کام میں لائیں یہ تشنگی دفع کرتا ہے، قابض ہے، پیاس بجھاتا ہے، تپ اور امراض مقعد کو دور کرتا ہے، نفخ پیدا کرتا ہے اور معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے۔

آلو

شناخت: آلو ایک ایسی کثیرالاستعمال ترکاری ہے کہ آج دنیا کا کوئی ملک اس کی افادیت سے انکار نہیں کرسکتا اور شاید دنیا کا کوئی ملک ایسا نہ ہوگا جہاں بطور غذا مستعمل نہ ہو اس وقت آلو ہندوستان میں سب جگہ بویا جاتا ہے لیکن ایک زمانہ تھا کہ یہاں اس کا کوئی نام بھی نہیں جانتا تھا صرف سو برس ہی کے اندر یہ چیز اس ملک میں گھر گھر میں پائی جاتی ہے، دوسرے ممالک میں آلو ہماری طرح بطور ترکاری کے استعمال نہیں کرتے بلکہ وہ اس کو بطور غذا گیہوں اور چاول کی مانند کھاتے ہیں۔ آلو کا اصل امریکہ ہے اور سترہویں صدی میں سر والٹر ریلے اس کو امریکہ سے انگلینڈ لائے تھے جس کے سوڈیڑھ سو برس بعد یہ ہندوستان میں لایا گیا۔ مسٹر مکرجی ایف ایل ایس لکھتے ہیں کہ ۱۷۹۲ میں اول ہی اول آلو ہندوستان میں آیا تھا اور یہاں اس نے اتنا فروغ حاصل کیا ہے کہ اس کے وطن میں جو اس کی حالت ہے وہ ہندوستان کے سامنے ماند پڑ گئی ہے، چھوٹی چھوٹی جڑیں بوئی جاتی ہیں اس کی روئیدگی کی بیل ہوتی ہے، پتے چھوٹے چھوٹے پودینے کی طرح ہوتے ہیں، اگر اس کی بیل کی شاخ کو زمین میں چھپا دیا جائے تو اس کی جڑ کے ہر تار میں آلو باقلا کے دانے کے برابر پیدا ہو کر تھوڑی سی مدت میں خوب بڑھ جاتا ہے، آلو ہی اس کا بیج ہے لیکن شائر علاقہ انگلستان کے ایک زراعی فارم میں ساڑھے پانچ سیر کا آلو پیدا ہوتا ہے۔

مزاج: گرم وخشک۔

فوائد: اجزائے منی زائد پیدا کرتا ہے اور منی کو گاڑھا کرتا ہے اور جسم کو موٹا کرتا ہے، اس میں اسٹارچ بہت زائد مقدار میں پایا جاتا ہے اس لئے یہ لاغر اور کمزور لوگوں کے لئے زیادہ منافع بخش ہے، ترکاری اس کی لذیذ ہوتی ہے اور تقریباً کئی طرح سے پکا کر استعمال کیا جاتا ہے اور چونکہ یہ نفخ ورياح پیدا کرتا ہے اس لئے باہ کو بھی حرکت میں لاتا ہے، مقوی باہ ہے، مثانہ کو قوت دیتا ہے اس کو پیس کر آنکھوں میں لگانا اس کو قوی کرتا ہے اور جالے کو کاٹتا ہے، قابض ہے اور سوداویت رکھتا ہے، زیادہ کھانے سے سوداوی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔
وید کہتے ہیں کہ آلو میٹھا اور ہضم ہونے میں ثقیل ہے اس کے کھانے سے براز یعنی پاخانہ گاڑھا ہو جاتا ہے اور بدن میں سستی پیدا ہو جاتی ہے، پیشاب بڑھاتا ہے، بادی اور بلغم پیدا کرتا ہے، طاقت اور منی اور باہ بڑھاتا ہے، سرخ بادے اور خون کے جوش کو مٹاتا ہے جس میں کہ قوت ہاضمہ ضعیف ہو وہ اگر اس سے زیادہ مقدار میں استعمال کرے تو پیٹ پھول جاتا ہے، دیر ہضم ہے۔
کچا آلو پیس کر جلی ہوئی جگہ پر لگانے سے بہت آرام ملتا ہے، بعض کہتے ہیں کہ آلو چھلکے سمیت نہیں استعمال کرنا چاہئے، ایسیڈٹی پیدا کرتا ہے جس مریض کو ایسیڈٹی کی شکایت ہو اسے اُبلا ہوا آلو چھیل کر استعمال کرانے سے ایسیڈٹی میں افاقہ ہوتا ہے۔
دنیا کی شاید پہلی ترکاری ہے جو ہر موسم میں ملتی ہے، ہندوستان کا تو شاید کوئی ہی گھر ایسا ہو جہاں آلو نہ استعمال ہوتا ہو اور اسے لوگ ہر موسم میں استعمال کرتے ہیں۔

آلو بخارا

شناخت: ایک درخت کا پھل ہے، سرخ رنگ کا ہوتا ہے، پرانا ہو کر سیاہی مائل ہو جاتا ہے، یہ پھل جنگلی اور بستانی دونوں قسم کا ہوتا ہے۔ اہل تجربہ کا قول ہے جس میں شیرینی ذرا بھی نہ ہو بلکہ جتنا ترش مزہ زیادہ ہو وہ قابض ہے۔ شیخ کہتا ہے کہ بستانی سیاہ قوی ہے اور زرد سرخ سے قوی ہے، بستانی کو شاہ آلو بھی کہتے ہیں، ملک ارمن کا آلو سب سے میٹھا اور خوب دست آور ہوتا ہے۔ آلوچہ جس کا رنگ زرد ہوتا ہے بہت نازک اور سب سے زیادہ سرد اور لطیف ہے اور سرخ میں سے ایک قسم کی بہت ترش ہوتی ہے جو املی کے قائم مقام ہے، حرارت کے بجھانے مواد کے رقیق کرنے میں اس کو آلوئے کشتہ کہتے ہیں۔ یہ قسم خشک ہو کر سیاہ و نیلی ہو جاتی ہے، بخارا کا آلو سب سے بڑھ کر ہے، یہ قسم سوا خراسان کے اور جگہ نہیں ہوتی دوسری جگہ کے آلو اس کی برابری نہیں کرسکتے، اس کے بعد آلوئے سیاہ فارسی کا نمبر ہے، یہ قسم عربی میں قلوب الرجج کے نام سے مشہور ہے۔ دمشق میں ایک قسم کا آلو ہوتا ہے جو قابض ہوتا ہے، پہاڑی جنگلی قسم کا آلو بہت چھوٹا و بہت ترش ہوتا ہے اور کبھی شیریں نہیں ہوسکتا یہ قابض ہوتا ہے، درخت بھی اس کا بستانی کے درخت سے چھوٹا ہوتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ کتب طب میں جب مطلق آلو مذکور ہوتا ہے تو

ت سے بخارا کا زرد رنگ آلو مراد ہوتا ہے جو تازگی کی حالت میں زرد کہرباگی شفاف رنگت مٹھاس اور مزیدار ہوتا ہے۔

مزاج: پکا شیریں سرد دوسرے درجہ کے پہلے مرتبہ میں اور اسی درجے کے آخر مرتبے میں

فوائد: تر آلوئے بخارا ملائم جلاب ہے اسی لئے یہ ملینات میں داخل ہے، آنتوں میں پھسلن کرتا ہے، صفراوی اور خونی بخار کو ازحد نافع ہے، جوش خون کو بجھاتا ہے سرسام اور دردسر کو دور کرتا ہے، پتوں اور متلی اور جی کی مالش کو دور کرتا ہے، صفراوی قے کو دور کرتا ہے، کھجلی کے مادے کو مٹاتا ہے، ہرایک مادے میں نضج پیدا کرتا ہے، پیاس کو بجھاتا ہے باوجود ترشی کے برخلاف املی وغیرہ اور ترشیوں کے کھانسی کو مضر نہیں شیریں میں تحلیل کی قوت زیادہ ہوتی ہے مگر ترش بھی اپنے قوت تقطیع وتلطیف کے سبب سے اکثر دست آور ہوتا ہے کیوں کہ ترش چیزیں جو مقطع اور ملطف ہوتی ہیں معدہ اور امعا سے فضول دفع کرتی ہیں، اگر بالکل میٹھا ہو تو معدے کو ڈھیلا کردیتا ہے کیوں کہ اس میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے البتہ ترش ایسا نہیں ہے اس لئے کہ اس میں غلیان کی وجہ سے مائیت کم ہوتی ہے اس لئے خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے اور چونکہ آلو کی رطوبت مائی ہے اسلئے اس میں غذا بھی کم ہے اور جتنا زیادہ تر ہوتا ہے مائیت بھی اتنی زیادہ ہوتی ہے، یہی وجہ ہے خشک پھل دست کم لاتا ہے مگر غذائیت زیادہ دیتا ہے اور معدہ کو بھی کم ڈھیلا کرتا ہے، تازہ پھل میں تلئین کی قوت بوجہ لزوجت اور رطوبت کے غلبے کے زیادہ ہے، تپ صفراوی اور دردسر کے لئے کھانا کھانے سے قبل استعمال کرنا چاہئے، کھٹا اور کھٹ میٹھا آلو صفرا کے واسطے بہت مفید ہے، میٹھا آلو کھانے سے معدہ ڈھیلا ہوجاتا ہے کیوں کہ وہ معدے میں رطوبت مائی اور سردی پیدا کرتا ہے اس لئے سکنجبین کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے، خاص کر آلو کا گودا معدہ کو نقصان پہنچاتا ہے مگر گرم معدہ والے کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ آلو بخارا کی اصلاح کے لئے سرد مزاج والوں کے لئے شہد اور شہتوت دیں، آلو خام بھی معدہ گرم کے موافق ہے کیوں کہ اس میں سردی اور قبض ہے۔ آلو سیاہ صفرا کا زیادہ دست آور ہے مگر اکثر ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ کھٹا آلو بھی دست لاتا ہے، آلو لزوجت اور رطوبت کی وجہ سے دست لاتا ہے اس لئے دستوں کے واسطے جتنا تر ملے استعمال کریں، آلو کا دانہ جتنا چھوٹا ہوتا ہے، دست کم لاتا ہے کیوں کہ اس میں مائیت کم ہوتی ہے، کھانا کھانے سے پہلے آلو کھانا اسلئے مفید ہے کہ معدے کی حرارت اس کے ہضم کرنے کی زیادہ کوشش کرتی ہے، گرم مزاج والے کسی مصلح کے محتاج نہیں جب کہ سرد مزاج والوں کے لئے آلو کھانے میں معدے کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اس کو بھگو کر مل کر پینے سے گرمی کی کھانسی مٹتی ہے اس کا پانی خون حیض اور پیشاب کا ادرار کرتا ہے، اس کے درخت کے پتوں کا پانی شکم کے ہر قسم کے کیڑے مار ڈالتا ہے اس کے پھول چاٹنے سے مواد نازل رک جاتا ہے اور سر پر پھول کا لیپ کرنا گرمی کے دردسر کو دفع کرتا ہے۔ ویدوں نے لکھا ہے کہ ملین مخفف بلغم ومنی ثقیل بلغم وصفرا کو دفع کرنے والا ہاضم شیریں خوش کنندہ اور ذائقہ ترش منہ کا صاف کرنے والا ہوتا ہے۔ (باقی آئندہ)

اسلام میں شکر کی اہمیت

تعلیمات اسلامی میں شکر خداوندی کو اہم مقام حاصل ہے۔ شکر کے بغیر نہ تو ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور نہ اسلام کی اصل روح کا حصول ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرا شکر ادا کرو اور کفر نہ کرو'' (البقرہ: ۱۵۲)

انسان کو اللہ تعالیٰ کا ان بے شمار نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہئے جن سے کائنات بھری پڑی ہے۔ کائنات پر غور و خوض سے وہ ان نعمتوں کو محسوس کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بار بار ان کا ذکر کر کے انسان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے۔

''وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوش خبری لے ہوئے بھیجتا ہے۔ پھر جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھالیتی ہے تو انہیں کسی مردہ سرزمین کی طرف حرکت دیتا ہے اور وہاں مینہ برسا کر (اسی مری ہوئی زمین سے) طرح طرح کے پھل نکالتا ہے۔ دیکھو کس طرح ہم مردوں کو حالتِ موت سے نکالتے ہیں شاید کہ تم اس مشاہدے سے سبق لو۔ جو زمین اچھی ہوتی ہے وہ اپنے رب کے حکم سے خوب پھل پھول لاتی ہے اور جو خراب ہوتی ہے اس سے ناقص پیداوار کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ اس طرح ہم اپنی نشانیوں کو بار بار پیش کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو شکر گزار ہونے والے ہیں۔ (الاعراف: ۵۶، ۵۷)

ان نعمتوں کا ادراک وہی شخص کرسکتا ہے جو ان پر غور و فکر کرتا ہے۔ فضل الٰہی کی انتہا دیکھنے، سمجھنے اور ان سے متمتع ہونے کے لئے ان کا دل اور آنکھیں بھی عطا کی ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے تم کو ماؤں کے پیٹوں سے نکالا اس حالت میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اس نے تمہیں کان دیئے، آنکھیں دیں، سوچنے والے دل دیئے، اس لئے کہ تم شکر گزار بن جاؤ''۔ (النحل: ۷۸)

یعنی ان تمام نعمتوں کے ساتھ ساتھ سمجھ بوجھ دی تاکہ حجت تمام ہوجائے اور کل یہ حضرت انسان قیامت کو یہ جواز نہ پیش کرسکے کہ مجھے تو پتہ ہی نہ چلا کہ تیرا کس قدر فضل مجھ پر سایہ فگن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے سمجھا دیا کہ ''وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا جس سے تم خود بھی سیراب کرتے اور تمہارے جانوروں کے لئے بھی چارہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اس پانی کے ذریعہ کھیتیاں اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور طرح طرح کے دوسرے پھل پیدا کرتا ہے۔ اس میں بڑی نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اس نے تمہاری بھلائی کے لئے رات اور دن کو، سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے اور سب تارے بھی اس کے حکم سے مسخر ہیں۔ اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں اور یہ جو بہت سی رنگ برنگ کی چیزیں اس نے تمہارے لئے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں۔ ان میں بھی ضرور نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو سبق حاصل کرتے ہیں۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تاکہ تم اس سے تر و تازہ گوشت لے کر کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جو تم پہنا کرتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔ (النحل: ۱۴، ۱۰)

اس عطائے خداوندی کا مقصد یہ ہے کہ انسان اللہ کا شکر گزار بندہ بن جائے اور جب وہ ان نعمتوں کی طرف دیکھتا ہے تو بے اختیار اس کی زبان سے اللہ کی تعریف اور حمد و ثنا ہی پھوٹتی ہے۔ بقول شیخ سعدیؒ ''انسان ایک دفعہ سانس لیتا ہے تو اس پر دو شکر واجب ہوجاتے ہیں۔ ایک اس بات کا شکر کہ تازہ ہوا جسم میں داخل ہوئی۔ اور دوسرے اس احسان کا شکر کہ غلیظ ہوا جسم سے خارج ہوئی۔ اگر یہ تھوڑی دیر کے لئے جسم میں بند ہوجاتی تو انسان کا جینا محال ہوجاتا''۔

قرآن پاک میں فرمایا کہ ''تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے''۔ اللہ نے ایک ایک عنایت کو گنوا کر شکر ادا کرنے کا بار بار

تک محدود کیا ہے۔ اس لئے کہ ہمارے اس نظریئے کی تردید ہو کہ خدا کے فضل وکرم کے سوا ہم خود بھی ان نعمتوں کے مستحق ہیں حالانکہ ان کے لئے نہ کوئی ہمارا خاندانی استحقاق تھا نہ علمی اور عملی استحقاق جو کچھ ملا اس کے فضل وکرم سے ملے گا۔ اسی کی عطا اور بخشش ہوگی۔ انسان احساناتِ خداوندی دیکھ کر یہ سمجھنے لگتا ہے کہ مجھ پر اللہ کا احسان نہیں بلکہ یہ فطرت کی عام بخشش ہے۔ جس کے شکریہ کی ضرورت نہیں مگر یہی وہ بیج ہے جس سے کفر والحاد کی شاخیں پھوٹتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنی ایک ایک عنایات کو گنوایا اور اسی پر شکر کی تلقین کی ہے اور اس کا فائدہ خود انسان کی ذات کو ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمادیا: اور یاد رکھو کہ تمہارے رب نے خبردار کر دیا تھا کہ اگر شکرگزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا مزید یہ کہ اللہ انسان کو انسان کے شر کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ وہ اپنی ذات میں محمود ہے۔

کس قدر ظلم ہے کہ انسان کفران نعمت کرے۔ محسن کا احسان کسی اور کی طرف منسوب کرنا بھی ناشکری ہے اور یہ ناشکری انسان کو شرک کی طرف لے جاتی ہے:

”ان لوگوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جز بنا ڈالا، حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلا احسان فراموش ہے“۔ (الزخرف: ۱۵)

شرک سے بچنے کے لئے اس وقت تک شکر کا حق ادا نہیں ہوسکتا جب تک کہ شکر کی عمارت پانچ بنیادوں پر استوار نہ ہو۔ (۱) محسن کے لئے فروتنی اور انکساری (۲) محسن سے محبت کرنا (۳) نعمت کا اعتراف کرنا (۴) نعمت کی بنا پر محسن کی تعریف کرنا (۵) اس نعمت کو محسن کی مرضی کے مطابق استعمال کرنا۔

جب ہم کسی انسان کا شکریہ ادا کررہے ہوتے ہیں۔ تو اسی قسم کے جذبات لئے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ کسی بھی نعمت کے حصول کا ظاہری سبب ہوتا ہے۔ بلاشبہ اس کا شکریہ ادا کرنے کی بھی فضیلت ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرسکتا۔ جب انسان کا شکر ادا کرنا اتنا ضروری ہے تو پھر اس منعمِ حقیقی کے شکر ادا کرنے کے بارے میں اندازہ کریں کہ یہ کس قدر اہم ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن بلند آواز سے پکارا جائے گا کہ حمادون اٹھ کھڑے ہوں، ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوگی ان کے لئے ایک جھنڈا گاڑ دیا جائے گا۔ پس وہ جنت میں داخل ہوجائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمادون کو ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہر حالت میں خدا کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں۔

مولانا مودودی نے شکرگزار بندے کی تعریف یوں بیان کی ہے: وہ شخص جسے تقدیر الٰہی خواہ کتنا ہی اونچا اٹھالے جائے وہ اسے اپنا کمال نہیں بلکہ اللہ کا احسان ہی سمجھتا رہے اور وہ خواہ مخواہ کتنا ہی نیچے گرادیا جائے اس کی نگاہ محرومیوں کی بجائے ان نعمتوں پر ہی مرکوز رہے جو برے سے برے حالات میں بھی آدمی کو حاصل رہتی ہیں اور خوش حالی وبدحالی دونوں حالتوں میں اس کی زبان اور اس کے دل سے اپنے رب کا شکر ہی ادا ہوتا رہے۔

خوش حالی میں شکر ادا کرنا اس لحاظ سے آسان ہوتا ہے کہ اسے نعمتیں وافر مقدار میں محسوس ہوتی ہیں مگر بدحالی میں انسان دوسری کی طرف دیکھ دیکھ کر کڑھتا رہتا ہے۔ اس کا نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آسان حل دے دیا ہے کہ ایسے حالات میں تم اپنے کمتر کی طرف دیکھو۔ جب وہ اللہ کے مختلف احسانات کی طرف دیکھتا ہے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس اور اس کی ناشکری کرے۔

مصیبت میں بھی اس کا شکر ہی ادا کرنا چاہئے کیونکہ نعمت تو اللہ کا احسان ہوتا ہے اور مصیبت ہماری اپنی بداعمالیوں کا نتیجہ ہوتی ہے مگر وہ سخت ناشکرا ہے کہ مصیبت میں تو اللہ کو پکارتا ہے مگر مصیبت دور ہونے پر اکڑتا ہے۔ اور اسے اپنی کوششوں کا ثمر سمجھنے لگتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی مشکل دور ہوتی تو سجدہ شکر ادا کرتے اور جب کوئی خوش خبری ملتی تب بھی سجدہ شکر ادا کرتے تھے۔ نہ صرف یہ بلکہ کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد اور دوسری نعمتوں پر ہر حال میں شکر ادا کرتے تھے۔ نہ صرف یہ کہ کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد اور دوسری نعمتوں پر ہر حال میں شکر ادا کرتے تھے اور فرمایا:

”اللہ بندے پر راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھاتا، اس پر اللہ کی

تعریف کرتا ہے اور پانی کا گھونٹ پیتا ہے تو اس پر بھی الحمدللہ کہتا ہے۔''
مسلمانوں کا شیوہ ہے کہ جب وہ ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرنے کی عادت رکھتا ہے تو پھر اسے بڑی مصیبت بھی پہنچے تو وہ کہتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احساناتِ خداوندی کے احساس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ اللہ ہی کی بندگی کی جائے جو کہ تخلیق آدم کا مقصد بھی ہے گویا شکر کے ذریعے بندہ اپنا مقصد حیات پالیتا ہے۔ شکر نہ صرف انسان کو بندگی خدا کی طرف لے جاتا ہے بلکہ اس معبود کی پہچان عطا کرتا ہے کو کہ وحدہ لاشریک ہے اور برتر واعلیٰ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اس نے زمین میں پہاڑوں کی میخیں گاڑ دیں تاکہ زمین تم کو لے کر ڈھلک نہ جائے اس نے دریا جاری کئے اور قدرتی راستے بنالئے تاکہ تم ہدایت پاؤ اس نے زمین میں راستہ بنانے والی علامتیں رکھ دیں اور تاروں سے بھی لوگ ہدایت پاتے ہیں پھر کیا جو پیدا کرتا ہے اور جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے دونوں یکساں ہیں کیا تم ہوش میں نہیں آتے (سوۃ النحل:۱۷،۱۵)

شکر کے ذریعہ بندہ خدا، خدا کو پالیتا ہے اور مقصد حیات کی تکمیل کر لیتا ہے۔ اس لئے شیطان کی کاری ضرب اس احساس پر ہوتی ہے اور وہ بندے کو احساس دلاتا ہے کہ اس پر جو فضل وکرم ہے وہ تو اس بندے کا اپنا کمایا ہوا ہے۔

شیطان جذبہ شکر کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا رہتا ہے کیونکہ جس دن وہ اللہ کے دربار سے راندہ درگاہ ہوا اس دن اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ ثابت کرے گا کہ جس انسان کو تو نے فضیلت کی عبا پہنائی ہے وہ تو سخت ناشکرا ہے اور اپنے اسی دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے وہ انسان کو طرح طرح سے پھسلاتا ہے اور اسے ناشکری، بغاوت، تکبر اور سرکشی کی طرف لے جاتا ہے۔ جیسے قارون اور فرعون وغیرہ۔ یہ ایسے لوگ تھے جو یہ سمجھنے لگے تھے کہ وہ عام انسانوں سے بلند تر ہیں اور انہیں جو کچھ ملا وہ ان کا خاندانی حق تھا یا ذاتی علم وہنر کا نتیجہ تھا۔ یہی غرور ہے جو ترقی کر کے بخل اور ظلم کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

شکر کی اہمیت کا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ اللہ نے اپنے برگزیدہ بندوں یعنی نبیوں کو بھی شکر کی تلقین کی ہے۔ جیسے حضرت یوسف سے فرمایا:

''اے آل داؤد! شکر گزاری کا ہر عمل کرو'' (سورۂ سبا:۱۳)

حضرت ابراہیم کی شان میں فرمایا: ''ابراہیم ! اللہ کے احسانوں اور نعمتوں کا شکر گزار تھا۔'' سورۃ النحل:۲۶)

اس آیت میں حضرت ابراہیمؑ کی اس بنا پر مدح فرمائی کہ آپ اللہ کے انعامات کے شاکر تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شکر ایمان کی جڑ، دین کی اصل اور اطاعتِ الٰہی کی بنیاد ہے۔ یہی وہ جذبہ ہے جس کی بنا پر بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی قدر ومنزلت کے قولی وعملی اظہار کا احساس ابھرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اس سلسلے میں ہمیشہ اور ہر معاملے کی طرح ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی شکر خداوندی کی زندہ نمونہ تھی۔ آپ ﷺ ہمہ وقت ذکر شکر میں مشغول رہتے اور اس مقصد کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرتے حتیٰ کہ صحابہ کرام کو حیرت ہوتی تھی۔

نصائح لقمان

☆ کوئی چیز تیرے نزدیک حصول نعمت آفت سے زیادہ محبوب تر نہ ہو۔

☆ دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ، رزق مقدر پر قناعت کر اور دوسروں کی روزی پر آنکھ مت ڈال، تاکہ رنج نفس سے سلامت رہے، کھانے سے بھوکا اور حکمت سے سیر کردہ۔

☆ اگر لوگ تجھے اس صفت کے ساتھ موصوف بتلائیں جو کہ تیری ذات میں نہ ہو تو ان کی تعریف سے مغرور مت ہو جا، کیوں کہ جاہلوں کے کہنے سے ٹھیکری سونا نہیں بن سکتی۔

☆ کمینوں کے مقابلے میں خاموشی سے مدد ومعاونت طلب کر۔

☆ بری اور شریر عورتوں سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہ اور نیک عورتوں سے بھی پرہیز رکھ کہ ان کی طرف میلان کا نتیجہ شر ہی شر ہے، خاموشی کو اپنا شعار بنا تاکہ شرِ زبان سے محفوظ رہے۔

☆ بدگمانی کو اپنے اوپر غالب مت کر کہ تجھ کو دنیا میں کوئی دوست ہمدرد نہ مل سکے گا۔

معاشرہ میں رتبہ بڑھ جائے

اگر کسی کی یہ خواہش ہو کہ اس کا رتبہ اور وقار معاشرہ میں بڑھ جائے تو اس کو چاہئے کہ اس نقش معظم کو چاندی یا سونے پر کندہ کروا کر اپنے پاس رکھے اس کا رتبہ بڑھ جائے گا۔

نقش معظم یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

م	ی	عل	ال
۹۹	۳۲	۳۹	۱۱
۳۳	۱۰۲	۸	۳۸
۹	۳۷	۳۴	۱۰۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْعَالِمُ الْعَلِیْمُ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ عَالِمَ دَقَائِقِ الْاَسْرَارِ وَالْخَفِیَّاتِ الْمُحِیْ لِکُلِّ ذَرَّۃٍ وَّ تَفْصِیْلَ الْمَوْتِ بِمَا قُدِّرَتِ وَرَتَبْتَ فِی الظَّاھِرِ وَالْبَاطِنِ مِنَ الْمَوْجُوْدَاتِ اَسْئَالُکَ بِاِحَاطَۃِ عِلْمِکَ وَتَفْصِیْلِ شُکْلِ قِدَمِکَ وَنُفُوْذِ قُدْرَتِکَ وَبِخِطَابِکَ بَاَنْوَارِ حِکْمَتِکَ اَنْ تَخْرُقَ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ الْحِجَابَ لِاَطَّلِعَ عَلٰی مَاتَحْتَ ذَرَّۃٍ مِنْ فَرَاتِ الْوُجُوْدِ فَاَبْتَھِجَ بِسِرِّ الْقِدَمِ وَتَزَوَّلَ عَنِّیْ الْعَدَمِ یَا اَللّٰہُ یَاحَکِیْمُ اَسْئَلُکَ بِسِرِّ قُوَّتِکَ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ عَبْدَکَ عَیْنَائِیْلِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقْضِیْ حَاجَتِیْ وَیَکُوْنُ عَوْنًا لِّیْ فِمَا اُرِیْدُ یَااَللّٰہُ یَاعَلِیْمُ یَاحَکِیْمُ۔

جو شخص بھی اس ذکر کو بروز جمعۃ المبارکہ طلوع آفتاب کے وقت سے لے کر نماز جمعہ تک پڑھتا رہے اور نقش کے گرد موکل کا نام لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے مراتب کو بھی بلند فرمائے گا اور اس کا حافظہ بھی درست و تیز فرمائے گا۔

درستگی خرید وفروخت

اگر کوئی شخص کسی بھی قسم کی خرید وفروخت میں نفع حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کا خواہش مند ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ رحمٰن پڑھے۔ اس کے بعد نماز سے فارغ ہو کر اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پھر ایک مرتبہ سورہ اخلاص اور ایک مرتبہ معوذتین پڑھ کر سو مرتبہ استغفر اللہ پڑھ کر اپنے دل کی طرف متوجہ ہو اور اس کی آواز پر غور کرے۔ اگر دل سے اس کام کے کرنے کی آواز آئے تو کرے اور نہ کی آواز پر اس کام سے اس وقت رک جائے۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت ہر قسم کے نقصان سے بچے گا اور فائدہ حاصل کرے گا۔ بعد میں دوبارہ بھی عمل کر کے پھر استخارہ کر سکتا ہے۔

فراخی رزق

فراخی رزق کے لئے ذیل کا عمل بے حد نافع ہے۔

اس مقصد کے لئے بوقت چاشت چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سو مرتبہ سورہ فاتحہ کے بعد سورہ رحمٰن تین مرتبہ پڑھے اور پھر بعد از سلام پھیرنے کے سجدہ میں جا کر اس حسنٰی یَا وَھَّابُ ذُوْ الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ایک سو چار مرتبہ پڑھے۔ ہر مہینے میں سات دن یہ عمل کرنے سے انشاء اللہ ساری عمر رزق میں تنگی نہ رہے گی اور وہ فراخی رزق سے زندگی بسر کرے گا۔

حصول ملازمت

حصول ملازمت کے لئے ذیل کا عمل مفید ہے۔

اس مقصد کے لئے روزانہ رات کو جنوب کی طرف کھڑے ہو کر درود شریف تاج ایک سو ایک مرتبہ مع بسم اللہ شریف پڑھ کر اللہ کی حضور خشوع وخضوع سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ اکتالیس یوم بلا ناغہ عمل سے ملازمت مل جائے گی۔ نافع ہے۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

تصوف واسرار

خالد مصطفیٰ صدیقی

عبادت میں اعتدال لازم ہے

حضرت ابی محمد عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اس بات کی خبر دی گئی کہ میں یہ کہتا ہوں کہ خدا کی قسم جب تک میں زندہ رہوں گا دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو نوافل پڑھوں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم ہی وہ شخص ہو جو ایسا کہتے ہو؟ اس پر میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ حضور ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں میں نے یہی کہا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے ہو، بلکہ ایسا کرو کہ روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور اسی طرح رات کو آرام بھی کرو اور نوافل بھی پڑھو۔ ہر مہینے تین دن کے روزے بھی رکھ لیا کرو کیونکہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے لہٰذا یہ عمل ہمیشہ روزہ رکھنے کے مانند ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا تو پھر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو جو حضرت داؤد کے روزہ کا طریقہ ہے۔ اسی کو صوم داؤدی بھی کہتے ہیں اور یہی روزہ میں اعتدال کا طریقہ ہے۔ ایک روایت کے اعتبار سے یہی طریقہ افضل الصیام کہلاتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس سے افضل کوئی طریقہ نہیں ہے، چنانچہ بڑھاپے کے وقت حضرت عبداللہ فرمایا کرتے تھے کاش میں ان تین ہی روزوں کو قبول کر لیتا جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا تو یہ مجھ کو اہل اور مال سے زیادہ پیارہ ہوتا۔ ایک روایت میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو میں نے عرض کیا کہ نعم یعنی ہاں! حضور یہ صحیح ہے تو ارشاد فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور آرام بھی کرو اور قیام بھی کرو، کیونکہ آخر تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا بھی، نیز تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور مہمان کا بھی پس تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہر مہینہ تین روزہ رکھ لینا کافی ہے، کیونکہ کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے لہٰذا اس کا ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہوگا۔ میں نے خود اپنے نفس پر سختی کی تو مجھ پر سختی کردی گئی۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میں اپنے نفس میں اور زیادہ طاقت اور قوت محسوس کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا تو پھر اللہ کے نبی حضرت داؤد جیسا روزہ رکھ لیا کرو اور اس پر زیادتی نہ کرو۔ میں نے دریافت کیا کہ حضرت داؤد کا روزہ کیسا تھا؟ حضور ﷺ نے فرمایا نصف دہر، یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔ چنانچہ جب حضرت عبداللہ ضعیف اور بوڑھے ہو گئے تو فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ کی رخصت کو قبول کر لیتا۔

ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم متواتر روزہ رکھتے ہو اور ہر رات میں قرآن پاک ختم کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ سچ ہے۔ میں نے تو اس قسم کی عبادت سے خیر کا ارادہ کیا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا تم اللہ کے نبی حضرت داؤدؑ جیسا روزہ رکھ لیا کرو کیونکہ وہ سب سے زیادہ عبادت گزار تھے اور ہر مہینے میں ایک قرآن پاک ختم کر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا حضور میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا بیس روز میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ایک ہفتہ میں قرآن پاک پڑھ لیا کرو،

عمر میں زیادتی نہ کرو۔ چنانچہ میں نے خود اپنے اوپر سختی کرنی چاہی تو مجھ پر سختی کردی گئی اور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ تمہاری عمر دراز ہوجائے تو تمہارے علم میں نہیں ہے۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں اسی عمر کو پہنچ گیا کہ جو مرے متعلق نبی کریم ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی، چنانچہ میں بوڑھا ہوگیا تو میری خواہش اور تمنا یہ ہوئی کہ کیا اچھا ہوتا کہ میں حضور ﷺ کی رخصت کو قبول کرلیتا اور ایک روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لڑکے کا بھی تجھ پر حق ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کا روزہ روزہ ہی نہیں ہے جو ہمیشہ روزہ ہی رکھے اور تین مرتبہ حضور ﷺ نے اس کی تکرار فرمائی۔ ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند روزہ حضرت داؤدؑ کا ہے اور اسی طرح حضرت داؤدؑ کی نماز بھی زیادہ پسند ہے جو نصف شب آرام فرماتے تھے اور ایک ثلث میں قیام پھر رات کے چھٹے حصے میں آرام کرتے تھے اور اسی طرح ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب کوئی دشمن مقابل ہوتا تو پیچھے نہ ہٹتے تھے۔ (ریاض الصالحین)

نتیجہ

حدیث کی اس پوری تفصیل سے جس کا اکثر حصہ بخاری شریف اور مسلم شریف کا ہے، معلوم ہوا کہ نماز ہو یا تلاوت قرآن غرض ہر قسم کی عبادت میں اعتدال ہی افضل ہے۔

بہترین چیز کے صدقے کا بیان

حضرت انس ابن مالکؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں حضرت ابوطلحہؓ سب انصار سے زیادہ مالدار تھے اور بستان بیرحاء ان کو اپنے مال میں سب سے زیادہ پسند تھا، نیز یہ باغ مسجد نبوی ﷺ کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور باغ کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ جب آیت: ترجمہ ”یعنی یہ کہ جب تک تم محبوب چیز کو خرچ نہ کروگے اس وقت تک خیر کامل حاصل نہ کرسکوگے۔“ تو حضرت ابوطلحہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے اور مجھے اپنے تمام مال میں باغ بیرحاء سب سے زیادہ پسند ہے، لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے میں اس باغ کو خیرات کرتا ہوں اور اس کے اجر وثواب کا اللہ تعالیٰ سے امیدوار ہوں لہٰذا اب آپ کو اختیار ہے کہ اللہ کی مرضی کے مطابق اس میں تصرف فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی عرض داشت سن کر خوشی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ تو بڑا ہی مفید مال ہے یہ تو بڑا مفید ہے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہاری بات سن لی ہے، مگر یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم یہ باغ اپنے اقرباء کو دے دو۔ حضرت ابوطلحہؓ نے عرض کیا مجھے حکم کی تعمیل سے کیا دریغ ہے، چنانچہ حضور ﷺ کے حکم کے مطابق ابوطلحہؓ نے وہ باغ اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔ (ریاض الصالحین)

رسول اللہ ﷺ اور اصحاب کرام کو متوکلانہ زندگی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ایسا وقت بھی مجھ پر گزرا ہے کہ بھوک کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین پر لگادیتا تھا اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ بھوک کی شدت سے کوئی پتھر پیٹ پر باندھ لیتا تھا۔ ایک روز میں راستہ کے کنارے بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا تو حضور ﷺ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میرے چہرے کو دیکھ کر حضور ﷺ نے میری حالت کا اندازہ فرمالیا، پھر ارشاد فرمایا کہ اے ابوہریرہؓ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آؤ میرے ساتھ چلو۔ یہ فرماکر آپ ﷺ چلنے لگے اور میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل دیا گھر پہنچ کر اندر آنے کی اجازت لے کر مجھے بھی اندر بلالیا۔ چنانچہ جب میں اندر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک دودھ کا پیالہ بھرا ہوا رکھا ہے۔ حضور ﷺ نے دریافت کیا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے تو گھر والوں نے بتلایا کہ حضور فلاں شخص یا فلاں عورت نے آپ ﷺ کے لئے تحفہ بھیجا ہے۔ یہ سن کر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابوہریرہؓ! میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حاضر ہوں تو ارشاد فرمایا کہ جاؤ اہل صفہ کو بلالاؤ۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اہل صفہ مسلمانوں کے مہمان

تھے نہ ان کا کوئی گھر تھا، نہ در نہ مال، نہ زر، نہ کوئی دوست، نہ آشنا جس کے گھر جا کر وہ رہتے۔ چنانچہ جب حضور اکرم ﷺ کے پاس صدقہ کی کوئی چیز آتی تو ان کے پاس بھیج دیا کرتے تھے اور خود اس میں سے کچھ کھاتے تھے اور اگر تحفہ کے طور پر کوئی چیز آتی تو ان کو بھی بلالیتے اور خود بھی تناول فرماتے مگر آپ ﷺ کا اس وقت اصحاب صفہ کو بلوانا مجھ پر بڑا شاق گزرا اور میں نے سوچا کہ آخر یہ دودھ ہے کتنا سا جو اصحاب صفہ کو کافی ہوگا۔ اس کا تو میں ہی زیادہ حقدار تھا کہ اس میں سے کچھ پی لیتا تو مجھ میں کچھ تو قوت محسوس ہونے لگتی۔

اگر اصحاب صفہ آگئے اور حضور ﷺ نے مجھ ہی کو حکم دیا کہ ان کو دودھ پلاؤ جب وہ پینا شروع کریں گے تو اس کی توقع نہیں کہ آخر میں مجھے بھی کچھ مل سکے، مگر کرتا تو کیا کرتا، آخر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانے بغیر بھی تو کوئی چارہ نہیں۔ چنانچہ میں اصحاب صفہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو بلایا، پس جب حاضر ہو کر انہوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو حضور ﷺ نے ان کو اجازت دے دی اور وہ سب کے سب مکان میں داخل ہو کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابو ہریرہؓ! میں نے عرض کیا جی حضور ﷺ! تو فرمایا دودھ کا پیالہ لے کر ان میں سے ایک ایک شخص کو دینا شروع کیا۔ جب وہ سیر ہو کر دودھ پی لیتا اور پیالہ مجھ کو واپس کر دیتا حتیٰ کہ آخر میں وہ پیالہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا، جبکہ اصحاب صفہ سب کے سب سیر ہو چکے تھے تو حضور ﷺ نے پیالہ اپنے دست مبارک میں لے کر میری طرف اٹھا کر تبسم فرمایا اور ارشاد فرمانے لگے ابو ہریرہؓ! میں نے عرض کیا جی حضور ﷺ! تو فرمایا اب تو بس میں اور تم ہی باقی رہ گئے، میں نے عرض کیا حضور ﷺ بالکل درست ہے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب بیٹھ کر دودھ پی لو (اب کچھ میرے دم میں دم آیا) اور میں نے دودھ پینا شروع کیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اور پی، میں نے اور پیا اور آپ ﷺ برابر یہی فرماتے رہے کہ اور پیو حتیٰ کہ میں نے عرض کیا کہ نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا رسول ﷺ بنا کر بھیجا ہے اب تو میرے پیٹ میں بالکل گنجائش نہیں رہی تو آپ ﷺ کو پیالہ دے دیا تو آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور بسم اللہ پڑھ کر وہ بچا ہوا دودھ پی لیا۔ (بخاری، ریاض الصالحین)

نجات کا راستہ

حصول علم کا حکم : اسلام میں حصول علم کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں جو سب سے پہلی وحی نازل ہوئی اس میں علم کے حصول کے بارے میں تاکید کی گئی۔ ارشاد ہوا:

ترجمہ: اپنے رب کے نام سے پڑھئے، جس نے پیدا کیا انسان کو، پیدا کیا ایک لوتھڑے سے اور تیرا رب سب سے بڑھ کر عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعے علم دیا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (سورۃ العلق: آیت ۱ تا ۵)

قرآن مجید کی یہ پانچ آیات سب سے پہلے نازل ہوئیں۔ تمام مفسرین کا اس امر پر اتفاق ہے اور اس کا تعلق علم اور علم کے حصول سے قائم کیا گیا۔ پھر علم کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود رسول ﷺ نے کئی مواقع پر اپنے علم میں اضافے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا مانگی۔ وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (سورۃ طٰہٰ: ۱۱۴)

ترجمہ: اور کہو میرے رب مجھے علم میں بڑھا۔

یہ دعا تو رسول ﷺ کو خود اللہ تعالیٰ کی جانب سے سکھائی گئی تھی اور ہر مومن کی زبان پر ہونی چاہئے۔

خود رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کئی دعائیں منقول ہیں جس میں سے مشہور ترین دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھے اس سے نفع پہنچا جو تو نے مجھے علم دیا ہے اور مجھے وہ علم دے جو مجھے نفع دے اور میرا علم زیادہ کر دے۔

بدقسمتی سے اہل علم نے علم فرض اور علم کفایہ کی تقسیم کر کے مسلمانوں کو علم کے حصول سے دور کر دیا، حالانکہ اس بات پر جمہور فقہا کا اتفاق ہے کہ حلال اور حرام کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ لیکن علم فرض اور علم کفایہ کی تقسیم کا نتیجہ یہ نکلا کہ زیادہ تر لوگوں کی اکثریت حلال و حرام کا علم حاصل کرنے سے محروم رہی۔ یہ اسی علم کی دوری کا نتیجہ ہے کہ بعض لوگوں نے سود جیسے حرام کو حلال کر دیا ہے۔ حالانکہ ''سود'' شریعت اسلامی میں سب سے بڑا حرام ہی نہیں بلکہ قرآن مجید نے اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کے برابر قرار دیا ہے۔

ایک غلطی یہ بھی ہوتی ہے کہ عوام کو فضائل میں الجھا دیا۔ اس قدر الجھایا کہ عوام مسائل سے غافل ہو گئے اور رفتہ رفتہ جائز اور ناجائز کی تمیز ان کے دماغ سے نکل گئی۔

ھم انسان اور کلام رحمٰن عزوجل

میں کہا: تھک چکا ہوں۔
تو نے کہا: لاتقنطو من رحمة الله
خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہوں (سورۃ زمر: ۵۳)

میں نے کہا: کوئی بھی میرے دل کی بات نہیں جانتا۔
تو نے کہا: اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِه
خدا انسان اور اس کے قلب کے بیچ حائل ہے (سورۃ انفال: ۲۴)

میں نے کہا: لیکن لگتا ہے تو مجھے بھول ہی گیا ہے
تو نے کہا: فاذکرونی اذکر کم۔
مجھے یاد کرتے رہو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا (سورۃ بقرہ: ۱۵۲)

میں نے کہا: کب تک صبر کرنا پڑے گا مجھے؟
تو نے کہا: وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا۔
تم کیا جانوں شاید وعدے کا وقت قریب ہی ہو (سورۃ احزاب: ۶۳)

میں نے کہا: تو بہت بڑا ہے اور تیری قربت مجھ نہایت چھوٹے کے لئے بہت ہی دور ہے، میں اس وقت تک کیا کروں؟
تو نے کہا: واتبع مایوحیٰ الیک واصبر حتیٰ یحکم الله۔

تم وہی کرو جو میں کہتا ہوا صبر کروتا کہ خدا خود ہی حکم جاری کردے (یونس: ۱۰۹)

میں نے کہا: تو بہت ہی پرسکون ہے، تو خدا ہے اور تیرا صبر و تحمل بھی خدائی ہے جبکہ میں تیرا بندہ ہوں اور میرے صبر کا ظرف بہت ہی چھوٹا ہے۔ تو ایک اشارہ کردے، کام تمام ہے۔
تو نے کہا: وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ۔
شاید تم کسی چیز کو پسند کرو اور تمہاری مصلحت اس میں نہ ہو (سورۃ بقرہ: ۲۱۶)

میں نے کہا: انا عبدک الضعیف الذلیل ...... میں تیرا کمزور اور ذلیل بندہ ہوں۔
تو کیوں کر مجھے اس حال میں چھوڑ سکتا ہے۔؟
تو نے کہا: اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

میں نے کہا: گھٹن کا شکار ہوں۔
تو نے کہا: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔
لوگ کن چیزوں پر دل خوش رکھتے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ خدا کے فضل و رحمت پر خوش رہا کریں۔ (سورۃ یونس: ۵۸)

میں نے کہا: چلئے میں مزید پروا نہیں کرتا ان مسائل کی..... توکلتُ علی الله۔
تو نے کہا: ان الله یُحب المتوکلین۔ (سورۃ آل عمران: ۱۵۹)

میں نے کہا: غلام ہیں تیرے اے مالک!
لیکن اس پر گویا تو نے کہا: خیال رکھنا:
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔
بعض لوگ صرف زبان سے خدا کی بندگی کرتے ہیں، اگر انہیں کوئی خیر پہنچے تو امن وسکون محسوس کرتے ہیں اور اگر آزمائش میں مبتلا کئے جائیں تو روگردان ہوجاتے ہیں۔ (سورۃ حج: ۱۱)

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۴۳

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1244	خالداختر	نزدجونی مسجد،قلع روی وارڈ،مالیگاؤں،ناسک،مہاراشٹر	T/1294/16
1245	محمدمزمل قاسمی	محلہ گودراہوا،بالم پور،یوپی	T/1295/16
1246	عبدالسعیدخاں	رضاٹیکس ٹائلس،جوالہ نگر،رامپور،یوپی	T/1296/16
1247	محمدانس	وارڈنمبر 7،جین مندر،پرانابس اسٹینڈ،رائےسین،ایم پی	T/1297/16
1248	محمدشاداب عالم	گاؤں سرائے عالم،تحصیل نجیب آباد،ضلع بجنور،یوپی	T/1298/16
1249	محمداسحاق خاں	رنگنیا کلاپیٹا،اسوکاڈونکا،نیلور،اے پی	T/1299/16
1250	ڈاکٹرعابدہ خاتون	گاؤں مرزاپور،تحصیل بیٹ،ضلع سہارنپور،یوپی	T/1300/16
1251	عارف کمال	سندرنرسری،نزدڈی پی ایس حضرت نظام الدین،ساؤتھ دہلی	T/1301/16
1252	محمدحذیفہ اکرم	مسلم بن عقیل کالونی،جہال روڈ،بھٹونگر،ضلع ساہی وال،پنجاب،پاکستان	T/1302/16
1253	شیخ شاکرعلی	ناکاراکونڈکالونی،لوڈوہا،فریدپور،بردوان،ویسٹ بنگال	T/1303/16
1254	جاویداحمد بٹ	گاؤں فیروزپور،رفیع آباد،سری نگر،جموں وکشمیر	T/1304/16
1255	محمدناظم	فیض اللہ نگر،پوسٹ مودی پور،رامپورسٹی،یوپی	T/1305/16
1256	محمدارشد	گاؤں بنگھیڑی،مہاوت پور،روڑکی،اتراکھنڈ	T/1306/16
1257	محمدثاقب	354،پوکٹ 8،سیکٹر A-5،نریلانورتھ،ویسٹ دہلی	T/1307/16
1258	عرفان بیگ	21/2،فرسٹ A،مین روڈ،بھونیشوری نگر،بنگلور،کرناٹک	T/1308/16
1259	اعجازاحمدشیخ	154 گڈگ گلی،ویریشور،ضلع گڈگ،کرناٹک	T/1309/16
1260	حافظ عبدالرشید	145،قلع روی وارڈ،مالےگاؤں،ناسک،مہاراشٹر	T/1310/15
1261	قاری انصاری محمداسحاق	سروے 65،لائن 2،نزدپرائمری اسکول گیٹ،عائشہ نگر،مالےگاؤں،ناسک،مہاراشٹر	T/1311/16
1262	مفتی محمدعظیم الدین	آمین کالونی،دھارروڈ،پربھنی،مہاراشٹر	T/1312/16
126[illegible]	محمدشاہد	وراڈنمبر 2،گاؤں سنگھول،ضلع بیگوسرائے،بہار	T/1313/16
126[illegible]	عبداللہ	گاؤں ہیڈمین پور،پوسٹ بنیادگنج،گیا،بہار	T/1314/16
126[illegible]	محمدشمس تبریز	گاؤں پندرا،پوسٹ سون کلاں،گیا،بہار	T/1315/16
126[illegible]	محمدحذیفہ	گاؤں گلزارباغ،پوسٹ رفیع گنج،ضلع اورنگ آباد،بہار	T/1316/16

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1267	سید یونس احمد	[illegible] جالا اسٹریٹ، این آر پیٹا، کرنول، اے پی	T/1317/16
1268	اشرف نبیل	گاؤں انجو پورہ، تحصیل نگینہ، ضلع بجنور، یوپی	T/1318/16
1269	شیخ اسلام	گاؤں سسنفر ضلع شاجاپور، ایم پی	T/1319/16
1270	سمیر ناڈکر	گاؤں متوار، فولادپور، رائے گڑھ	T/1320/16
1271	حافظ ارشاد خان	C-004، ستیہ بھون، ہائی سوسائٹی روڈ نمبر 9، رگھوناتھ نگر، تھانے، مہاراشٹر	T/1321/16
1272	سرفراز احمد شیخ	ایکتا رہی واسی سنگھ شواجی نگر مدھ، ملاڈ، ویسٹ ممبئی 61، مہاراشٹر	T/1322/16
1273	شمیم شیخ	14 مستری بلڈنگ، تھرڈ فلور، ٹیر یکر گلی، ورسوا گاؤں، اندھیری ویسٹ ممبئی	T/1323/16
1274	شاہ جہاں خاتون	10-5-72 عبداللہ آرکیڈ، فرسٹ لانسر، نشیمن ہوٹل، احمد نگر، حیدرآباد	T/1324/16
1275	فرحت	گاؤں بڈھا کھیڑا، ضلع سہارنپور، یوپی	T/1325/16
1276	احمدی بیگم	9-4-84/A/14، سیکنڈ لانسر، ایم ڈی لائنس، گولکنڈا، حیدرآباد	T/1326/16
1277	حافظ شیخ اطہر حسین اشاعتی	مدرسہ مفتاح العلوم، گوکنڈہ، تعلقہ کنوٹ، نانڈیڑ، مہاراشٹر	T/1327/16
1278	حاجی محمد کامل	گاؤں اورنگ زیب پور، پوسٹ راج پور سادات، بجنور، یوپی	T/1328/16
1279	محمد زکریا خان	G-1، راحت اپارٹمنٹ، ملک عنایت اسٹریٹ، راندیر، سورت، گجرات	T/1329/16
1280	سرفراز پٹیل	2-1-1,11-B-131، آواس کوساڈ، سورت، گجرات	T/1330/16
1281	حافظ گلریز عالم	مدرسہ جامعہ طیبہ، مرجدوا، وایا مینا ٹنڈ، ضلع چمپارن، بہار	T/1331/16
1282	حافظ شیخ اللہ بخش	1-150-9، بھگت سنگھ کالونی، کوپادرم، پروڈا اتوار ضلع کڑپا، اے پی	T/1332/16
1283	حافظ احسان انصاری	گاؤں لیمبویا، ضلع گیا، بہار	T/1333/16

☆☆☆

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، آدھار کارڈ یا شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور -/1000 روپئے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت بھی کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

فلاح الدین فلاحی

اسلام کا نظام اخلاق

اسلام ایسا نظام تہذیب کا متمنی ہے کہ جو انسان کو نکھارنے کے لئے انفرادی اور اجتماع سطح پر مخصوص اصول وضوابط وضع کرتا ہے تاکہ انسان تخلّقوا باخلاق کا عملی نمونہ بن کر اللہ کی نیابت کا فریضہ انجام دے سکے۔

عوام وخواص کے بڑے طبقے میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ مسلم معاشرہ اور مسلم ممالک اخلاقی سطح پر زوال پذیر ہیں۔ ان کی مثالیں عام ہیں۔ امانت ودیانت، وعدے کا پاس ولحاظ، معاملات کی صفائی، سچائی، حسنِ سلوک، صبر وتحمل، خدمت اور ہمدردی کا عملی جذبہ جیسی اخلاقی صفات کی مسلمانوں میں شدید کمی ہے۔ ان سب کے علاوہ خاص طور پر اجتماعی اخلاق کے باب میں نمایاں گراوٹ آئی ہے۔ یہ صورت حال جارج برنارڈ شا جیسے مغربی ادیب کے اس قول کی یاد دلاتی ہے کہ اسلام تو اچھا مذہب ہے لیکن مسلم معاشرے کی صورتِ حال ناقابل رشک ہے۔ اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ فکر وعمل کے اس تضاد کی وجہ بنیادی طور پر کیا ہے؟ اس اخلاقی گراوٹ کو روکنے کی کوششوں کی عملی جہت کیا ہونی چاہئے؟ اسلام ایسے نظام تہذیب کا متمنی ہے جو انسان کی شخصیت کو نکھارنے کے لئے انفرادی اور اجتماعی سطح پر مخصوص اصول وضوابط وضع کرتا ہے تاکہ انسان تخلقوا باخلاق اللہ کا عملی نمونہ بن کر اللہ کی نیابت کا فریضہ انجام دے سکے۔ رسول اکرم ﷺ کی بعثت بھی مکارم اخلاق کی حیثیت سے ہوئی، اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا: ”بعثت لاتمم حسن مکارم الاخلاق“ یعنی مجھے مکارم اخلاق بنا کر مبعوث کیا گیا۔ صحابہ کرامؓ نے جب حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کیسے تھے تو انہوں نے برجستہ فرمایا کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے؟ حضور ﷺ مجسم قرآن ہیں یعنی قرآن مقدس کی اخلاقی تعلیمات کے حقیقی آئینہ دار حضور ﷺ ہی کی ذات بابرکت ہے۔ اس لئے اسلام کے تمام علمی، ادبی اور فنی ذخیرے اعلیٰ اخلاقی قیود وضوابط کے پابند دکھائی دیتے ہیں۔ تاریخ کے ہر دور میں اسلام کے ان ذرائع سے ہر انسان نے بغیر کسی نسلی یا لسانی حد بندیوں کے فیوض وبرکات حاصل کی ہیں۔

اسلامی اخلاق کی بنیاد

اسلام دنیا اور انسان کے بارے میں بہت ہی عمیق اور خرد مندانہ نقطہ نگاہ خالص توحید، حکمت آمیز اخلاق اور معنوی دستور العمل، محکم اور ہمہ گیر سماجی وسیاسی نظام اور اصول وضوابط انفرادی اور عبادی فرائض اور اعمال کی تعلیم دیکر تمام افراد بشر کو دعوت دیتا ہے کہ اپنے باطن کو بھی برائیوں، پستیوں اور آلودگیوں سے پاک کریں اور باطن میں نور ایمان، خلوص آزادی، اخلاص، محبت، امید اور نشاط وشادابی کو بڑھائیں اور اپنی دنیا کو غربت، جہالت، ظلم امتیاز، پسماندگی، جمود، زور زبردستی، تسلط، تحقیر اور فریب سے نجات دلائیں۔ بہترین اخلاق نہ صرف زندگی کا آلہ کار ہیں بلکہ جزو لاینفک ہیں اور اسلام چونکہ دین فطرت ہے لہٰذا اخلاق اس کے بطن سے پھوٹتا ہے اور غیر مسلم اقوام وملل نے ماضی میں اس سلسلے میں اسلام ہی سے اخذ واستفادہ کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔ دراصل اپنے اعلیٰ اصول وضوابط ہی کی وجہ سے اسلام تہذیب وتمدن نصف سے زائد دنیا پر ایک محدود وقت ہی میں حاوی ہو گیا۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق: پیغمبر اسلام ﷺ اسلامی اخلاق اور اقدار کو معاشرے میں نافذ اور لوگوں کی روح، عقائد اور زندگی میں رائج کرنے کے لئے، زندگی کی فضا کو اسلامی اقدار سے مملو کرنے کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ قرآن کریم پیغمبر اکرم ﷺ کی

نرم خوئی کی تعریف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ سخت نہیں ہیں۔ یہی قرآن دوسری جگہ پیغمبر ﷺ سے کہتا ہے کہ "یا ایہا النبیُّ جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم" "کفار اور منافقین سے سختی سے پیش آئیں اور یہ "غلظ" (سختی) کا مادہ جو پہلے والی آیت میں تھا یہاں بھی ہے لیکن یہاں قانون کے نفاذ اور معاشرے کے امور چلانے اور نظم وضبط قائم کرنے میں ہے۔ وہاں سختی سے کام لینا برا ہے اور یہاں سختی سے کام لینا اچھا ہے۔

پیغمبر اسلام کی امانت داری: آپ کا امین ہونا اور امانت داری ایسی تھی کہ دور جاہلیت میں آپ کا نام ہی امین پڑ گیا تھا اور لوگ جس امانت کو بہت قیمتی سمجھتے تھے اسے آپ کے پاس رکھواتے تھے اور مطمئن ہو جاتے تھے، کہ یہ امانت صحیح وسالم انہیں واپس مل جائے گی۔ حتیٰ کہ دعوت اسلام شروع ہونے اور قریش کی دشمنی اور عداوت میں شدت آنے کے بعد بھی، وہی دشمن اگر کوئی چیز کہیں امانت رکھوانا چاہتے تھے تو آ کے رسول اسلام ﷺ کے سپرد کرتے تھے۔ لہٰذا جب رسول اکرم ﷺ نے مدینے ہجرت فرمائی تو حضرت علیؓ کو مکے میں چھوڑا تا کہ لوگوں کی امانتیں انہیں واپس لوٹا دیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس لوگوں کی امانتیں تھیں۔ مسلمانوں کی امانتیں نہیں بلکہ کفار اور ان لوگوں کی امانتیں تھی جو آپؐ سے دشمنی رکھتے تھے۔

پیغمبر اسلام کی بردباری

آپ ﷺ کے اندر تحمل اور بردباری اتنی زیادہ تھی کہ جن باتوں کو سن کے دوسرے پریشان ہو جاتے تھے، ان باتوں سے آپ ﷺ کے اندر اضطراب پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ایک بار ابوجہل سے آپ کی گفتگو ہوئی اور ابوجہل نے آپ کی بڑی توہین کی مگر آنحضرت ﷺ نے بردباری سے کام لیا اور خاموشی اختیار کی۔ کسی نے جا کر جناب حمزہ کو اطلاع دے دی کہ ابوجہل نے آپ کے بھتیجے کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔ جناب حمزہؓ بیتاب ہو گئے۔ آپ گئے اور کمان سے ابوجہل کے سر پر اتنا زور سے مارا کہ خون نکلنے لگا اور پھر اسی واقعے کے بعد اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ لوگوں کو اچھے اخلاق کی دعوت دیں یعنی عفو ودرگذر، چشم پوشی، مہربانی ایک دوسرے سے محبت، کاموں میں پائیداری، صبر، حلم، غصہ پر قابو پانے، خیانت نہ کرنے، چوری نہ کرنے، بدکلامی نہ کرنے، کسی کا برا نہ چاہنے اور دل میں کینہ نہ رکھنے وغیرہ کی نصیحت وتلقین کریں۔ لوگوں کو ان باتوں کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے۔ کوئی ایسا زمانہ فرض نہیں کیا جا سکتا جب ان اچھی باتوں کی ضرورت نہ رہے۔ اگر معاشرے میں یہ اقدار نہ ہوں تو ترقی کی اوج پر ہونے کے باوجود معاشرہ برا اور ناقابل قبول ہوگا۔ زمانہ جاہلیت میں مکہ والوں کے درمیان بہت سے معاہدے تھے انہیں میں ایک معاہدہ "معاہدہ حلف الفضول" کے نام سے بھی تھا جس میں پیغمبر اکرم ﷺ بھی شریک تھے۔

رسول اسلام کی راست بازی

رسول اسلام ﷺ راست باز تھے۔ زمانہ جاہلیت میں، آپ تجارت کرتے تھے، شام اور یمن جاتے تھے۔ تجارتی کاروانوں میں شامل ہوتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں آپ کے تجارتی حلیفوں میں سے ایک بعد میں کہتا تھا کہ "آپ بہترین حلیف تھے، نہ ضد کرتے تھے، نہ بحث کرتے تھے، نہ اپنا بوجھ حلیف کے کندھوں پر ڈالتے تھے، نہ خریدار کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے، نہ مہنگا بیچتے تھے نہ جھوٹ بولتے تھے، راست باز تھے۔" یہ آنحضرت کی راست بازی ہی تھی کہ جس نے حضرت خدیجہؓ کو آپ کا شیدائی بنایا۔ خود حضرت خدیجہؓ مکہ کی خاتون اول (ملکۂ عرب) اور حسب ونسب اور دولت وثروت کے لحاظ سے بہت ہی ممتاز شخصیت تھیں۔

پیغمبر اسلام کی عوام دوستی

آں حضرت ﷺ ہمیشہ لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے۔ لوگوں کے درمیان ہمیشہ بشاش رہتے تھے۔ جب تنہا ہوتے تھے تو آپ کا حزن وملال ظاہر ہوتا تھا۔ آپ اپنے حزن وملال کو لوگوں کے سامنے اپنے روئے انور پر ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ ہمیشہ چہرے پر شادابی رہتی تھی۔ سب کو سلام کرتے تھے۔ اگر کوئی آپ کو تکلیف پہنچاتا تھا تو چہرے پر آزردہ خاطر ہونے کے آثار ظاہر ہوتے تھے لیکن زبان پر حرف شکوہ نہیں آتا تھا۔ آپ اس بات کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ آپ کے سامنے کسی کو گالیاں دی جائیں اور برا بھلا کہا جائے۔ بچوں

سے محبت کرتے تھے، کمزوروں سے بہت اچھا سلوک کرتے تھے، آپ نے اصحاب کے ساتھ ہنسی مذاق فرماتے تھے اور ان کے ساتھ گھوڑ سواری کے مقابلے میں حصہ لیتے تھے۔

پیغمبر اسلام کا کھانا اور لباس

بستر چٹائی کا تھا، تکیہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔ آپ کا کھانا زیادہ تر جو کی روٹی اور کھجور ہوتی تھی۔ لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی تین دن تک مسلسل گیہوں کی روٹی یا رنگا رنگ کھانے نوش نہیں فرمائے۔ ام المومنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ بعض اوقات ایک مہینے تک ہمارے باورچی خانے سے دھواں نہیں اٹھتا تھا۔ (یعنی چولھا نہیں جلتا تھا) آپ کی سواری بغیر زین اور پالان کے ہوتی تھی۔ جس زمانے میں لوگ قیمتی گھوڑوں پر (بہترین) زین اور پالان کے ساتھ بیٹھتے تھے اور اس پر فخر کرتے تھے، آنحضرت ﷺ اکثر جگہوں پر گدھے پر بیٹھ کے جاتے تھے۔ انکساری سے کام لیتے تھے۔ نعلین مبارک خود سیتے تھے۔ آپ کے دیگر عادات واطوار میں ایک چیز یہ بھی تھی کہ آپ عہد کی پابندی کرتے تھے۔ کبھی عہد شکنی نہیں کی۔ قریش اور یہودیوں نے آپ کے عہد شکنی کی مگر آپ نے کبھی نہیں کی۔

امت مسلمہ کی اخلاقی انحطاط

امت مسلمہ کے اخلاقی انحطاط کی سب سے اہم وجہ اور بنیاد دین اور دین داری کا غلط تصور ہے جو عام لوگوں کے ذہنوں میں گہرائی کے ساتھ پیوست ہے۔ اسلام چار اہم چیزوں عقائد، عبادت، اخلاق اور قانون پر مرکب ہے۔ اسلام کا پورا ڈھانچہ ان چاروں سے مل کر مکمل ہوتا ہے، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلامی ادبیات میں جس طرح عقیدے، عبادات اور فقہ وقانون کو مرکز توجہ بنایا گیا، اس طرح اخلاق پر توجہ نہیں دی گئی۔ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ کے اخلاق کو سراپا سے تعبیر کیا ہے (کان خلقه القرآن"، مسلم کتاب المسافرین) اسے اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ قرآن کا اخلاق کے ساتھ کیا رشتہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی حیثیت معلم اخلاق کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اخلاق کی تکمیل لئے خدا کی طرف سے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ (موطا: باب ماجاء فی حسن الخلق) اس سے اسلامی فکر میں اخلاق کی جو اہمیت سمجھ میں آتی ہے اس بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ قرآن کتاب الاخلاق پہلے ہے اور کتاب القانون بعد میں ہے۔ یہ اس لئے کہ بھی قانون خود قرآن کے مطابق (المائدہ: ۴۸) امتوں کے اختلاف سے مختلف اور متعدد ہوتا رہتا ہے لیکن اخلاق میں کوئی تبدیلی نہیں آتی، کیونکہ وہ دین کے بنیادی تصور اور اس کے فریم ورک میں شامل ہوتا ہے۔ بحث کا اصل پہلو یہ نہیں ہے کہ عبادت اور اخلاق میں کس کو کس پر فوقیت حاصل ہے، بلکہ بحث کا اصل پہلو یہ ہے کہ ہمارے علمی وسماجی حلقوں میں نظری وعملی سطح پر عبادت کو جو اہمیت حاصل ہوئی، کیا اس کے مقابلے میں اخلاق کو ضروری اہمیت دی جاسکتی ہے۔ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔ یہ رویہ قرآن کی اس آیت کے سراسر خلاف ہے کہ: "اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ (البقرہ: ۲۰۸)

اسلام کا سرچشمہ قوت

یہ اصول زندگی میں اپنانے کی ضرورت ہے کہ اگر اخلاق نہیں تو اسلام نہیں، یہی وہ دولت ہے جس کے بل بوتے اسلام نے کم عرصے میں ہی دنیا میں فتح کا پرچم لہرایا اور جوق در جوق لوگ اسلام میں داخل ہوتے گئے جس کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ اخلاق ہی وہ چیز ہے جس سے بڑے سے بڑے ظالم اور دشمن کو شکست دی جاسکتی ہے اخلاقی قوت کی بدولت ہی راجہ سے پرجا تک اسلام کو اپنانے پر مجبور ہو گئے اور اچانک ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہو گیا۔ آج دنیا کو ایک بار پھر اخلاقی قوت کی ضرورت ہے۔ بہرحال اسلام کے انفرادی اور اجتماعی اخلاق کے حوالے سے ہمیں اپنی صورت حال کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کمی کہاں ہے اور اصلاح کی کہاں ضرورت ہے اس کے بغیر ہم مسلمانوں کے حق میں ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف موثر طور پر آواز بلند نہیں کر سکتے۔

☆ حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں، جب لاغر کے بعد حاکم موٹا ہو جائے تو جان لو کہ وہ رعیت اور اپنے رب کی خیانت کرتا ہے۔

☆ علم پڑھنا اور اس کا پڑھانا بے فائدہ ہے جب تک کہ اطاعت وخوف بھی ساتھ ساتھ نہ ہو۔

انسان کا ہمزاد

ہر انسان کے ساتھ ایک ہمزاد شیطان ہوتا ہے جو اسے کبھی نہیں چھوڑتا جیسا کہ مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے وہ کہتی ہیں: ایک رات نبی ﷺ کے میرے پاس سے نکلے، مجھے غیرت آئی، اور میں بھی پیچھے نکل گئی، آپ واپس ہوئے اور میری (سانس پھولنے کی) کیفیت دیکھی تو فرمایا: کیا تم کو غیرت آ گئی تھی؟ میں نے کہا: بھلا، مجھ جیسا آپ جیسے پر کیوں نہ غیرت کرے گا؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس تمہارا شیطان آ گیا تھا؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے کہا: آپ کے ساتھ بھی؟ آپ نے فرمایا: ہاں! لیکن میرے رب نے اس کے مقابلہ میں میری مدد کی۔ وہ میرا تابع ہو گیا ہے۔

امام مسلم اور امام احمد نے عبداللہ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک ہمزاد جن مقرر کر دیا گیا ہے اور ایک ہمزاد فرشتہ بھی، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کے ساتھ بھی؟ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ بھی لیکن اللہ نے اس کے مقابلہ میں میرے مدد کی وہ میرا تابع ہو گیا ہے اب سوائے خیر کے وہ مجھے کسی چیز کا حکم نہیں دیتا۔''

قرآن کریم میں ہے: وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِيْنٌ ○ (الزخرف: ۳۶)

''جو شخص رحمٰن کے ذکر سے تغافل برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے۔''

جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا: وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ .() حٰمٓ السجدہ: ۲۵)

''ہم نے ان پر ایسے ساتھی مسلط کر دیئے جو انہیں آگے اور پیچھے ہر چیز خوشنما بنا کر دکھاتے تھے۔

انسانی فوج

شیطان انسان کا دشمن نمبر ایک ہے جو اسے تباہ کرنے کی فکر میں ہے اس کے باوجود انسانوں کی اکثریت نے اسے دوست بنا رکھا ہے، لوگ اسی کی پیروی کر رہے ہیں اور اس کے افکار و نظریات سے خوش ہیں۔ عقل مند انسان کے لئے یہ کتنی بری بات ہے کہ وہ اپنے دشمن کو دوست سمجھ بیٹھے:

اَفَتَتَّخِذُوْنَهُ وَذُرِّيَّتَهُ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِيْنَ بَدَلًا. الکھف: ۵۰)

''کیا تم مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی ذریت کو اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہیں۔''

شیطان کو دوست بنا کر سرتاپا خسارے میں ہیں:

وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِيْنًا (النساء: ۱۱۹)

''جس نے اللہ کے بجائے شیطان کو اپنا ولی بنا لیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔''

یہ لوگ نقصان اور خسارے میں اس لئے ہیں کہ شیطان ان کے کے نفس کے اچھے رجحانات کو دبا کر اس میں بگاڑ پیدا کر دے گا اور انہیں ہدایت کی نعمت سے محروم کر کے بے راہ روی اور ظن و تخمین کے کھڈے میں دھکیل دے گا۔

(وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمَاتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ)(البقرہ:۲۵۷)

''اور جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں ان کے حامی اور مددگار طاغوت ہیں اور وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے۔''

اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ. (فاطر: ٦)

''وہ (شیطان) اپنے پیروؤں کو اپنی راہ پر اس لئے بلا رہا ہے کہ وہ

دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔"

غرض شیطان نے اپنے ان دوستوں کو اپنے منصوبوں اور اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لئے آلہ کار بنا رکھا ہے۔

شیطان کا اپنے دوستوں کے ساتھ فریب

بہت سے لوگ شیطان سے دوستی کرتے ہیں لیکن شیطان ان کے ساتھ مکروفریب کر کے انہیں ایسی جگہ پہنچا دیتا ہے جہاں ان کی تباہی وبربادی ہوتی ہے پھر وہ انہیں بے سہارا چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے اور کھڑے ہو کر تماشا دیکھتا اور ان پر قہقہے لگاتا ہے۔

چنانچہ شیطان لوگوں کو قتل، چوری اور حرام کاری کی ترغیب دیتا ہے اور وہی انہیں پکڑوا کر سر بازار ذلیل ورسوا بھی کر دیتا ہے۔ جیسا کہ اس نے جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ کیا کہ سراقہ بن مالک کی شکل میں ان کے پاس آیا اور ان سے مدد وغلبہ کا وعدہ کر کے کہنے لگا۔

وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ.
(الانفال: ۴۸)

"اس نے کہا آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور یہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

لیکن جب اس دشمن خدا نے دیکھا کہ فرشتے مومنوں کی مدد کے لئے اترے ہیں تو مشرکوں کو چھوڑ کر دم دبا کر بھاگ گیا، اسی کے بارے میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دَلَّاهُمْ بِغُرُورٍ لَمْ أَسْلَمَهُمْ
إِنَّ الْخَبِيثَ لِمَنْ وَالَاهُ غَرَّارُ

شیطان نے انہیں دھوکہ دے کر بے سہارا چھوڑ دیا، اس خبیث سے جو بھی دوستی کرے گا دھوکہ کھائے گا۔

اسی طرح اس نے عورت اور اس کے بچہ کو قتل کرنے والے راہب کے ساتھ کیا تھا کہ پہلے اسے زنا کاری کی ترغیب دی پھر جب عورت حاملہ ہوئی اور اسے بچہ ہوا تو شیطان نے راہب کو پٹی پڑھائی کہ وہ عورت اور بچہ کو قتل کر دے پھر عورت کے گھر والوں کو اس راہب کا کچا چٹھا بتا دیا اور ان کے سامنے اس کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ پھر راہب سے کہا کہ اگر نجات حاصل کرنا ہو تو اسے سجدہ کرے جب راہب نے شیطان کا سجدہ کیا تو شیطان اس کو چھوڑ کر رفو چکر ہو گیا۔ اس واقعہ کی تفصیل اگلے صفحات میں آئے گی۔

قیامت کے دن جب شیطان اور اس کے حالی موالی جہنم میں جا چکے ہوں گے، شیطان ان سے کہے گا: (إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ) (ابراہیم: ۲۲)

"اس سے پہلے جو تم نے مجھے خدائی میں شریک بنا رکھا تھا میں اس سے بری الذمہ ہوں۔"

یہاں بھی اس نے لوگوں کو تباہی کے گھاٹ پر پہنچایا اور ان سے بری ہو گیا۔ آئندہ صفحات میں اس شخص کا بھی قصہ آئے گا جو روحانی عالم ہونے کا دعویدار تھا، جب اس کی شہرت کا طوطی بولنے لگا تو اچانک اس کے مشیر کا شیاطین اس سے الگ ہو گئے اور وہ حیرت وتعجب کا پیکر بن گیا، اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب کیا کرے۔

شیطان کے غلام۔ مومنوں کے دشمن

لوگوں کے دو قسمیں ہیں: رحمٰن کے دوست، شیطان کے دوست۔ شیطان کے دوستوں میں تمام منکرین حق شامل ہیں خواہ وہ کسی بھی مذہب وملت سے تعلق رکھتے ہوں:

(إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ)
(الاعراف: ۲۷)

شیاطین کو ہم نے ان لوگوں کا سرپرست بنا دیا ہے، جو ایمان نہیں لاتے۔"

شیطان ان لوگوں کو بیگار کے طور پر استعمال کرتا ہے تاکہ وہ شکوک وشبہات کے ذریعہ مومنوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں۔

(وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ) (الانعام: ۱۲۱)

"شیاطین اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک واعتراضات القا کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں۔ لیکن اگر تم نے ان کی اطاعت قبول کر لی تو یقیناً تم مشرک ہو۔"

مستشرقین، اہل صلیب، یہود اور ملحدین آئے دن جو شکوک واعتراضات پیش کرتے ہیں وہ اسی قبیل سے ہیں۔

شیاطین اپنے دوستوں کو اس بات پر بھی آمادہ کرتا ہے کہ وہ مومنوں کو ذہنی طور پر پریشان کریں۔

(اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا و) (المجادلہ:۱۰)

کانا پھوسی تو ایک شیطانی کام ہے اور وہ اس لئے کی جاتی ہے کہ ایمان لانے والے لوگ اس سے رنجیدہ ہوں۔"

چنانچہ جب بھی مشرکین کے قریب مسلمان کھڑے رہتے شیطان مشرکوں کو آپس میں کانا پھوسی کرنے پر آمادہ کرتا ہے تاکہ مسلمان شخص یہ سمجھے کہ وہ لوگ اس کے ہی خلاف سازش ومشورہ کررہے ہیں۔

بلکہ شیطان اپنے ساتھیوں کو مسلمانوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنے تک پر آمادہ ومجبور کرتا ہے۔

(اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا)(النساء:۷۶)

"ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کافر طاغوت کی راہ میں، پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور یقین جانو کہ شیطان کی چالیں نہایت کمزور ہیں۔

﴿اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾(آل عمران:۱۷۵)

"(اب تمہیں معلوم ہوگیا کہ) وہ دراصل شیطان تھا جو اپنے دوستوں سے خواہ مخواہ ڈرا رہا تھا، آئندہ تم انسانوں سے نہ ڈرنا، مجھ سے ڈرنا، اگر تم حقیقت میں صاحب ایمان ہو۔"

شیطان کی دوستوں کی جمعیت بہت بڑی ہے۔

﴿وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾(سبا:۲۰)

"ان کے معاملہ میں ابلیس نے اپنا گمان صحیح پایا اور انہوں نے اسی کی پیروی کی۔ بجز ایک تھوڑے سے گروہ کے جو مومن تھا۔"

انسان کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان کے ہتھکنڈے

شیطان انسان کے پاس آکر یہ نہیں کہتا کہ ان اچھے کاموں کو چھوڑ دو اور یہ برے کام کرو تاکہ دنیا وآخرت دونوں جگہ تم برباد ہو جاؤ، اگر وہ ایسا کرے تو کوئی بھی اس کی بات نہ مانے، اس کے بجائے وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے دوسرے بہت سے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔

ا۔ باطل کی تزائین

لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان اسی ہتھکنڈے کو استعمال کرتا رہا ہے اور آئندہ کرتا رہے گا، وہ باطل کو حق اور حق کو باطل کی شکل میں پیش کرتا ہے اور انسان کی نگاہ میں باطل کو اتنا حسین اور حق کو اس قدر بدنما دکھاتا ہے کہ وہ منکر کے ارتکاب اور حق سے اعراض کرنے پر مجبور ہو جائے جیسا کہ ابلیس ملعون نے رب العزت سے کہا تھا:

﴿رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ﴾(الحجر:۳۹-۴۰)

وہ بولا میرے رب جیسا تو نے مجھے بہکایا اسی طرح اب میں زمین میں ان کے لئے دل فریبیاں پیدا کرکے ان سب کو بہکا دوں گا، سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کرلیا ہو۔

اس سلسلہ میں علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: شیطان کی ایک فریب کاری یہ بھی ہے کہ وہ انسان کو مکر وفریب میں مبتلا کرنے کے لئے ہمیشہ اتنی خوشنما بنا کر پیش کرتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ مفید معلوم ہونے لگتی ہے اور جو چیز سب سے زیادہ نفع بخش ہو اسے اتنی بدنما دکھاتا ہے کہ وہ نقصان دہ معلوم ہوتی ہے۔ اللہ اللہ شیطان نے اس فسوں کاری سے کتنے انسانوں کو بہکایا۔ دل وایمان کے درمیان اس سے کتنے دیواریں کھڑی کیں! باطل کو رنگ وروغن کرکے کتنی حسین شکل میں نمایاں کیا، اور حق کو مسخ کرکے اس کی کتنی بھدی صورت دکھائی۔ اسکے پرکھنے والوں کی نگاہوں میں کتنے کھوٹے سکے کھرے بتائے! اہل بصیرت تک کو کتنے مکر وفریب دیئے! وہی تو ہے جس نے لوگوں کے دل ودماغ پر جادو کرکے انہیں مختلف مذاہب اور بے شمار راہوں پر ڈال دیا، انہیں گمراہی کا ہر راستہ دکھایا یا تباہی کے ہر کھڈ میں گرایا، بتوں کی پرستش، رشتے داروں سے ترک تعلق، ماں بہنوں سے شادی اور لڑکیوں کو زندہ دفن کردینے کو اچھا بتایا، کفر وفسق اور عصیان ونافرمانی کے باوجود اس نے لوگوں سے جنت کا وعدہ کیا اور ان کے لئے تعظیم کی عظیم شکل میں شرک کا چور دروازہ کھول دیا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات عول وتکلم کو تنزیہ کا نام دیا، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضہ کے چھوڑنے کو لوگوں کے ساتھ یاری وخوش اخلاقی بتایا اور اللہ کے اس قول "عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ" (تم اپنی فکر کرو، مائدہ:۱۰۵) پر عمل درآمد اور رسول کی سنت سے اعراض

کو تقلید کے سانچے میں پیش کیا۔ (اغاثۃ اللفان ۱/۱۳۰)

آدم علیہ السلام کو بہکانے کے لئے ابلیس نے اسی ہتھکنڈے کو استعمال کیا تھا، جس درخت کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حرام کر دیا تھا شیطان نے اس کا پھل کھانے کو اچھا بتایا اور آدم سے باصرار کہنے لگا یہ شجرۂ خلد ہے اس کا پھل کھالو تو ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہو گے یا فرشتہ بن جاؤ گے، آدم علیہ السلام نے اس کی بات مان لی انجام کار انہیں جنت سے نکلنا پڑا۔

آج شیطان نوازوں کو دیکھئے وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے کس طرح اس ہتھکنڈے کو استعمال کر رہے ہیں۔ کمیونزم اور سوشلزم کو دیکھو لوگ کہتے ہیں کہ انہی نظریات کے ذریعہ انسانیت کو حیرانی و پریشانی، تباہی و بھکمری سے نجات مل سکتی ہے۔ پھر ان تحریکوں کو دیکھو جو عورت کو آزادی کے نام پر ''خاتون خانہ'' کی بجائے ''سبھا کی پری'' بنانے پر تلی ہوئی ہیں اور آرٹ کے نام پر ان بیہودہ ڈراموں کو اسٹیج کرنے کی روادار و علمبردار ہیں، جن میں عزت و ناموس کو پیروں تلے روندا جاتا اور اخلاقی اقدار کی دھجیاں اڑائی جاتی ہیں۔

ان افکار پر بھی نظر ڈالو جو افزائش اور وافر نفع کے نام پر زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کے لے سودی بینکوں میں روپے جمع کروانے کے پروپیکنڈے میں مصروف ہیں۔ ان نظریات پر بھی غور کرو جن کے یہاں مذہب پر عمل درآمد قدامت پسندی، دقیانوسیت اور ملائیت ہے اور مبلغین اسلام مشرقی و مغربی ملکوں کے بجٹ۔

یہ سب شیطاطین کے اسی ہتھکنڈے کا تسلسل ہے جس کے ذریعہ اس نے بہت پہلے آدم کو بہکایا تھا یعنی باطل کو دیدہ زیب و دل فریب بنانا اور حق کے چہرے پر کالک لگا کر لوگوں کو اس سے متنفر کرنا۔

﴿تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اُمَمٍ مِنْ قَبْلِکَ فَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطَانُ اَعْمَالَهُمْ﴾ (النحل:۶۳)

''خدا کی قسم! اے نبی، تم سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم نے رسول بھیج چکے ہیں (اور پہلے بھی یہی ہوتا رہا ہے کہ) شیطان نے ان کے برے کرتوت انہیں خوشنما بنا کر دکھائے۔''

یہ بخدا بڑا خطرناک حربہ ہے اس لئے کہ اگر انسان کے سامنے کوئی غلط چیز مزین کر کے پیش کر دی جائے اور وہ اسے صحیح سمجھ بیٹھے تو جس چیز کو اس نے صحیح سمجھا ہے اس کے حصول کے لئے وہ پوری قوت سے کھڑا ہو جاتا ہے خواہ اسے اس کی راہ میں اپنی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔

﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ○ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا○﴾ (الکہف:۱۰۳-۱۰۴)

''اے نبی ﷺ! ان سے کہو، کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام و نامراد لوگ کون ہیں؟ وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری سعی و جہد راہ راست سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں۔

﴿وَاِنَّهُمْ لَیَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ﴾ (الزخرف:۳۷)

''ایسے لوگ راہ راست سے روکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی جگہ ہدایت پر ہیں۔''

یہی وجہ ہے یہ اہل کفر دنیا کو ترجیح دیتے اور آخرت سے تغافل برتتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَیَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَیَّنُوْا لَهُمْ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ﴾ (حم السجدۃ:۲۵)

''ہم نے ان پر ایسے ساتھ مسلط کر دیئے تھے جو انہیں آگے اور پیچھے ہر چیز خوشنما بنا کر دکھاتے تھے۔''

آیت میں ''ساتھی'' سے مراد شیاطین ہیں، انہوں نے لوگوں کے آگے اور پیچھے ہر چیز کو خوشنما بنا کر دکھاتے تھے۔''

آیت میں ساتھی سے مراد شیاطین ہیں، انہوں نے لوگوں کے آگے یعنی دنیوی زندگی کو اتنی خوشنما بنا کر پیش کیا کہ وہ اس پر لٹو ہو گئے اور انہیں آخرت کی تکذیب پر آمادہ کیا اور ایسے حسین انداز میں کیا کہ وہ لوگ حساب کتاب، جنت، جہنم ہر چیز کا انکار کر بیٹھے۔

کالے دھندے گورے نام

شیطان کا انسان کو دھوکہ دینے اور باطل کو مزین کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جن حرام چیزوں میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے وہ ان کا خوبصورت سا نام رکھ دیتا ہے تاکہ انسان مغالطہ میں پڑ جائے اور

حقیقت چھپی رہے۔ جیسا کہ اس نے شجرۂ ممنوعہ کا نام شجرۂ خلد رکھا تھا تا کہ آدم علیہ السلام کے لئے اس کو خوشنما بنا کر پیش کرے۔

﴿قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَا يَبْلَى﴾ (طٰہٰ: ۱۲۰)

شیطان نے کہا ”آدم بتاؤں تمہیں وہ درخت جس سے ابدی زندگی اور لازوال سلطنت حاصل ہوتی ہے؟“

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیطان ہی سے اس کے گرگوں کو یہ ہنر وراثت میں ملا کہ وہ حرام چیزوں کا ایسا نام رکھتے ہیں جس نام کی چیز کو انسان کا دل پسند کرتا ہے جیسا شراب کو ”اصل مزہ“ جوئے کو ”آرام کی روٹی“ سود کو ”لین دین“ اور ظالمانہ ٹیکس کو ”شاہی حقوق“ کا نام دے دیا گیا ہے؟

آج سود کو ”انٹرسٹ“ اور رقص و سرور، گانوں وڈراموں اور تصویروں ومجسموں کو ”آرٹ“ بتایا جارہا ہے۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

۲۔ افراط وتفریط

اس سلسلہ میں علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: ”اللہ تعالیٰ جب کوئی حکم صادر کرتا ہے تو اس کے بارے میں شیطان کی دو خواہشیں ہوتی ہیں یا تو اس میں کمی وکوتاہی کی جائے یا زیادتی وغلو، اس کی بلا سے بندہ دونوں میں سے کوئی بھی غلطی کرے۔ شیطان انسان کے دل کے پاس آتا اور اسے سونگھتا ہے اگر اس میں پست ہمیت، تن آسانی اور سہل پسندی کی صفت ہوتی ہے تو وہ دروازہ سے انسان پر حملہ کرتا ہے چنانچہ اسی حوصلہ شکنی کر کے فرائض کی انجام دہی سے روک دیتا ہے۔ اس پر تن آسانی اور آرام طلبی مسلط کر دیتا ہے اور اس کے لئے تاویل وتوجیہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پھر وہ وقت بھی آتا ہے جب انسان تمام احکام سے کلی طور پر آزاد ہو جاتا ہے۔

اگر انسان کے دل میں حقیقت پسندی، احتیاط اور جوش وولولہ ہوتا ہے اور شیطان کو اس پر اس دروازہ سے حملہ کرنے کی توقع نہیں رہتی تو وہ اسے ضرورت سے زیادہ اجتہاد کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس سے کہتا ہے تمہارے لئے اتنا کافی نہیں تم تو اس سے زیادہ کر سکتے ہو، تمہیں دوسروں سے زیادہ عمل کرنا چاہئے اگر وہ سوتے ہیں تو تمہیں سونا نہیں چاہئے، وہ افطار کرتے ہیں تو تمہیں افطار نہیں کرنا چاہئے، اگر کوئی اپنا ہاتھ اور چہرہ تین تین مرتبہ دھوئے تو تمہیں سات سات مرتبہ دھونا چاہئے۔ وہ نماز کے لئے وضو کرے تو تمہیں غسل کرنا چاہئے اور اسی طرح کے دوسرے کاموں میں افراط وناجائز زیادتی کی ترغیب دیتا ہے، غرض یہ کہ اسے غلو، انتہا پسندی اور صراط مستقیم سے دور رکھنا ہے پہلی صورت میں انسان صراط مستقیم تک نہیں پہنچ پاتا اور دوسری صورت میں آگے نکل جاتا ہے۔ اکثر لوگ اس فتنہ کا شکار ہوئے اس سے نجات کی صورت صرف اور صرف گہرے علم، مضبوط ایمان، شیطان کی مخالفت کی طاقت اور اعتدال کی راہ اپنانے میں ہے۔ واللہ المستعان۔ (الوابل الصیب ص ۱۹)

اقوال

☆ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اہل دنیا کی صبح وشام مختلف حالتیں بدلتی رہتی ہے ہیں۔ کوئی تو مرتا ہے اور اس پر لوگ روتے ہیں، کوئی زندہ ہے اس کی عیادت ہورہی ہے۔ کوئی جتلائے مصیبت ہے، کوئی بیمار پرسی کر رہا ہے۔ کوئی جان دے رہا ہے، کوئی دنیا کا طلب گار ہے اور موت اسے ڈھونڈ رہی ہے۔ کوئی غافل نادان غفلت میں پڑا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ اس کے حساب لینے والا غافل نہیں ہے اور پچھلے لوگ پہلوں کے کھوج پر جارہے ہیں۔

☆ دنیا میں ہر ایک شخص امید فردا کے دل خوش کن تصورات میں مگن رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ کل کا دن بہت جلد آئے تا کہ اس کے حق میں کوئی زیادہ بہتری کی صورت ظہور پذیر ہو۔ وقت گذرنے اور عمر کم ہونے کا اسے مطلق خیال نہیں ہے۔

☆ دنیا میں چھوٹے گناہ کو بھی بہت بڑا گناہ خیال کر، گندم کے ایک دانے نے آدمؑ کو فردوس سے باہر نکال دیا۔

☆ دنیا کے باغ میں ایک پتا بلکہ کانٹا بھی بیکار نہیں ہے۔ بڑے سے بڑا آدمی بھی کسی نہ کسی غرض کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ راز تمہاری سمجھ میں نہ آئے۔

☆ دنیا میں انسان اپنی کفران نعمت کے باعث شکر منعم سے غافل ہے ورنہ ہر مرغ ایک ایک دانہ کے لئے زمین پر سر جھکاتا ہے۔

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

ہمارے ملک میں سیاسی افطار پارٹیاں بھی اپنا ایک مقام رکھتی ہیں، یہ ان فرقہ پرستوں کی طرف سے بھی ہوا کرتی ہیں جو فرقہ پرستی کے حمام میں سر سے پاؤں تک ننگے نظر آتے ہیں اور جنہیں نہ اذان اچھی لگتی ہے اور نہ نماز روزہ لیکن از ارہ سیاست یہ فرقہ پرست لوگ بھی نابالغ قسم کے مسلمانوں کو رجھانے کے لئے افطار پارٹیوں کا اہتمام کرتے ہیں۔

ان پارٹیوں میں ہندو بھائیوں کے علاوہ وہ تمام مسلمان بہ نفس نفیس شریک ہوتے ہیں جو خواب میں بھی روزہ رکھنے کی غلطی نہیں کرتے۔ حسب روایت اس سال بھی ہمارے دیوبند شریف میں ایک افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا، یہ ان مسلمانوں کی طرف سے طے کی گئی جو نہ شکل سے مسلمان لگتے ہیں اور نہ عمل سے، اس پارٹی میں سیاسی رواداریوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ان فرقہ پرستوں کو بھی مدعو کیا گیا جو اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت اور اذان و نماز کے خلاف ہائے ہائے کرنے ہی کو اپنا مشن سمجھتے ہیں اور جن کی زبان پر نفرت آمیز جملوں کے سوا کبھی کچھ نظر نہیں آتا، یہ لوگ بھی دھوتیاں پہن پہن کر افطار پارٹی میں دندناتے ہوئے دکھائی دیئے۔

اس سال صوفی شہتوت نے اپنے نواسے چلغوزے میاں کا پہلا روزہ رکھوایا اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کچھ مسلم نیتاؤں کی مدد حاصل کرکے ایک سیاسی افطار پارٹی کا منصوبہ بنایا، منصوبہ بناتے وقت وہ مجھ سے بھی ملے اور بزرگانہ انداز میں فرمانے لگے کہ اہل خانہ کا اصرار تھا کہ چلغوزے میاں کے روزہ کی رسم ادا کرتے وقت افطار پارٹی کی جائے اور اس گنگا جمنی تہذیب کا احترام کرتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہندو بھائیوں کو بھی بلا لیا جائے تاکہ انہیں یہ اندازہ ہو کہ مسلمانوں میں نماز روزے کا کس قدر اہتمام ہے۔

میں نے کہا۔ میں اس طرح کی افطار پارٹیوں کے کل جغرافیہ سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ افطار پارٹی کرنے والے کا بھی روزہ نہیں ہوتا اور جو لوگ اس تقریب میں ذمہ داریاں نبھاتے ہیں انہوں نے زندگی میں کبھی روزہ نہیں رکھا ہوتا۔ اس طرح کی افطار پارٹیوں میں اکثر و بیشتر وہ لوگ شرکت کرتے ہیں جو رمضان میں روزے رکھنے کی غلطی بھول کر بھی نہیں کرتے، اکادکا لوگ جو بے چارے روزہ سے ہوتے ہیں وہ دھکا پیل کا شکار ہوتے ہیں اور انہیں بیٹھنے کے لئے صحیح مقام بھی میسر نہیں ہوتا کیوں کہ جن حضرات کا روزہ نہیں ہوتا وہ اچھل کود کرکے ساری کرسیوں پر قبضہ کر لیتے ہیں، اس موقع پر فرقہ پرست بھی نہیں شرماتے کیوں کہ ان کا مقصد بھی کلوواشر یواہی ہوتا ہے، کمال کی بات یہ ہے کہ دوران اکل و شرب اسلام کی اور اسلامی روایتوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور مسلمانوں کی جہالتوں اور حماقتوں پر فقرے کسے جاتے ہیں لیکن گنگا جمنی تہذیب کا بھرم باقی رکھنے کے لئے یا پھر اپنا سیاسی الو سیدھا کرنے کے لئے ایسی پارٹیوں کو رمضان میں زندہ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے، مجھے تو اس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ جو لوگ اس ملک کو اکھنڈ بھارت بنانا چاہتے ہیں، یعنی ایسا بھارت جہاں ہندو گردی کے سوا کچھ نہ ہو وہ بھی اب افطار پارٹیاں کرنے لگے ہیں اور مسلمانوں کو مزید بے وقوف بنانے کے لئے افطار پارٹی کے جلوے بکھیرنے لگے ہیں۔

صوفی شہتوت بولے۔ ہمیں ان باتوں سے انکار نہیں لیکن کیا کریں زمانہ کے ساتھ چلنا پڑتا ہے۔

یہی تو افسوس کی بات ہے۔ ''میں نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا'' فضول رسموں اور بے جا تکلفات کی بڑی بڑی عمارتیں کھڑی کرتے وقت صرف دنیادار نہیں بلکہ مولوی اور صوفی حضرات بھی اب یہی فرمارہے ہیں کہ زمانہ کے ساتھ چلنا پڑتا ہے، اب طویل و عریض لباس پہننے والے اور بین الاقوامی قسم کی داڑھیاں رکھنے والے بھی شادیوں میں کھڑے ہوکر کھانا کھارہے ہیں اور کھڑے ہوکر ایک سانس میں پانی پی رہے ہیں اور اس طرح کی حرکتیں شرم و حیا سے بے نیاز ہوکر ہی ہوتی ہیں۔

قطع کلامی کی معافی۔" صوفی شہتوت نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔" ہماری افطار پارٹی میں کیا آپ تشریف لانے کی زحمت کریں گے۔

میں اس طرح کی افطار پارٹیوں میں نہیں جاتا جن میں صرف دکھاوا ہی دکھاوا ہو۔خلوص نام کی کوئی چیز موجود ہی نہ ہو،لیکن آپ کی خاطر آپ میرے بچپن کے دوست ہیں،بادل نخواستہ حاضر ہوجاؤں گا، وہ میرا شکریہ ادا کرکے چلتے بنے۔

اور ایک دن افطار پارٹی کی تاریخ آگئی، میں عصر کے بعد اس پنڈال میں پہنچ گیا جہاں افطار پارٹی کی تقریب ہورہی تھی، بڑی بڑی شاندار داڑھی والے پنڈال میں مٹرگشت کررہے تھے۔صوفی دلدل تو ایسے کپڑے پہن کرآئے تھے جیسے ان کی شادی ہورہی ہو۔

صوفی زلزال نے گہرے نیلے رنگ کی شیروانی پہن رکھی تھی اور وہ اتنے خوش تھے کہ جیسے جنت الفردوس کا ٹکٹ لے کر ساتویں آسمان سے اترے ہوں۔صوفی قالوبلیٰ جنہیں آسمان کے فرشتوں نے پچھلے سال ہی امیر الہند کا خطاب عطا کیا ہے،وہ بھی محفل میں ہشاش بشاش نظر آرہے تھے۔میں نے ان سے علیک سلیک کی، وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے آپ کو تو معلوم ہی ہوگا کہ ملائکہ نے مجھے امیر الہند کا خطاب عطا کیا تھا، مجھے معلوم ہوا تھا اور یہ بھی پتہ چلا تھا کہ آپ کی کافی دیر تک ان سے بات چیت بھی چلی تھی، آپ بہت خوش نصیب ہیں اور ہمیں فخر ہے کہ ہمارے دیوبند میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں کہ جنہیں فرشتوں نے اپنے ہاتھوں سے خطاب عطا کیا ہے لیکن صوفی جی جب فرشتوں سے آپ کی بات چیت ہوئی تو آپ نے ان سے یہ نہیں پوچھا کہ آپ کی کن خدمات کی وجہ سے آپ کو یہ خطاب ملا ہے؟

فرضی بھائی! امیر الہند بننے کے لئے خدمات کی ضرورت نہیں ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کی ایک عطا ہوتی ہے۔

بہت خوب، میں نے انہیں اوپر سے نیچے تک دیکھا، خدا جھوٹ نہ بلوائے وہ کسی طرح بھی امیر الہند نہیں لگ رہے تھے بلکہ وہ تو امیر محلہ بھی نہیں لگ رہے تھے، پھر ان پر اللہ کا فضل کیوں ہوا، یہ بات میں اللہ میاں سے قیامت کے دن ہی پوچھ پاؤں گا۔

اچانک میری نظر صوفی صواد ضواد پر پڑی، یہ جامنی رنگ کا چوغا پہن کر آئے تھے اور سیاسی لوگوں سے اس طرح کھل کھلا کر باتیں کررہے تھے کہ انہیں دیکھ کر مجھے شرم آرہی تھی، حلیہ تو ایسا کہ دیکھ کر شیطان کو بھی شرم آجائے اور انداز گفتگو اتنا گھٹیا کہ بے چاری سنجیدگی خودکشی کرنے پر مجبور ہو۔میں دانستہ ان کے قریب گیا، مجھے دیکھ کر وہ اور زیادہ غیر سنجیدہ ہوگئے، ہیجڑوں کی طرح مٹکتے ہوئے بولے۔ مجھے یقین تھا کہ آپ اس افطار پارٹی میں ضرور آئیں گے۔

محترم! میرا موڈ خراب ہوگیا مجھے تو اس طرح کی پارٹیوں میں شرکت کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے بس صوفی شہتوت میرے بچپن کے دوست ہیں ان کی خاطر آگیا، لیکن میری روح پریشان ہے۔

روح کو کیا ہوا؟" انہوں نے نہایت بے شرمی کے ساتھ پوچھا۔"

افطار پارٹی اور یہ ماحول! دور دور تک اسلام کا کہیں پتہ نہیں اور دور دور تک سنجیدگی بھی نظر نہیں آتی، اس طرح کی پارٹیاں دنیا کو کیا پیغام دے سکتی ہیں۔

فرضی صاحب! آپ تو بالکل ہی دقیانوس ہوکر رہ گئے ہیں، ہر جگہ رٹی رٹائی باتوں کی جگالی نہیں کرنی چاہئے۔

مطلب؟" میں نے انہیں گھور کر دیکھا۔"

ارے بھئی، ان پارٹیوں سے ہندو اور مسلمانوں کا ایک دوسرے سے ملاقات ہوجاتی ہے اور اچھی اچھی ڈشیں نصیب ہوجاتی ہیں اور یہ کیا کم ہے کہ ہندو بھائیوں کو یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ مسلمان ایک پارٹی میں کتنی قسم کی ڈشیں پیش کرتے ہیں۔

ڈشوں کی قطار لگا کر کیا کوئی قوم ترقی کرسکتی ہے؟ اچھے کھانے کھانا اور کھلانا کیا مسلمانوں کا شعار ہے؟

ابھی ہماری باتیں کسی نتیجے پر نہیں پہنچی تھیں کہ صوفی اذا جاء قریب آکر بولے۔فرضی صاحب کافی عرصہ کے بعد آپ کے دیدار ہوئے، یار کچھ دُبلے نظر آرہے ہو۔" انہوں نے اداءِ بے نیازی کے ساتھ کہا۔" میاں رمضان میں روزے رکھنے والا اپنا موٹاپا کیسے باقی رکھ سکتا ہے۔ "میں نے کہا۔"

صوفی اذا جاء نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے۔اس طرف دیکھو۔میں نے دیکھا تو ہاں مولوی تناور خاں کھڑے ہوئے تھے، یہ وہی حضرت ہیں جنہیں لوگ پیار سے بلڈوزر کہا کرتے ہیں، یہ اتنے موٹے

ہوئے تھے کہ انہیں دیکھ کر یہ گمان ہوتا ہے کہ ان کا جسم بنانے میں یقیناً فرشتوں کو محنت کرنی پڑے گی۔ صوفی اذا جاء نے کہا، ان جیسے مولویوں پر تو رمضان بھی کوئی اثر نہیں ڈال سکتے۔

لیکن یہ کیسے ثابت ہوگا۔ ''میں نے کہا'' کہ یہ روزے رکھتے بھی ہیں یا نہیں، دراصل مولوی حضرات تاویل کرنے میں ماہر ہوتے ہیں، وہ جب مسائل کی بات آتی ہے تو دم دبا کر کسی پتلی گلی سے گزر جاتے ہیں اور کراماً کاتبین کو بھی یہ احساس نہیں ہونے دیتے کہ ان کے رفو چکر ہونے کی وجہ کیا ہے۔

سچ کہتے ہو، اس لئے ہم تو بانگ دہل یہ کہتے ہیں کہ ان مسائل والوں سے فضائل والے اچھے۔ نہ ہو مسئلوں میں الجھتے ہیں اور نہ تاویل کرنے کی نوبت آتی ہے۔ کلن قصائی کے لونڈے کو دیکھو فضائل والوں میں گھس کر راتوں رات ''حضرت'' بن گیا ہے، داڑھی بھی رکھ لی ہے اور ایسی کہ اسے دیکھ کر علماء حق کی داڑھیاں بھی شرمسار ہوں، ہر وقت ہاتھ میں تسبیح، جیب میں مسواک اور ٹانگوں پر اتنا اونچا پجامہ کہ گھٹنے جھانکتے نظر آتے ہیں۔

آج اس کا حال یہ ہے کہ جو بھی اس کو دیکھتا ہے اسے ''حضرت'' کہنے پر مجبور سا ہو جاتا ہے، بے چارے مولوی حضرات اس کی عزت پر رشک کرتے ہیں اور اس کا عالم یہ ہے کہ وہ کسی عالم کو اس لئے سلام نہیں کرتا کہ وہ دعوت کے کام میں لگا ہوا نہیں ہے۔ اس طرح کے اصولوں کی وجہ سے ساری جماعت اس کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہے اور بڑے بڑے مولویوں کا قد اس کے قد کے سامنے چھوٹا لگنے لگا ہے۔

تم بھی بھٹک رہے ہو۔ میں نے ناگواری کے ساتھ کہا اور میں ان سے پیچھا چھڑا کر اس بچے کے پاس پہنچ گیا جس کا پہلا روزہ رکھوایا گیا تھا، یہ تھے چلغوزے میاں ابن الحاج صوفی شہتوت مادری ثم قادری۔

میں نے اس سے پوچھا کہ بیٹا روزہ کیسا گزرا، بھوک پیاس تو نہیں لگی۔

چلغوزے میاں بولے۔ انکل پیاس لگ رہی ہے۔

بس بیٹا تھوڑی دیر کی اور بات ہے، پھر روح افزا دبا کر پینا۔ چلغوزے کے سر پر ہاتھ رکھ کر میں کچھ آگے بڑھا اور میں نے صوفی شہتوت کو مبارک باد دی، وہ اس وقت ایک نمتاجی سے محو کلام تھے، نیتاجی تقریر کرنے کے انداز میں بول رہے تھے، اس سے ہماری گنگا جمنی تہذیب کا اندازہ ہوتا ہے اور یہی ثقافت اور کلچر تو ہندوستان کی پہچان ہے، بس مشکل یہ ہے کہ رمضان سال بھر میں صرف ایک بار آتا ہے، اگر یہ افطار پارٹیاں ہر ماہ ہوا کرتیں تو محبتیں اور رواداریاں اور بڑھتیں اور ہندو مسلم ایکتا کی روشنی میں ہمارا ہندوستان جگ مگا اٹھتا۔

صوفی تاشقند نظر نہیں آرہے ہیں، میں نے دخل در معقولات کرتے ہوئے پوچھا۔

ابھی تو میرے پاس کھڑے تھے، صوفی شہتوت نے بتایا۔ پھر وہ بولے، فرضی بھائی ٹائم ہونے والا ہے۔ آپ کرسی سنبھال لیجئے اور برائے مہربانی کھانے پینے میں تکلف مت کیجئے گا۔

آپ بے فکر رہیں، آج تکلف کرنے کا دن نہیں ہے، آج میں صوفی مسکین اور صوفی نمکین کی طرح دبا کے کھاؤں گا۔

شکریہ، یہ کہہ کر صوفی شہتوت ایک طرف کو چل دیئے اور میں وہاں بیٹھ گیا جہاں لوگ افطاری کے سامنے بیٹھ کر سائرن بجنے کا انتظار کر رہے تھے، میں نے حاضرین پر ایک اچٹتی ہوئی نظر ڈالی، زیادہ تر لوگ وہی تھے جو روزہ رکھنے کی غلطی نہیں کرتے، لیکن یہ لوگ مجھے ہر افطار پارٹی میں نظر آتے ہیں اور کھانا اتنے خشوع وخضوع کے ساتھ کھاتے ہیں کہ انہیں کھاتے پیتے دیکھ کر بار بار رشک ہوتا ہے اور یہ جی چاہتا ہے کہ ان جیسا پیٹ اور معدہ ہمارا بھی ہوتا، میرے سامنے صوفی گل بدن بیٹھے ہوئے تھے انہیں بھی بسیار خوری میں احباب کی طرف سے ایوارڈ مل چکا ہے۔ انہوں نے مجھے دیکھا تو خوش ہو کر بولے، ماشاء اللہ بہت دنوں کے بعد آپ کو دیکھا ہے، آپ یقین جانئے کہ کئی دن سے آپ بہت یاد آرہے تھے۔

شکریہ، میں نے کہا لیکن آپ تو کبھی آتے ہی نہیں، کبھی گھر تشریف لائیں اور میرے ساتھ ایک کپ چائے پیجئے۔

میں ضرور آؤں گا۔ انہوں نے اسی انداز کا وعدہ کیا، پھر زیر لب بولے۔

فرضی صاحب ان افطار پارٹی میں بس ایک کمی ہوتی ہے جو بہت کھلتی ہے۔

میں نے پوچھا۔ ''وہ کیا''

وہ کسی نابالغ نوجوان کی طرح شرماتے ہوئے بولے۔ ان افطار

پارٹیوں میں عورتیں نہیں بلائی جاتیں، کیا عورتیں روزے نہیں رکھتیں۔

بزرگوار! ان پارٹیوں میں صرف روزے دار کو مدعو نہیں کیا جاتا، بلکہ یہ پارٹیاں تو گنگا جمنی تہذیب کا ادھار نمٹانے کے لئے کی جاتی ہیں تاکہ روزہ دار اور غیر روزہ دار ایک دوسرے سے ملیں اور اس تہذیب کا حق ادا کریں اور تا الیکشن سیاسی ثواب حاصل کریں۔

تو پھر عورتوں کو کیوں نہیں مدعو کیا جاتا۔ اگر ان پارٹیوں میں عورتیں بھی ہوا کرتیں تو افطار پارٹیوں کا کیف دوگنا ہوجاتا۔ جدھر دیکھو داڑھیاں، لنگیاں، شرعی پجامے یا پھر کھادی پہننے والے ہی دکھائی دیتے ہیں، کاش کچھ برقعے کچھ چادریں اور کچھ بے پردہ خواتین بھی ہوتیں تو اس رونق میں اور بھی اضافہ ہوجاتا۔ فرضی صاحب جس جنت میں حوریں نہ ہوں وہ جنت کس کام کی۔

گلبدن صاحب، اذان ہونے والی ہے، ایسی باتیں مت کیجئے، کچھ دعا کرلیجئے۔

چلو ہاں دعا کرلیتے ہیں لیکن آپ میری بات پر غور وفکر کرنا اور اس کے لئے کوئی تحریک چلانا میں آپ کا ممنون رہوں گا۔

سائرن بجتے ہی لوگ کھانے پر ٹوٹ پڑے اور ہر طرف نفسانفسی کا عالم ہوگیا، صوفی آؤں تو پھر جاؤں کو میں نے دیکھا وہ دونوں ہاتھوں سے کھارہے تھے اور ایک نام نہاد نیتا کو میں نے دیکھا وہ ایک ساتھ پورا سموسہ اپنے منہ میں ڈھانپنے کی کوشش کررہے تھے۔

افطار پارٹیوں میں یہی وقت قابل دید ہوتا ہے، ہر شخص بہت خاموشی کے ساتھ دھکا پیل میں مصروف رہتا ہے، میں اگرچہ کھانے کے معاملہ میں بہت نکما ہوں، پھر بھی پیٹ پلیٹ کی رسمیں ادا کرنا تو مری بھی عادت رہی ہے، میرے احباب میں کچھ لوگ تو بے تحاشہ کھاتے ہیں، ان کے لقموں کی تعداد دیکھ کر یقین نہیں آتا کہ ان کی مغفرت حساب وکتاب کے بغیر کیسے ہوگی۔

مولوی بتاشے میاں زیادہ کھانے میں کئی بار ایوارڈ حاصل کرچکے ہیں اور ان کا دعویٰ یہ بھی رہا ہے کہ ڈکار نہیں لیں گے، آج بھی اتنا کھاتے ہیں کہ کراماً کاتبین تک کو حیرت ہوتی ہے، خدا ہی جانے کہ انہیں کھاتا دیکھ کر جبرائیل ومیکائیل پر کیا گزرتی ہوگی۔ میں نے دیکھا وہ بھی مجلس میں موجود تھے اور کھانے میں اس طرح مشغول تھے کہ جیسے یہ کھانا ان کی زندگی کا آخری کھانا ہو۔

صوفی زلزال بھی بسیار خوری میں یدطولیٰ ہیں، ان کے بارے میں بانو نے ایک بار کہا تھا۔ خدارا ایسے دوستوں کو مت دعوت دیا کیجئے، میں تو روٹیاں پکاتے پکاتے تھک جاتی ہوں، میں نے ایک بار ان کی دعوت کی تھی، بلا مبالغہ پچاس روٹیاں ہضم کرگئے تھے اور بریانی کی پلیٹیں میں گن نہیں سکا تھا لیکن کسی دوست نے بتایا تھا کہ ۲۰ پلیٹوں کے بعد میں کسی وجہ سے گن نہیں سکا، لیکن ۲۰ پلیٹیں تو مجھے پکی یاد ہیں۔

ایسے دوستوں کے بارے میں جب میں سوچتا ہوں تو مجھے فخر ہوتا ہے کہ میرے اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے ہونہار اور کیسے کیسے فنکار قسم کے دوست مجھے عطا کئے ہیں، بھئی زیادہ کھانا بھی ایک فن ہے اور اگر ہم پوری ایمانداری سے کام لیں تو ایسے لوگوں کے بارے میں ہم برملا یہ کہہ سکتے ہیں۔

کہ ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشے خدائے بخشندہ

افطار پارٹی میں، میں کئی بار شریک ہوا ہوں، افطار پارٹی میں رمضان مبارک اور روزے کی جو درگت بنتی ہے وہ بھی اہل عقل پر عیاں ہے، صرف کھانے پینے سے دلچسپی رکھنے والے لوگ افطار پارٹی کی تقریب میں آکر دندنانے لگتے ہیں اور ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جن کا روزہ نہیں ہوتا۔ اسلامی شعار اور اسلامی روایات کے ساتھ یہ اچھا خاصا ایک مذاق ہے لیکن اس مذاق کو زندہ رکھنے والے نہ صرف مسلمان بلکہ علماء کرام بھی ہیں۔ غیر تو روزے رکھتے ہی نہیں لیکن مسلمانوں کی اکثریت بھی روزے نہ رکھنے کے جرم میں مبتلا ہوتی ہے اور افطار پارٹی میں وہ سنجیدگی، وہ ادب وہ پروردگار عالم کی طرف رجوع بھی نظر نہیں آتا جو روزے کا اور رمضان کا اصل مقصد ہے، بس ایک رسم ہے اور یہ رسم صرف ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کے لئے ادا کی جاتی ہے۔ ہندو اور مسلمانوں میں قرب پیدا کرنے کے اور بھی بہت سے طریقے ہوسکتے ہیں، افطار پارٹی کرکے روزے کے تقدس اور پاکیزگی کا مذاق بنانا کہاں کی دانشمندی ہے اور اس پارٹی سے وہ خدا کیسے خوش ہوسکتا ہے جس نے منافقین کے گناہ نہ معاف کرنے کا عہد کر رکھا ہے اور ان پارٹیوں میں نوے فیصد منافقین ہی شریک ہوتے ہیں، وہ لوگ جو اسلام کے اسلامی قدروں کے مخالف ہیں وہ سب ازراہ سیاست

پارٹیوں میں آتے ہیں اوران پارٹیوں کو سراہتے ہیں۔حیرت کی بات ہے کہ اس سال آرایس ایس اور بھاجپا پارٹی نے بھی افطار پارٹی کے لئے کئی بار پرتولے اوراس کانگریس نے بھی افطار پارٹی کی پھر بنار کھی جواس طرح کی پارٹیوں سے تائب ہوچکی تھی۔دراصل یہ سیاسی لوگ مسلمانوں کو بے وقوف سمجھتے ہیں وہ ان مسلمانوں کواس طرح کے جھنجھنے دے کر جو نابالغ بچوں کو دیئے جاتے ہیں مسلمانوں کوخوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور مسلمانوں کا بھی حال یہ ہے کہ وہ اپنے قاتلوں سے اوراپنے آباؤ اجداد کے قاتلوں سے یہ کھلونے لے کر خوش ہوجاتے ہیں اوران سے بغل گیر ہوکر فخرمحسوس کرتے ہیں۔

افطار پارٹیاں صرف ایک ڈرامہ ہیں اوراس طرح کے ڈرامے اس لئے اسٹیج کئے جاتے ہیں تاکہ فرقہ پرستوں کو مسلمانوں میں اٹھنے بیٹھنے کا موقع ملے اور جب کوئی بھی پارٹی الیکشن جیتنے کے بعد عہدے تقسیم کرتی ہے یا الیکشن کے لئے ٹکٹ تقسیم کرتی ہے تو پھر وہ وہی حرکتیں کرتی ہے جو وہ ہمیشہ سے کرتی آئی ہے، کھانے پینے والے ڈکار لینے سے پہلے ہی مسلمانوں کو نظرانداز کردیتے ہیں لیکن بھائیو! بے وقوف بنانے والے قصوروار نہیں ہیں، قصوروار تو ہم ہیں کہ ہم شاندار طریقوں سے بے وقوف بنتے رہے ہیں اور اندازہ یہ ہے کہ ہم آئندہ بھی اسی طرح بے وقوف بنتے رہیں گے کیوں کہ ہمارا شعور ابھی تک بیدار نہیں ہوسکا ہے، بے شک ان افطار پارٹیوں سے بھی مسلمان کسی درجہ میں کامیاب ہوسکتا ہے بشرطیکہ وہ دل کی گہرائیوں سے اسلام کا پیغام ہندوؤں تک پہنچانے کی کوشش کرے لیکن کوشش تو کیا مسلمانوں کی تو یہ خواہش بھی نہیں ہوتی کہ وہ اسلام کے محاسن اوراسلام کی خوبیاں ہندوؤں کے سامنے رکھیں گے۔سچ تو یہ ہے کہ اگر مسلمانوں نے اسلام کا پیغام ہندوؤں تک پہنچایا ہوتا اور صحیح معنوں میں دعوت اسلام کا کام ہندوستان میں انجام دیا ہوتا تو آج ملک کی حالت دوسری ہوتی اور فرقہ پرستوں کی سوچ بھی اتنی گدلی نہیں ہوتی جتنی ہے، لیکن ہم نے اپنے ہندو بھائیوں کو اسلام سے روشناس کرانے کی ادنیٰ کوشش بھی نہیں کی اور جو کچھ کوشش ہوتی رہی وہ صرف سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے ،صرف اپنے الو سیدھے کرنے کے لئے اور صرف ہندو اور مسلمان دونوں کو بے وقوف بنانے کے لئے ہوتی رہی۔

افطار پارٹی سے نمٹ کر جب میں گھر واپس ہوا تو بانو نے میری طرف دیکھ کر کہا۔

خیریت؟ یہ منہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟

بانو تمہیں تو اندازہ ہی ہوگا کہ ان افطار پارٹیوں میں کیا ہوتا ہے اور جو کچھ ہوتا ہے اس کو دیکھ کر منہ کس سمجھدار انسان کا نہیں لٹکے گا۔

بانو نے یہ سن کر جس طرح کی ہنسی ہنسی اس کا مفہوم سمجھنے اور سمجھانے سے میں قاصر ہوں، اسلئے خدا حافظ۔ (یار زندہ صحبت باقی)

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

ROSHAN DARSI KUTUBKHANA
Saleem Raza Book Seller
New House No 983, Old 551
Hajjan Rabia Manzil, Motinala
Jabalpur, 482002 M.P.

MISKEEN BOOK DEPOT
1526, Ghosiya Ka Rasta
Ramganj Bazar, Jaipur, 302003 Raj.

S.K. AHMAD
New Madina Urdu Book Seller
Near Jama Masjid, Station Road
Manecherial, 504208 Distt. Adilabad A.P.

NASEEM BOOK DEPOT
50/229, Dal Mandi
Varanasi 221001 U.P.

NATIONAL BOOK DEPOT
56, Top Khana Road, Ujjain M.P.

WAQAR BOOK CENTRE
Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.

KHALEEL BOOK DEPOT
Inamdarpura, Telipura Chowk
Akola 444001 M.S.

VAKEEL BOOK DEPOT
Mohd. Ali Road, Ahmedabad Guj.

QARI WAHIDULLAH
SHAMA BOOK DEPOT
Panch Batti, Tonk, Raj. 304001

ROYAL NEWS AGENCY
Makbara Bazar, Kota, Raj.

MINAR BOOK DEPOT
Madina Masjid,
Adilabad 504001 A.P.

SAWERA BOOK DEPOT
Abdul Azeez, Kalu Tower, Nayapura
M. Ali Road, Malegaon, 423203

HAFEEZ BOOK CENTRE
Behind Plice Control Room
Kurnool 518001

NASEEM BOOK DEPOT
77, Colootola Street, Kolkata 700073

POOJA PUSTAK STORE
Subzi Mandi, Saraimeer, Azamgarh U.P.

NATIONAL BOOK HOUSE
Jameel Colony, Walgaon Road,
Amravati M.S.

NOOR NABI BOOK SELLER
News Paper Agent
Dal Mandi, Varanasi, U.P.

MEHBOOB BOOK DEPOT
Opp. Russel Market
Shivaji Nagar, Bangalore, 560051

ABDUL SATTAR BOOK SELLER
Compani Bagh, Muzaffarpur, Bihar

M.H. MULLAL
News Paper Agent C/o Moti Medical
Indi Road, Bijapur, 586101

MADINA BOOK DEPOT
Netaji Road, Raichur K.S.

HABIBI KITAB GHAR
Madani Masjid
Tikore Raod, Dharwar 580001 K.S.

KALEEM BOOK DEPOT
Khas Bazar, Ahmedabad, Guj

GULISTAN BOOK AGENCY
Urdu Bazar, 2832, Sawday Road
Mysore 570021 K.S.

QARI KITAB GHAR
Royal Nawab Complex
Shah-e-Alam Road, Ahmedabad Guj.

KITAB CENTRE
Shamshad Market, A.M.U.
Aligarh, 202002 U.P.

ASGHAR MAGAZINE CORNER
Jama Masjid, Mominpura
Nagpur 440018 M.S.

SHOQEEN BOOK DEPOT
Bahadurganj,
Shahjahanpur U.P.

MOMIN BOOK CENTRE
Bhindi Bazar,
Belgaum 590002

MOIZ BOOK STALL
Bus Stand Road,
Karimnagar 505002

JAVED AZIZI
News Paper Agent
Mohd. Ali Road,
Akola 444001 M.S.

AZEEM NEWS AGENCY
267, Near Bangali Colony
Singar Talai
Khandwa 450001 M.P.

FAIZI KITAB GHAR
Mehsol Chowk, Umar Road,
Sitamarhi, 843302 Bihar

CITY BOOK DEPOT
Qasab Pada Masjid
M. Ali Road, Malegaon, M.S.

GOHAR PRESS & BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai, T.N.

NAZEER BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai T.N.

MOHD. JAWED NAYYAR
BOOK SELLER
56, Nakhas Khana,
Allahabad U.P.

AFTAB BOOK DEPOT
Subzi Bagh, Patna 800004

MOON TRADERS BOOK SELLER
Delhi Gate Road,
Nagaur Raj. 341001

HAJI ABUL QAYYUM
NEW HAJI BOOK DEPOT
Basheer Ganj, Bhaji Mandi Road,
Beed, 431122 M.S.

KAMALIA BOOK DEPOT
Tatarpur, Bhagalpur 812002 Bihar

MINARA DEENI BOOK DEPOT
Masjid Road, Patel Chember
Latur 413512 M.S.

SHABNAM BOOK STALL
Machi Bazar Masjid,
Shopping Centre, Room No.2
Gali No 7, Kasab Bada,
Dhule 424001 M.S.

SALEEM BOOK CENTRE
97/1, High Road,
Pernambut 635810 T.N.

SHAIKH MEHBOOB
Agent News Paper
Baselkhi Road, Near Madina Masjid
P.o. Udgir 413517, Distt. Latur, M.S.

ABDUL WAHID & SONS
Main Road, Ranchi, Bihar 834001

SULTAN HYDER KHAN
Indori, Qannauj Sugandh Bhandar
Bus Stand, Manawar
Distt. Dhar. 454446 M.P.

M.M. KATCHI BOOK STALL
Bhandiwad Base
Hubli, 580020 K.S.

AKHLAQ AHMAD
URF CHHOTE
Moh. Qazipura,
Nea Masjid Alam Shaheed Markaz Wali,
Bahraich, 271801 U.P.

NEW KITAB MANZIL
Tatarpur,
Bhagalpur 412002, Bihar

AZKIYA BOOK SHOP
& GENERAL STORE
51, Nayapura, Indore, 452003

MOLVI MOHD. AZHAR
Husaini Kitab Ghar, P.o. Mantha
Distt. Jalna, 431504, M.S.

HABEEBUR RAHMAN FAROOQI
122, Barhamnipura
Bahraich, 271801 U.P.

AZAD KITAB GHAR
Sakchi Bazar
Jamshedpur 831001

KHAN BOOK STALL
Nizamuddin Chowk, Shah Ganj
Aurangabad, 431001 M.S.

AL FURQAN BOOK DEPOT
Darul Uloom, P.o. Porkran
Distt. Jesalmer, 345021 Raj

MUNSHI BOOK DEPOT
Sanjay Nagar, P.o. Kopar Gaon
Distt. Ahmead Nagar, 423601 M.S.

FIRDOS KITAB GHAR
No. 3, Dari Complex
Rasoolpur, Bank Road
Dharwad, 580001 K.S.

RASHEED BOOK DEPOT
Mandi Bazar
Burhanpur, 450331 M.P.

M. A. QADEER
News Agent
P.o. Bodhan, 503185
Distt. Nizamabad, A.P.

JAVED BOOK HOUSE
M.G. Chowk
Kolar 563101 K.S.

H. H. HABEEBUR RAHMAN
BOOK SELLER
P.o. Chhabra Gugor
Distt. Baran, Raj 325220

SHARMA BOOK STALL
Sadar Bazar, Nehtaur,
Bijnor U.P.

ANWAR BOOK DEPOT
Chowk Bazar, Howra Post Office
Bagban Gali, Nanded 431604 M.S.

UNIQUE STATIONARY
& BOOK SELLER
Old Bus Stand, P.o. Nirmal
Distt. Adilabad, A.P. 504106

RASHEED AHMAD
Akhbar Wale
Near Shaheen Hotel,
Kheradiyon Ka Mohalla,
Jodhpur 342001 Raj.

SIDDIQ BOOK DEPOT
37, Aminabad Park,
Lucknow U.P.

M. MANZAR ALAM
TAYYAB ATTAR HOUSE
Jama Masjid, Main Road,
P.o. Motihari,
Distt. East Chaparan, Bihar

ABDUS SATTAR
Panahkola, P.o. Madhupur
Distt. Deoghar 415353

MOHD. KHURSHEED QASMI
Maktaba Qasmia, Millat Nagar,
Bhusawal 425201 M.S.

SAYED ABID PASHA
684/16th Gate, Sayed Alam Mohalla
P.o. Channapatna 571501
Distt. Bangalore K.S.

J. MOHD. YOUSUF
National Book House,
49, Chunnam Bukar Street,
P.o. Ambur 635802
Distt. Vellore T.N.

MOHD. ARIF DANISH RAZVI
Near Dr. Parvez Ansari,
Bacside Allah Wali Masjid,
Zetunpura, Bhiwandi, Thane 480302

MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN
Vill. Sahadullahpur
Distt. Gopalganj 841428 Bihar

SAMEER BOOK DEPOT
Near R.K. Model School
Shahid Sarai, Siwan 841226 Bihar

AB. JUNAID AHMAD
Johar News Paper Agency
M.M. Johar Ali Road
Kalamb Chowk, Yavatmal 545001

MAQBOOL NOVEL GHAR
City Chowk, Aurangabad,
431001 M.S.

NAEEM BOOK DEPOT
Sadar Bazar,
Maunath Bhanjan U.P.

VISHAL NEWS PAPER AGENT
Railway Book Stall
Nizamabad, 503001 A.P.

ABDUL MAJEED SHEKH
Ahmed Book Seller, Moh. Peth,
Near Javed Kirana, Parbhani 431401

S.I. SHAIKH
H. No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road
Ambedkar Nagar, P.o. Shirdi
Ta. Rahta, Distt. Ahmed Nagar M.S.
423109

SHAMS NEWS AGENCY
Beside Agra Sweet, Farmanwadi
Hyderabad 500001 A.P.

MAGAZINE CENTRE
146, D.N. Road,
Mahendra Chambers
Ground Floor, Shop No. 2
Mumbai 400001

ABDULLAH NEWS AGENCY
Lal Chowk, Ist Bridge,
Srinagar J & K 190001

MANZOORUL HASAN
Shop No. 6, Paper Mrket
Rail Bazar, Kanpur Cant
208001

SHAIKH AKRAM MANSOORI
20-4-226/8, Mahboob Chwok,
Charminar, Hyderabad 500002 T.S.

MIRZA BOOK DEPOT
Kohna Mughal Pura, Nai Sarak
Muradabad U.P. 244001

INDIA BOOK STALL
Laxmi Takis Road,
Near Sarai Jumerati,
Bhopal, 462001 M.P.

کل امر مرہون باوقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۸ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقا تھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۸ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔



تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔



تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ لہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔



تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔



قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۸ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

اکتوبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
۱؍اکتوبر	قمروزحل	مقابلہ	۴۷-۴
۲؍اکتوبر	قمروشمس	تربیع	۱۴-۱۵
۳؍اکتوبر	قمروعطارد	تربیع	۵۶-۷
۴؍اکتوبر	قمرومریخ	مقابلہ	۰۰-۱۵
۵؍اکتوبر	قمروعطارد	تسدیس	۴۹-۱۶
۵؍اکتوبر	قمرومشتری	تربیع	۷-۱۷
۶؍اکتوبر	قمروزہرہ	تسدیس	۴۵-۲۲
۷؍اکتوبر	قمرومشتری	تسدیس	۳۲-۱۹
۸؍اکتوبر	قمروزحل	تربیع	۱۷-۱۲
۸؍اکتوبر	قمرومریخ	تثلیث	۴-۲۲
۱۰؍اکتوبر	قمروعطارد	قران	۶-۱۰
۱۱؍اکتوبر	عطاردومریخ	تربیع	۵۷-۷
۱۲؍اکتوبر	قمرومشتری	قران	۴۲-۴
۱۲؍اکتوبر	عطاردوزحل	تسدیس	۵۰-۱۳
۱۳؍اکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۳۶-۱۲
۱۴؍اکتوبر	قمروشمس	تسدیس	۲۷-۶
۱۵؍اکتوبر	قمروزحل	قران	۱۰-۸
۱۶؍اکتوبر	عطاردوزہرہ	قران	۴۹-۱
۱۷؍اکتوبر	قمرومشتری	تسدیس	۱۹-۳
۱۸؍اکتوبر	قمروزہرہ	تربیع	۱۳-۵
۱۹؍اکتوبر	قمرومشتری	تربیع	۱۴-۱۷
۲۰؍اکتوبر	قمروزہرہ	تثلیث	۱۲-۱۵
۲۱؍اکتوبر	قمروعطارد	تثلیث	۴۲-۱۰
۲۲؍اکتوبر	قمروزحل	تربیع	۲۸-۲۰
۲۳؍اکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۲۷-۱۹
۲۴؍اکتوبر	عطاردوزحل	تسدیس	۲۱-۱۸
۲۵؍اکتوبر	قمرومریخ	تربیع	۴۶-۳
۲۶؍اکتوبر	قمرومشتری	مقابلہ	۱۸-۲۰
۲۸؍اکتوبر	شمس وزحل	تثلیث	۲۱-۸
۳۱؍اکتوبر	قمرومشتری	تثلیث	۱-۵

نومبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم نومبر	قمرومریخ	مقابلہ	۵۲-۲۰
۲؍نومبر	قمرومشتری	تربیع	۵۵-۸
۳؍نومبر	قمروشمس	تسدیس	۱۰-۵
۵؍نومبر	قمروزحل	تربیع	۳۲-۲۳
۶؍نومبر	قمرومریخ	تثلیث	۱۲-۸
۷؍نومبر	قمروزحل	تثلیث	۸-۴
۸؍نومبر	قمرومریخ	تربیع	۱۲-۱۶
۸؍نومبر	قمرومشتری	قران	۳۶-۰۰
۹؍نومبر	زہرہ ومریخ	تثلیث	۵۱-۲۰
۱۱؍نومبر	قمروزہرہ	تسدیس	۲۵-۱
۱۱؍نومبر	قمروزحل	قران	۵۴-۲۰
۱۳؍نومبر	قمروشمس	تسدیس	۵۱-۱
۱۴؍نومبر	قمروعطارد	تسدیس	۵۳-۲۳
۱۵؍نومبر	قمروزہرہ	تثلیث	۱۰-۱
۱۶؍نومبر	قمرومشتری	تربیع	۳۹-۱۳
۱۷؍نومبر	قمروعطارد	تربیع	۹-۱۳
۱۸؍نومبر	قمروشمس	تثلیث	۳۲-۱۳
۱۹؍نومبر	قمرومشتری	تثلیث	۴۶-۱
۲۰؍نومبر	مریخ ومشتری	تربیع	۰۰-۷
۲۱؍نومبر	قمروزحل	تثلیث	۲۳-۱۷
۲۳؍نومبر	قمروشمس	مقابلہ	۸-۱۱
۲۴؍نومبر	قمروعطارد	مقابلہ	۵۸-۱
۲۵؍نومبر	قمرومریخ	تثلیث	۱۵-۲۲
۲۶؍نومبر	شمس ومشتری	قران	۲-۱۲
۲۷؍نومبر	قمروزہرہ	تربیع	۴۵-۹
۲۷؍نومبر	شمس وعطارد	قران	۴۴-۱۴
۲۸؍نومبر	مریخ وزحل	تسدیس	۰۰-۳
۲۸؍نومبر	عطاردومشتری	قران	۵۷-۳
۲۹؍نومبر	قمروعطارد	تربیع	۱۲-۲۰
۳۰؍نومبر	قمرومریخ	مقابلہ	۴۸-۷

دسمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم دسمبر	قمروعطارد	تسدیس	۴-۲۰
۲؍دسمبر	قمروشمس	تسدیس	۱-۱۴
۴؍دسمبر	قمروزہرہ	قران	۳۵-۲
۶؍دسمبر	قمرومشتری	قران	۱-۲۰
۷؍دسمبر	قمروشمس	قران	۵۰-۱۲
۹؍دسمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۵۰-۰۰
۹؍دسمبر	قمرومریخ	تسدیس	۲۱-۲۳
۱۱؍دسمبر	قمروعطارد	تسدیس	۸-۲
۱۲؍دسمبر	قمروشمس	تسدیس	۵-۲۳
۱۴؍دسمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۳۹-۹
۱۴؍دسمبر	قمرومشتری	تربیع	۱۳-۱۰
۱۵؍دسمبر	قمروشمس	تربیع	۱۳-۱۷
۱۶؍دسمبر	زہرہ وزحل	تسدیس	۵۵-۱۹
۱۷؍دسمبر	قمروزحل	تربیع	۴۹-۰۰
۱۸؍دسمبر	قمروشمس	تثلیث	۵۶-۷
۱۹؍دسمبر	قمروزحل	تثلیث	۵۵-۸
۱۹؍دسمبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۲۲-۱۲
۲۰؍دسمبر	قمرومریخ	تسدیس	۱۱-۶
۲۱؍دسمبر	عطاردومشتری	قران	۵-۲۳
۲۲؍دسمبر	قمرومریخ	تربیع	۹-۱۱
۲۳؍دسمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۴۴-۲۳
۲۴؍دسمبر	قمرومریخ	تثلیث	۶-۱۴
۲۵؍دسمبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۴-۱۵
۲۷؍دسمبر	قمروشمس	تثلیث	۳-۸
۲۷؍دسمبر	قمروزحل	تثلیث	۲۱-۱۷
۲۸؍دسمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۲۱-۸
۲۸؍دسمبر	قمرومریخ	مقابلہ	۵۷-۲۱
۲۹؍دسمبر	قمروشمس	تربیع	۴-۱۵
۲۹؍دسمبر	قمرومشتری	تسدیس	۳۰-۲۱
۳۰؍دسمبر	قمروعطارد	تسدیس	۴۳-۱۵

شرف قمر

۲۴ر اکتوبر ۲۰۱۸ء رات ۱۱ بج کر ۴۰ منٹ سے ۲۵ر اکتوبر ۲۰۱۸ء رات ایک بج کر ۲۸ منٹ تک۔ ۲۱ر نومبر ۲۰۱۸ء صبح ۸ بج کر ۴۸ منٹ سے ۲۱ر نومبر ۲۰۱۸ء صبح ۱۰ بج کر ۳۵ منٹ تک۔ ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۸ء شام ۶ بج کر ۶ منٹ سے ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۸ء رات ۸ بج کر ۳۵ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے بہت موثر مانے گئے ہیں، عاملین کو ان اوقات سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ہبوط قمر

۱۰ر اکتوبر ۲۰۱۸ء دوپہر ایک بج کر ۸ منٹ سے ۱۰ر اکتوبر ۲۰۱۸ء دوپہر ۲ بج کر ۵۳ منٹ تک۔

۶ر نومبر ۲۰۱۸ء رات ۱۰ بج کر ۴ منٹ سے ۶ر نومبر ۲۰۱۸ء رات ۱۱ بج کر ۴۹ منٹ تک۔

۴ر دسمبر ۲۰۱۸ء صبح ۵ بج کر ایک منٹ سے ۴ر دسمبر ۲۰۱۸ء صبح ۶ بج کر ۴۹ منٹ تک۔

۳۱ر دسمبر ۲۰۱۸ء صبح ۱۰ بج کر ۳۱ منٹ سے ۳۱ر دسمبر ۲۰۱۸ء دوپہر ۱۱ بج کر ۴۰ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا، یہ اوقات منفی کاموں کے لئے موثر مانے گئے ہیں، ان اوقات میں عداوت ونفرت اور لوگوں کو عہدوں اور منصبوں سے گرانے کے لئے کام کئے جاسکتے ہیں، عاملین کو ان اوقات سے فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن ناحق کسی کو ستا کر اپنی عاقبت نہیں برباد کرنی چاہئے۔

قمر در عقرب

۱۰ر اکتوبر ۲۰۱۸ء صبح ۹ بج کر ۳۹ منٹ سے ۱۲ر اکتوبر سہ پہر تین بج کر ۲۳ منٹ تک۔

۶ر نومبر ۲۰۱۸ء شام ۶ بج کر ۲۳ منٹ سے ۸ر نومبر ۲۰۱۸ء رات ۱۲ بج کر ۲۹ منٹ تک۔

۴ر دسمبر ۲۰۱۸ء رات ایک بج کر ۲۵ منٹ سے ۶ر دسمبر ۲۰۱۸ء صبح بج کر ۱۹ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا، ان اوقات کو غیر مبارک کہا گیا ہے، ان اوقات میں سفر سے احتیاط برتیں، مکان کی بنیاد رکھنے سے احتیاط برتیں اور بیاہ شادی اور منگنی سے بھی پرہیز رکھیں تو بہتر ہے۔

تحویل آفتاب

۲۳ر اکتوبر ۲۰۱۸ء کو آفتاب صبح ۷ بج کر ۲۴ منٹ پر برج عقرب میں داخل ہوگا

۲۲ر نومبر ۲۰۱۸ء کو آفتاب دوپہر ۳ بج کر ۳۱ منٹ پر برج قوس میں داخل ہوگا۔

۲۱ر دسمبر ۲۰۱۸ء کو آفتاب رات ۳ بج کر ۵۳ منٹ پر برج جدی میں داخل ہوگا، یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں اپنی اہم ضروریات وخواہشات اپنے رب کے حضور میں پیش کریں، انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی اور دولت سکون دل سے بھی بہرہ ور ہوں گے۔

منزل شرطین

۲۲ر اکتوبر	دن ۱۲ بج کر ۲۶ منٹ پر
۱۸ر نومبر	رات ۹ بج کر ۲۴ منٹ پر
۱۶ر دسمبر	صبح ۶ بج کر ۱۳ منٹ پر

چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والے متوجہ ہوں۔

سیاروں کی رجعت واستقامت

عطارد	۱۷ر اکتوبر	در برج عقرب حالت استقامت	دوپہر ایک بجکر ۳۰ منٹ
عطارد	۶ر نومبر	در برج قوس حالت استقامت	رات ۱۲ بج کر ۴۹ منٹ
عطارد	۳ر دسمبر	در برج قوس حالت رجعت	دوپہر ایک بج کر ۷ منٹ

حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے والے حضرات روزانہ ایک حرف کو ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھیں، اگر با موکل پڑھیں تو افضل ہے۔

اوقات نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے (اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۸ء)

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۹/اکتوبر	قران شمس وعطارد	مکمل	۲_۲۳
۹/اکتوبر	تربیع زہرہ وزحل	ختم	۱۴_۵۵
۹/اکتوبر	تربیع مریخ وزحل	شروع	۰۰_۲۷
۱۰/اکتوبر	قران شمس وعطارد	ختم	۱۰_۵۴
۱۱/اکتوبر	تربیع مریخ وزحل	مکمل	۱۹_۷
۱۲/اکتوبر	تسدیس عطارد وزحل	شروع	۱۷_۳۹
۱۳/اکتوبر	تسدیس عطارد وزحل	مکمل	۸_۳۲
۱۳/اکتوبر	تربیع مریخ وزحل	ختم	۱۳_۵۷
۱۳/اکتوبر	تسدیس عطارد وزحل	ختم	۲۳_۲۹
۱۵/اکتوبر	تسدیس شمس وزحل	شروع	۱۴_۳۰
۱۶/اکتوبر	تسدیس شمس وزحل	مکمل	۱۶_۴۳
۱۷/اکتوبر	تسدیس شمس وزحل	ختم	۱۸_۵۷
۱۷/اکتوبر	قران عطارد ومشتری	شروع	۱۱_۲۱
۱۸/اکتوبر	قران عطارد ومشتری	مکمل	۱۴_۲۴
۱۹/اکتوبر	قران عطارد ومشتری	ختم	۷_۳۲
۲۵/اکتوبر	قران شمس ومشتری	شروع	۱۶_۵۱
۲۶/اکتوبر	قران شمس ومشتری	مکمل	۲۳_۳۹
۲۸/اکتوبر	قران شمس ومشتری	ختم	۶_۲۶
۲/نومبر	تسدیس زہرہ وزحل	شروع	۱۷_۱۴
۳/نومبر	تسدیس زہرہ وزحل	مکمل	۱۴_۱
۴/نومبر	تسدیس زہرہ وزحل	ختم	۱۰_۴۸
۱۲/نومبر	قران زہرہ ومشتری	شروع	۱۴_۳۸
۱۳/نومبر	قران زہرہ ومشتری	مکمل	۱۳_۴۵
۱۴/نومبر	قران زہرہ ومشتری	ختم	۱۲_۵۱
۱۶/نومبر	تسدیس عطارد ومریخ	شروع	۷_۴۷
۱۷/نومبر	تسدیس عطارد ومریخ	مکمل	۱۹_۵۴
۱۹/نومبر	تسدیس عطارد ومریخ	ختم	۲۰_۴۳
۲۶/نومبر	قران عطارد وزحل	شروع	۲۳_۷
۲۸/نومبر	قران عطارد وزحل	مکمل	۱۲_۲۸
۵/دسمبر	تسدیس مریخ وزحل	شروع	۴_۳
۶/دسمبر	تسدیس عطارد ومریخ	شروع	۰۰_۴۳
۶/دسمبر	قران عطارد وزحل	ختم	۱۷_۳۵
۶/دسمبر	تسدیس عطارد ومریخ	مکمل	۲۱_۲۷
۷/دسمبر	تسدیس مریخ وزحل	مکمل	۲_۵۰
۷/دسمبر	تسدیس عطارد ومریخ	ختم	۱۵_۴۵
۹/دسمبر	تسدیس مریخ وزحل	ختم	۱_۴۲
۱۲/دسمبر	قران شمس وعطارد	شروع	۲۱_۱۹
۱۳/دسمبر	قران شمس وعطارد	مکمل	۷_۱۸
۱۳/دسمبر	قران شمس وعطارد	ختم	۱۷_۱۷
۱۵/دسمبر	قران عطارد وزہرہ	شروع	۱۰_۷
۱۵/دسمبر	قران عطارد وزہرہ	مکمل	۱۹_۳۸
۱۶/دسمبر	قران عطارد وزہرہ	ختم	۵_۱۸
۲۰/دسمبر	قران شمس وزحل	شروع	۲۳_۵۹
۲۲/دسمبر	قران شمس وزحل	مکمل	۲_۳۸
۲۳/دسمبر	قران شمس وزحل	ختم	۵_۱۷
۲۵/دسمبر	قران زہرہ وزحل	شروع	۲_۲۲
۲۵/دسمبر	قران زہرہ وزحل	مکمل	۲۳_۲۵
۲۶/دسمبر	قران زہرہ وزحل	ختم	۲۰_۲۷

نظرات سے فائدہ اٹھائیں

تسدیس شمس وزحل

اس سعد نظر کی ابتداء ۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو دن ۲ بجے ہوگی، ۱۶؍اکتوبر کو شام ۴ بجکر ۴۳ منٹ پر یہ نظر پورے شباب پر ہوگی، ۱۷؍اکتوبر کو اس سعد نظر کا وقت شام ۶ بجکر ۵۷ منٹ پر ختم ہوجائے گا۔ اس وقت میں یہ نقش حصول حاجات اور حصول ضروریات کے لئے تیار کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور اس نقش کو ہری روشنائی سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کریں، انشاء اللہ زبردست فائدہ محسوس کریں گے۔

نقش یہ ہے۔

۱۶۰۳	۱۶۰۶	۱۶۰۹	۱۵۹۶
۱۶۰۸	۱۵۹۷	۱۶۰۲	۱۶۰۷
۱۵۹۸	۱۶۱۱	۱۶۰۴	۱۶۰۱
۱۶۰۵	۱۶۰۰	۱۵۹۹	۱۶۱۰

تسدیس زہرہ وزحل

اس سعد نظر کی شروعات ۲؍نومبر ۲۰۱۸ شام ۵ بجکر ۱۵ منٹ پر ہوگی، ۳؍نومبر کو یہ نظر مکمل ہوگی، ۴؍نومبر کو صبح ۱۰ بجکر ۴۸ منٹ پر یہ نظر ختم ہوجائے گی۔ برائے محبت اس وقت سورۂ یوسف کا یہ نقش خالی البطن گلاب وزعفران سے لکھیں اور طلاب کے دائیں بازو پر باندھیں، نقش کے درمیان خانہ میں طالب ومطلوب کے نام مع والدہ لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۱۲۵۹۹۴	۳۳۵۹۸۸	۴۱۹۹۸
۲۹۳۹۹۰		۲۰۹۹۹۰
۸۳۹۹۶	۱۶۷۹۹۲	۲۵۱۹۹۲

قران شمس وعطارد

اس نظر کی شروعات ۱۲؍دسمبر ۲۰۱۸ء رات ۹ بجکر ۱۹ منٹ پر ہوگی، یہ نظر ۱۳؍دسمبر صبح ۷ بجکر ۱۸ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گی، ۱۳؍دسمبر کو شام ۵ بجکر ۱۷ منٹ پر یہ نظر ختم ہوجائے گی، اسی وقت یہ نقش گلاب وزعفران سے لکھیں، یہ نقش ان حضرات وعلماء کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا جو کسی امتحان کی تیاری کررہے ہوں، یہ نقش انٹرویو کی کامیابی حاصل کرنے کے لئے بہت موثر ثابت ہوگا۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے طالب کے گلے میں ڈالیں۔ اگر کوئی بچہ کند ذہن ہو تو اس کو یہ نقش گلاب وزعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر بدھ کو عصر کے بعد پلائیں، انشاء اللہ کند ذہنی سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۱۶۲۲	۱۶۲۶	۱۶۲۹	۱۶۱۵
۱۶۲۸	۱۶۱۶	۱۶۲۱	۱۶۲۷
۱۶۱۷	۱۶۳۱	۱۶۲۴	۱۶۲۰
۱۶۲۵	۱۶۱۹	۱۶۱۸	۱۶۳۰

قران عطارد ومشتری

اس قران کی شروعات ۱۷؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو رات ۹ بجکر ۲۱ منٹ پر ہوگی۔ ۱۸؍اکتوبر کو دوپہر ۲ بجکر ۲۲ منٹ پر یہ قران پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔ ۱۹؍اکتوبر کو صبح ۷ بجکر ۳۲ منٹ پر یہ ختم ہوجائے گا۔

جو لوگ اچھے روزگار یا اچھی ملازمت کے خواہش مند ہیں یا جو لوگ کھویا ہوا وقار دوبارہ چاہتے ہیں ان کے لئے وقت بہت قیمتی ہے، مندرجہ ذیل نقش کو چاندی کے پترے پر کندہ کراکر جس کا وزن ۹ گرام ہو اپنے پاس رکھیں، انشاء اللہ زبردست فائدے محسوس کریں گے اور مطلوبہ مقاصد میں کامیابی بہت جلد حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

اللہ لطیف	بعبادہ	یرزق	من یشاء
۳۱۸	۴۰۱	۱۹۶	۸۳
۴۰۰	۳۱۵	۸۶	۱۹۷
۸۵	۱۹۸	۳۹۹	۳۱۶

اس کے بعد مندرجہ ذیل حروف کو اپنے نام کے حروف کے ساتھ امتزاج دیں۔

ال ل ہ ل ط ی ف ب ع ب اد ہ ی ر ز ق م ن ی ش اء

امتزاج کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی سطر میں مذکورہ حروف لکھ دیں، دوسری سطر میں اپنے نام کو الگ الگ حروف میں لکھ دیں۔ تیسری سطر اس طرح بنائیں کہ ایک حرف پہلی سطر کا لیں اور دوسرا حرف دوسری سطر کا لیں، اگر کسی سطر میں حروف زیادہ ہوں تو اخیر میں وہ سب حروف لکھیں۔ اس کے بعد چار چار حروف کے کلمے بنالیں، آخری کلمہ کم یا زیادہ حروف کا بنالیں، پھر ان کلمات کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں، انشاء اللہ اگر ملازمت کی خواہش ہوگی ملازمت ملے گی، اگر اقتدار کی خواہش ہوگی اقتدار ملے گا۔

تسدیس زہرہ و مشتری

یہ نقش تسدیس زہرہ و مشتری کے وقت ان لوگوں کے لئے لکھنا چاہئے جن کا ستارہ مشتری یا زہرہ ہو۔ جن لوگوں کا روزگار ٹھیک نہ چل رہا ہو، ہر کام میں رکاوٹ پڑتی ہو، آمدنی میں اضافہ نہ ہوتا ہو اور عہدے اور منصب میں ترقی نہ ہو رہی ہو، اگر کچھ لوگوں کی کوئی خاص مراد ایسی ہو جو پوری نہ ہو رہی ہو تو ان کے لئے بھی یہ نقش موثر ثابت ہوگا۔

نقش بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکلے اور ان میں ۱۱۲ کا اضافہ کرے، پھر حسب قاعدہ نقش تیار کرلے اور اس نقش کو آتشی چال سے پُر کرے، نقش کو باوضو ہو کر پُر کرے اور نقش لکھنے کے بعد ۱۸۴ مرتبہ ''یاباسط'' پڑھ کر اس نقش پر دم کردے، اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، انشاءاللہ حیرت ناک نتائج ظاہر ہوں گے۔

زہرہ مشتری کی تسدیس کی شروعات ۱۵ ستمبر کو رات ایک بج کر ۳۷ منٹ پر ہوگی، ۱۶ ستمبر کو یہ نظر پایہ تکمیل کو پہنچے گی اور ۱۷ ستمبر کو زہرہ مشتری کی تسدیس رات ۱۲ بجکر ۵۰ منٹ پر ختم ہوجائے گی، ان ہی اوقات میں ''یاعزیز'' کا نقش خالی البطن بھی بہت موثر ثابت ہوتا ہے، اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھیں، درمیانی خانہ میں اپنا مقصد لکھیں، یہ نقش حصول حاجات، حصول روزگار، تکمیل خواہشات کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷	۶۶	۴۱
۳۵		۵۹
۵۲	۲۸	۱۴

قران زہرہ زحل

یہ قران وقتِ نحس ہے اور جدائی ڈالنے کے لئے موثر ترین وقت مانا گیا ہے، ناجائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے اس نظر سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اس سال یہ قران ۲۵ دسمبر کو رات ۲ بجکر ۲۲ منٹ پر شروع ہوگا۔ ۲۵ دسمبر کو یہ قران رات ۱۱ بجکر ۲۵ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا اور ۲۶ دسمبر کو رات ۸ بجکر ۲۷ منٹ پر ختم ہوگا۔

ناجائز تعلقات ختم کرانے کے لئے ایک آسان عمل یہ ہے۔ ایک گول بڑا سا بینگن لیں اور ایک نئی چھری پر ۳۱۳ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر چھری پر دم کردیں وَ اَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃ. اس کے بعد مذکورہ اوقات میں اس بینگن کو اس تصور کے ساتھ کاٹیں کہ جس طرح اس بینگن کے دونوں ٹکڑے ایک دوسرے سے جدا ہوگئے ہیں۔ اسی طرح فلاں فلاں کے درمیان جدائی اور دوری واقع ہوجائے۔ اس کے بعد دونوں ٹکڑوں کو دو قبرستان میں دبادیں۔ بینگن کاٹتے وقت دونوں کے نام مع والدہ لیں یا ذہن میں رکھیں، آیت کے آگے پیچھے درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو کرنے والا عمل کے بعد کچھ صدقہ بھی کردے تاکہ اس عمل کی رجعت سے محفوظ رہے۔

☆☆☆

قسط نمبر: ۱۷۱

انسان اور شیطان کی کشمکش



اسلم راہی

یوناف اور بیوسا کو لشکر کے بیچوں بیچ آگے بڑھتے ہوئے پتہ چلا کہ بادشاہ سعد ابوکرب اس وقت اپنے خیمے میں موجود ہے لہٰذا یوناف اور بیوسا آگے بڑھے اور اس کے محافظوں سے التماس کی وہ ان کے بادشاہ سعد ابوکرب سے ملنے کے خواہش مند ہیں، محافظ اندر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس یوناف کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

"تم اندر چلے جاؤ اور بادشاہ سے مل سکتے ہو" یوناف بیوسا کو لے کر اندر گیا۔ سعد ابوکرب نے اپنی جگہ سے اٹھ کر یوناف کے ساتھ مصافحہ کیا اور اپنی بائیں طرف ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا جب وہ دونوں بیٹھ گئے تو سعد ابوکرب نے ان دونوں کو مخاطب کر کے پوچھا۔

"اے اجنبیو! تم کون ہو اور کس مقصد کے تحت تم نے مجھ سے ملنے کی خواہش کا ارادہ کیا ہے، اس پر یوناف نے کہا۔

"اے بادشاہ! میرا نام یوناف اور میری اس ساتھی لڑکی کا نام بیوسا ہے، ہم دونوں نیکی کے نمائندے ہیں اور آپ کے پاس یہ تمنا لے کر آئے ہیں کہ آپ کے لشکر میں شامل ہوں اور یہ دیکھیں کہ آپ اپنے لشکر کے ساتھ مغرب کی طرف حملہ آور ہوتے ہوئے کیا کارہائے نمایاں انجام دیتے ہیں۔ اے بادشاہ آپ کے لشکر میں رہتے ہوئے نہ صرف یہ کہ میں آپ کا بہترین مشیر ثابت ہو سکتا ہوں بلکہ جنگ میں حصہ لیتے ہوئے آپ کے کامیاب سالار کا کردار بھی ادا کر سکتا ہوں، آپ صرف ایک دفعہ مجھے آزما کر دیکھیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا اور میں آپ کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ میں دشمن کے بڑے بڑے سورماؤں کو اپنے سامنے زیر اور چت کر کے رکھ دوں گا۔"

سعد ابوکرب یوناف کا جواب سن کر خوش ہوا اور کہنے لگا۔ "میں تم دونوں کو اپنے لشکر میں شامل ہونے کی اجازت دیتا ہوں، تمہارے لئے بہترین کھانے اور بہترین رہائش کا انتظام کروں گا اور ضرورت کے وقت میں تمہیں ضرور آزماؤں گا۔" اس کے ساتھ ہی سعد ابوکرب نے اپنے محافظ کو بلایا اور جب وہ محافظ بھاگا بھاگا وہاں آیا تو اس نے یوناف اور بیوسا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "ان دونوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ، ان کے لئے ایک صاف ستھرے اور بہترین خیمے کا انتظام کرو، جس میں یہ قیام کر سکیں اور ساتھ ہی ان کے لئے بہترین خوراک کا بھی بندوبست کرو، یہ دونوں لشکر میں ہمارے ساتھ رہیں گے۔" اس کے ساتھ ہی یوناف اور بیوسا اپنی جگہ سے اٹھے اور اس محافظ کے ساتھ ہو لئے تھے، دوسرے روز سعد ابوکرب اپنے لشکر کے ساتھ وہاں سے کوچ کر گیا تھا، یوناف اور بیوسا بھی اس کے لشکر میں شامل تھے۔

☆☆☆

آگے بڑھتے ہوئے سعد ابوکرب یثرب حملہ آور ہوا اور اس شہر کو فتح کرنے کے بعد یہاں اپنے بیٹے کو حاکم مقرر کیا اور آگے بڑھ گیا لیکن وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ اہل یثرب نے اس کے بیٹے کو قتل کر دیا ہے لہٰذا سعد ابوکرب انتہائی غصہ اور خونخواری کی حالت میں واپس پلٹا۔ یثرب کے باہر پہنچ کر وہ خیمہ زن ہوا، وہ چاہتا تھا کہ شہر پر حملہ آور ہو کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دے اور کھجوروں کے پیڑ کاٹنے کے علاوہ لوگوں کو نیست و نابود کر کے رکھ دے، جس روز سعد ابوکرب نے یثرب پر اپنے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہونا تھا اس روز شام کے وقت اس کے پہرے داروں نے یہودی علماء کو سعد ابوکرب کے سامنے پیش کیا، جب وہ دونوں یہودی عالم سعد ابوکرب کے سامنے لائے گئے اس وقت یوناف اور اس کے مشیر بھی اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ سعد ابوکرب نے ان دونوں یہودی علماء کو مخاطب کر کے پوچھا۔

"مجھے میرے پہرے داروں نے بتایا ہے کہ تم یہودیت کے اس علاقہ کے سب سے بڑے عالم ہو، تم دونوں اس سلسلہ میں مجھ سے ملنے

کے لئے آئے ہو؟" ابوکرب کے اس سوال پر ان دونوں علماء میں سے ایک نے کہا۔

"اے بادشاہ! میرا نام کعب اور میرے ساتھی کا نام اسد ہے۔ اے بادشاہ ہم نے سنا ہے کہ تو اپنے لشکر کے ساتھ ہمارے شہر پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، دیکھ تو اپنے اس مقصد، اپنے اس عزم اور ارادے سے باز رہ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیرے لشکر اور یثرب شہر کے درمیان کوئی نہ کوئی قوت حائل ہو جائے گی، میرا مطلب یہ ہے کہ خداوند عالم اس ساری کائنات کا حاکم اور خالق ہے وہ تجھے اس شہر کی بربادی سے روک دے گا اور ہمیں خدشہ ہے کہ تجھے تیرے لشکر کے ساتھ تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا۔" اس پر سعد ابوکرب نے چونک کر کعب سے پوچھا۔

"ایسا کیوں ہوگا؟"

اس پر یہودی عالم کعب پھر کہنے لگا۔ "اے بادشاہ! ایسا اس لئے ہوگا کہ یہ شہر ایک آنے والے نبی کا دارالہجرت ہوگا، وہ اس کائنات پر آخری نبی ہوگا اور مکہ کے قبیلہ قریش میں نمودار ہوگا، یہ یثرب اس نبی کا گھر اور دارالہجرت ہوگا لہٰذا اے بادشاہ اگر تو نے اس آنے والے نبی کے دارالہجرت پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو میں تمہیں تنبیہ کرتا ہوں کہ تو اپنے لشکر کے ساتھ تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا۔" اتنا کہنے کے بعد یہودی عالم رکا اور پھر کہنے لگا۔

"اے بادشاہ! موسیٰ علیہ السلام کی توریت میں اس آنے والے نبی اور اس کے دس ہزار قدسیوں کی بشارت دی گئی، زبور میں بھی اس کی بشارت دی گئی اور زرتشتیوں کے ہاں اسے اسطوط ارینا یعنی تعریف کیا گیا کے نام سے بشارت دی گئی لہٰذا میں دعویٰ کرتا ہوں، اے بادشاہ تو نے اس آنے والے نبی کے دارالہجرت پر حملہ کیا تو تو نیست و نابود ہو کر رہ جائے گا۔ اس لئے کہ وہ پیغمبر رسولوں کا رسول اور خداوند قدوس کا آخری فرستادہ ہوگا لہٰذا تو اپنے اس ارادے سے باز رہ اور یثرب پر حملہ آور نہ ہو۔" یہاں تک کہنے کے بعد وہ عالم خاموش ہو گیا تھا۔

اس یہودی عالم کے ان انکشافات پر سعد ابوکرب کے چہرے پر پریشانی اور فکرمندی کے آثار پھیل گئے تھے، وہ تھوڑی دیر تک بڑی خاموشی اور پریشان کن انداز میں ان یہودی علماء کی طرف دیکھتا رہا، پھر وہ اپنے دائیں طرف بیٹھے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

"یوناف جب کہ تم نے میرے ساتھ میرے لشکر میں شامل ہو، میں نے تمہیں ایک بہترین اور مخلص جاں نثار ساتھی ہی نہیں بلکہ ایک دانش مند اور فہیم انسان بھی پایا ہے۔ یمن سے اس سرزمین کی طرف سفر کرتے ہوئے تم نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ تم کچھ غیر معمولی اور کچھ مافوق الفطرت قوتوں کے بھی مالک ہو لہٰذا بتاؤ جو کچھ ان یہودی علماء نے مجھے بتایا کہ اس پر مجھے عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟

اس پر یوناف نے بھی تھوڑی دیر غور سے ان دونوں یہودی علماء کی طرف دیکھا پھر اس نے ایک جائزہ سعد ابوکرب کا لیا، پھر سوچنے کے سے انداز میں اس کی گردن جھک گئی تھی۔

سعد ابوکرب کے سوال کے جواب میں یوناف گردن جھکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا، جب کہ سعد ابوکرب اس کی طرف کسی کو اس صحرا، ویران چٹیل بھوری وادیوں اور سکوت کے بے قرار سمندر کی طرح دیکھے جا رہا تھا، یہی کیفیت کعب اور اسد کی بھی تھی، تھوڑی دیر تک یوناف یوں ہی خاموش رہا پھر گویا اس کے اندر طوفانوں کا ایک خروش اٹھ کھڑا ہوا ہو، اس کے چہرے پر رنگ فطرت اور صبح جمال کی وارفتگی پھیل گئی تھی پھر اس نے آہستہ آہستہ اپنی گردن سیدھی کی اور تیز نگاہوں سے سعد ابوکرب کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"اے بادشاہ! جس طرح یہ ایک حقیقت ہے کہ گلستاں میں بہار آتی ہے یا خزاں جس طرح یہ ایک حقیقت ہے کہ آگ اور پانی کا ملاپ نہیں ہو سکتا اس طرح یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس سرزمین میں سارے پیغمبروں کے بعد نبی آخرالزماں مبعوث کئے جائیں گے اور جو رسولوں کے رسول ہوں گے اور قیامت تک ان کے بعد کوئی نبی اور رسول مبعوث نہ کیا جائے گا۔ اے بادشاہ اس آخری نبی کے آنے کی بشارتیں ساری آسمانی کتب اور صحائف میں دی گئی ہیں اور اے بادشاہ چاہے تو خوش ہو یا برا مانے میں اس آنے والے رسول پر پہلے سے ہی ایمان لایا ہوا ہوں اور روز اپنے رب کے حضور دعا کرتا ہوں کہ میں اس نئے آنے والے رسول کا زمانہ دیکھ سکوں۔ پس اے بادشاہ! جو کچھ اس کعب اور اسد نے کہا ہے یہ سچ اور حقیقت ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا جھوٹ اور کذب شامل نہیں ہے۔" یہاں تک کہنے کے بعد یوناف تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ سعد ابوکرب کو نصیحت کرنے کے انداز میں کہنے لگا۔

اے بادشاہ! خداوند قدوس اپنی مخلوق پر ایسا مہربان ہے کہ وہ اس کی بہتری راہنمائی کے لئے نبی اور رسول مبعوث کرتا ہے تاکہ قیامت کے روز اس سے باز پرس کی جائے تو وہ یہ بہانہ نہ کر سکے کہ اس کی طرف کوئی راہنما نہ بھیجا گیا، جس قوم کی طرف بھی رسول بھیجا جاتا ہے اس پر گویا حجت تمام ہو کر رہ جاتی ہے اور پھر وہ اپنے آپ کو باز پرس سے بچا نہیں سکتی۔ اے بادشاہ! میں نے اپنی زندگی میں ایک طویل دور دیکھا ہے اور میرا یہ مشاہدہ بھی ہے کہ جب بھی کسی قوم کی طرف کوئی نبی بھیجا گیا تو پہلے اس قوم کے ماحول کو قبول دعوت کے لئے نہایت سازگار بنایا گیا، یعنی اسے مصائب اور آفات میں مبتلا کیا گیا، قہر، وبا و ابتلا جنگی شکست یا اس طرح کی ساری مصیبتیں ڈالی گئیں تاکہ اس کے فخر و گھمنڈ اور تکبر سے اکڑی ہوئی گردن ڈھیلی ہو، اس کا غرور، طاقت اور نشہ، دولت ٹوٹ جائے۔ اپنے ذرائع اور وسائل اور اپنی خوبیوں اور قابلیتوں کا اس کا اعتماد شکست ہو جائے اور یہ کہ اسے محسوس ہو جائے کہ اس کے اوپر کوئی اور طاقت بھی ہے جس کے ہاتھ میں اس کی قسمت کی باگیں ہیں، اس طرح اس کے کان نصیحت کے لئے کھل جائیں اور وہ اپنے خدا کے آگے عاجزی کے ساتھ جھک جانے پر آمادہ ہو جائے، پھر جب اس سارے ماحول پر بھی اس کا دل قبول حق کی طرف مائل نہیں ہوتا تو انہیں خوشحالی میں مبتلا کیا جاتا ہے اور یہاں سے اس کی بربادی کی ترغیب شروع ہو جاتی ہے، جب وہ نعمتوں سے مالا مال ہونے لگتا ہے تو اپنے برے دن بھول جاتا ہے اور اس کے رہنما اس کے ذہن میں ترقی کا یہ احمقانہ تصور بٹھاتے ہیں کہ ہلاکت کا اتار چڑھاؤ اور قسمت کا بناؤ کسی حکم کے انتظام میں اخلاقی بنیادوں پر نہیں ہو رہا بلکہ اندھی قوت بھی کبھی اچھے اور کبھی برے دن بھی لاتی رہتی ہے لہٰذا مصائب اور آفات دور کر کے خدا کے آگے رجوع کرنے اور تائب ہونے میں ایک طرح کی نفسی کمزوری ہے اور یہی وہ احمقانہ ذہنیت ہے جس کی بنا پر کسی قوم کو خداوند کی طرف سے عذاب سے دوچار کر کے نیست و نابود کر کے رکھ دیا جاتا ہے، پس اے بادشاہ! جس طرح پہلے رسول مبعوث کئے گئے اس طرح مکہ کی سرزمین میں بھی نبی آخرالزماں کو مبعوث کیا جائے گا اور وہ ہجرت کر کے یثرب کی طرف آئیں گے اور پھر قیامت تک ان کی لائی ہوئی شریعت جاری اور ساری رہے گی۔'' یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا تھا۔

یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں سعد ابوکرب تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر ہلکے ہلکے اور دھیمے دھیمے انداز میں مسکراتا رہا پھر وہ یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔'' اے یوناف! میں خوش ہوں کہ تم نے مجھ پر سچائی کا اظہار کیا ہے، سنو اگر تم اس رسول پر پہلے سے ہی ایمان لا چکے ہو تو میں بھی آنے والے رسول پر ایمان لانے کا عہد اور اقرار کرتا ہوں اور خداوند سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ خداوند اس نبی کو میرے جیتے جی اس سرزمین کی طرف مبعوث کرے۔ اے یوناف! تمہاری اس زمزمہ سیال جیسی گفتگو، رنگین شعاعوں کے ملبوس جیسی حقیقت، سرمدی نغمات کی آبشاروں جیسی اس سچائی نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے لہٰذا میں نے عہد کیا ہے کہ میں ان دونوں یہودی علماء یعنی کعب اور اسد کو اپنے ساتھ رکھوں گا تاکہ یہ میرے ساتھ رہ کر دین اور علم کے معاملہ میں میری راہنمائی کر سکیں۔''

اور سنو یوناف! اس سے قبل میں ایک بے بصر انسان تھا، مہیب اور تاریک راستوں پر چلنے والا احساس کہنہ کی شکستہ قبروں کی پیروی کرنے والا تمدن کہنہ اور نظام فرسودہ کا پابند لیکن اس ارض یثرب میں داخل ہونے کے بعد تمہاری گفتگو اور ان دونوں کے انکشافات کے میرے لئے حق آشنائی اور باطل شکنی کا کام کیا ہے، اب میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اندھیروں کے ہجوم سے نکل کر دین کی کی روشن شاہراہوں پر چل پڑا ہوں اور دل کے تراشیدہ صنم خانوں کو مٹا کر میں اب روح کے روشن دریچوں میں زندگی بسر کرنے کے قابل ہو گیا ہوں۔''

اے یوناف! یہ دونوں یہودی علماء کعب اور اسد آج کی بات میرے پڑاؤ میں آرام اور قیام کریں گے اور کل ہم یہاں سے یمن کی طرف واپس کوچ کریں گے۔ میں اس یثرب پر حملہ آور ہونے کا ارادہ ترک کر چکا ہوں، اس لئے کہ یہ میرے آنے والے اس رسول کا دارالہجرت ہوگا جس پر میں ایمان لا چکا ہوں اور سنو، اسی ایمان لانے کی خوشی میں، میں مزید فتوحات کی خاطر شمال اور جنوب کا رخ نہیں کروں گا بلکہ واپس اپنے ملک یمن کی طرف کوچ کروں گا، اب تم لوگ میرے ساتھ آؤ تاکہ اس کعب اور اسد کی رہائش کا بندوبست کیا جائے۔'' اس کے ساتھ ہی یوناف اور یوسا کعب اور اسد اٹھ کر سعد ابوکرب کے ساتھ ہو لئے تھے، دوسرے روز سعد ابوکرب اپنے لشکر کے علاوہ یوناف اور

ہو سا، اسد اور کعب کے ساتھ یمن کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

☆☆☆

جس روز سعد ابوکرب نے اپنے لشکر کے ساتھ یثرب سے کوچ کیا، اسی روز عزازیل مکہ کے ایک نواحی قبیلے بنو ہزیل کے ہاں نمودار ہوا اور ایک جگہ لوگوں کو جمع کر کے وہ انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ''سنو لوگو! تم جانتے ہوں گے کہ یمن کا بادشاہ سعد ابوکرب حملہ آور ہو چکا اس نے یثرب فتح کر لیا ہے اور اب وہ مکہ کی طرف آتا ہوا راستے میں آنے والے قبائل کو تباہ کرتا ہوا چلا آ رہا ہے لہٰذا اگر تم اس کے ہاتھوں تباہ ہونے سے بچنا چاہتے ہو تو جس وقت وہ یہاں آئے تم اپنا وفد اس کے پاس روانہ کرو اور سعد ابوکرب کو مکہ میں خدا کے گھر کعبہ پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دو۔''

''سنو لوگو! تم چاہتے ہو کہ ماضی میں جس بادشاہ یا حکمراں نے بھی کعبہ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی یا بدی کا ارادہ کرنا چاہا یا یہاں سرکشی کا ارادہ کیا وہ برباد ہو کر رہ گیا لہٰذا تم سعد ابوکرب سے مل کر اسے یہ ترغیب دو کہ تم اسے ایسی عمارت کی نشاندہی کرتے ہو جس کے اندر بے شمار خزانے دفن ہیں اور جب وہ پوچھتے کہ وہ عمارت کونسی ہے تو اسے بتانا کہ وہ عمارت مکہ شہر میں کعبہ کی عمارت ہے جس کے اندر صدیوں پرانے دفینے موجود ہیں، لہٰذا تمہاری باتوں میں آ کر جب وہ کعبہ مکرمہ پر حملہ آور ہوگا تو وہ تباہ اور برباد ہو کر رہ جائے گا اور اس طرح تمہاری جان چھوٹ جائے گی۔''

لوگوں نے عزازیل کی اس گفتگو کو بے حد پسند کیا اور جب عزازیل نے یہ اندازہ لگایا کہ لوگ اس کی بات ماننے کے لئے متفق اور متحد ہو گئے ہیں تو وہ وہاں سے کوچ کر گیا تھا۔

جب سعد ابوکرب اپنے لشکر کے ساتھ بنو ہزیل کے پاس سے گزرنے لگا تو بنی ہزیل کا ایک وفد اس کی خدمت میں حاضر ہوا انہیں دیکھ کر سعد ابوکرب نے اپنے لشکر کو روک دیا تاکہ وہ بنی ہزیل کے وفد سے گفتگو کر سکے، اس وفد کے سرکردہ نے بادشاہ کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے بادشاہ! ہم آپ کو ایک چھپا ہوا خزانہ بتاتے ہیں جس میں موتی، زمرد، یاقوت اور سونا چاندی بکثرت موجود ہیں، ان سرزمینوں سے جو بادشاہ گزرے ہیں وہ اسے پانے سے غافل رہے ہیں۔'' اس پر سعد ابوکرب نے بڑی بے چینی اور بڑی جستجو میں بنی ہزیل کے روز کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''بتاؤ وہ کونسی جگہ ہے جہاں یہ خزانہ دفن ہے، جس سے پہلے دور میں گزرنے والے بادشاہ غافل رہے ہیں؟'' اس پر بنی ہزیل کا ایک فرد کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! مکہ شہر میں ایک گھر ہے جسے لوگ حرم مقدس کہہ کر پکارتے ہیں وہاں کے لوگ اس کی پرستش کرتے ہیں اور اس کے پاس عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ دعائیں کرتے اس گھر میں وہ خزانے دفن ہیں جن کی ہم آپ کو نشاندہی کر چکے ہیں۔'' بنی ہزیل کے وفد کی گفتگو سن کر سعد ابوکرب، کعب اور اسد کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں مخاطب کر کے ان سے پوچھا۔

''تم دونوں کا اس معاملے میں کیا خیال ہے؟''

اس پر کعب بادشاہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ''اے بادشاہ تم ہرگز اس گھر پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کرنا۔ ان لوگوں نے تجھے برباد کر دینے کی کوشش کی ہے، ہم اس گھر کے سوا کوئی اور گھر نہیں جانتے جو اللہ نے اس زمین پر اپنے لئے بنوایا ہو اگر تو نے ویسا ہی کیا جیسا بنی ہزیل کے لوگوں نے تجھے بتایا ہے کہ تو تیرے ساتھ جو لوگ بھی اس کام میں حصہ لیں گے برباد ہو کر رہ جائیں گے اس لئے کہ ماضی میں جس نے بھی اس شہر پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی یا بدکاری یا سرکشی و بے راہ روی کا راستہ اختیار کیا، اے بادشاہ وہ برباد اور نیست و نابود ہو کر رہ گیا۔'' اس پر سعد ابوکرب نے پوچھا۔

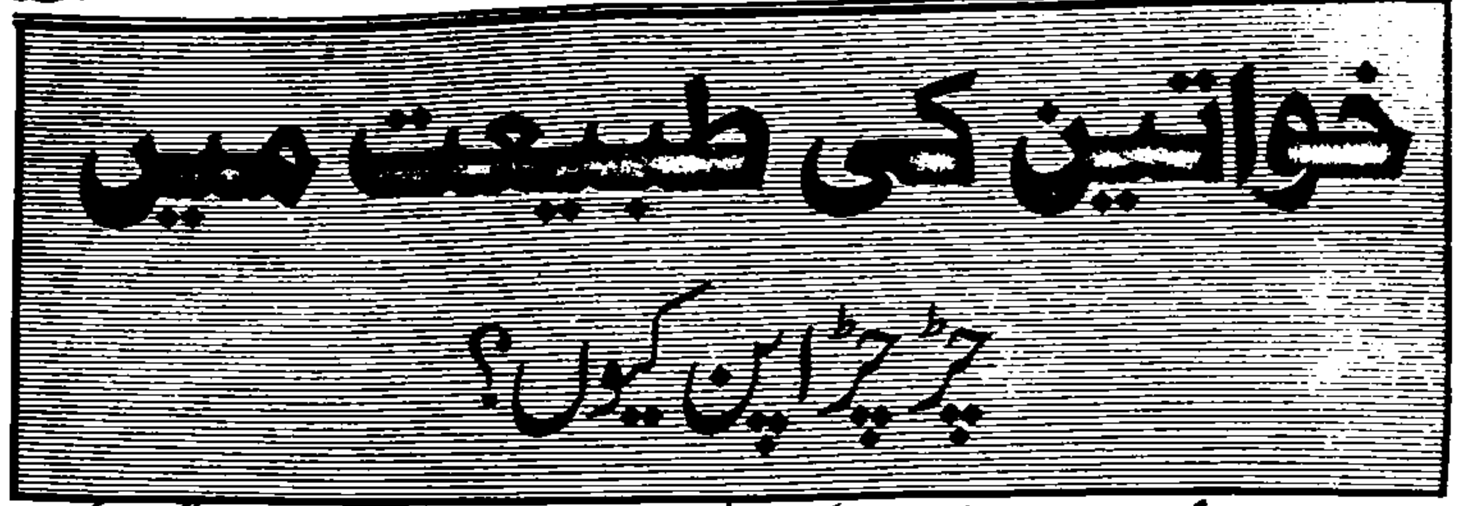
''پھر تم دونوں مجھے اس سلسلہ میں کیا مشورہ دیتے ہو کہ میں اس گھر کے پاس جاؤں تو کیا کروں؟''

اس پر کعب کہنے لگا۔ ''اے بادشاہ! اس گھر کے پاس لوگ جو کچھ کرتے ہیں تو بھی ایسا ہی کر، اس کا طواف کر، اس کی تعظیم اور تکریم کر، اس کے پاس اپنا سر منڈوا اور جب تک تو اس کے پاس رہے اپنے اوپر خدا کا خوف طاری رکھ۔'' اس پر سعد ابوکرب نے دریافت کیا۔

تم خود یہودی اس طرح کیوں نہیں کرتے؟'' اس پر کعب کہنے لگا۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆

☆ خدائے رزاق ہر پرندے کو روزی دیتا ہے لیکن ان کے گھونسلے میں نہیں پھینکتا۔



خیال ہماری زندگی میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ دلکش اور خوبصورت خیالات چہرے میں خوشنما خطوط پیدا کردیتے ہیں جب کہ منفی خیالات انسان کے چہرے سے دلکشی ختم کر کے اسے بے رونق بنا دیتے ہیں۔ ہر انسان کے علم میں یہ بات ہونی چاہئے کہ حسن دراصل اس کے اندر سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ انگلستان کے سابق وزیر اعظم ڈزرلی نے کہا تھا کہ ''زندگی اتنی مختصر ہے کہ حقیر نہیں ہوسکتی'' ہم اس بات کو سمجھنے کی بجائے معمولی باتوں پر پریشان رہتے ہیں۔ خود کو غم اور فکر میں مبتلا رکھتے ہیں اور اس طرح اپنی زندگی کے بہت قیمتی لمحات کو فکروں میں رہ کر ضائع کردیتے ہیں اگر آپ اپنے خیالات کو بدل لیں تو آپ کی پوری زندگی بدل سکتی ہے۔

جن خواتین کی طبیعت میں اداسی اور چڑچڑاپن کا عنصر زیادہ ہوتا ہے ان کے چہرے اکثر بے رونق نظر آتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کی جلد اور آنکھوں کی چمک ماند پڑنے لگتی ہے۔

ایسی خواتین جو ہمیشہ مشکلات کا سامنا مسکراتے ہوئے کرتی ہیں ان کے چہرے پر عجیب سی دلکشی ہوتی ہے جو ہر دیکھنے والے کو کچھ لمحوں کے لئے مسحور کردیتی ہے۔

خواتین میں چڑچڑاپن کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ خود کو محدود رکھتی ہیں۔ کھانا پکانا، بچوں کی تیار کرنا، گھر کی صفائی۔ یہ وہ امور ہیں جن کو خواتین نے اپنے حواس پر طاری کیا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ ذمہ داریاں ان کے لئے مصیبت بن جاتی ہیں۔ اگر وہ ان کاموں کو خوش دلی سے کریں تو کبھی ان سے اکتائیں نہ، بلکہ یہ کام جلد بھی ختم کرلیں۔ دوسری بات خواتین میں پریشان ہونے کی عادت ہوتی ہے۔ جو خواتین ہر بات کے منفی پہلو پر زور دیتی ہیں یا پھر ہر ایک پر تنقید کرتی رہتی ہیں ان میں قوت برداشت کم ہوجاتی ہے اور وہ جلد غصہ کرنے لگتی ہیں۔ کبھی کام والی پر غصہ کبھی بچوں پر غصہ کبھی پڑوسیوں پر غصہ!

ایمان، محبت اور نرم دلی ہی تو حسن کے ارکان ثلاثہ ہیں۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کا چہرہ جلد کی بیماریوں سے محفوظ رہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ خود کو ذہنی تناؤ سے دور رکھیں۔ اب آپ سوچ رہی ہوں گی کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ تو جناب یہ ممکن ہے۔ مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کریں:

☆ باوضو رہیں اور عبادت میں دل لگائیں آپ کی اداسی خود بخود دور ہوجائے گی۔

☆ بلاوجہ پریشان ہونا چھوڑ دیں، پرسکون رہیں۔

☆ دوسروں کی بات کو سمجھنے کی عادت ڈالیں اور دوسروں کے کام کی تعریف کیا کریں۔

☆ غصے پر قابو پائیں، جب غصہ آئے تو پانی پی لیا کریں۔

☆ خود کو زیادہ سے زیادہ معروف رکھنے کی کوشش کریں۔ لیکن آرام کا وقفہ بھی ضرور رکھیں۔

☆ فارغ اوقات میں بیٹھے رہنے یا دل نہ چاہتے ہوئے بھی ٹی وی دیکھنے کی بجائے اپنی پسند کا کام کریں مثلاً سلائی، پینٹنگ، مطالعہ، کوکنگ وغیرہ۔

☆ لوگوں پر تنقید کرنے کی عادت چھوڑ دیں۔

☆ ہلکی پھلکی ورزش کریں۔

☆ اپنے لئے وقت نکالیں، یعنی اپنی صحت اور خوبصورتی کا خیال رکھیں۔

☆ رشتہ داروں اور سہیلیوں سے بات چیت کرتی رہا کریں۔

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
ISSUE October 2018

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العاملین 150/-	کشکولِ عملیات 90/-	جانوروں کے قیمتی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 50/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 70/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت و افادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت و افادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت و افادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت و افادیت 60/-
مجموعہ آیاتِ قرآنی 20/-	اعمالِ ناسوتی 20/-	اعمال حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 90/-
سورۂ مزمل کی عظمت 50/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقات اعداد 40/-	اذانِ بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراضِ جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمالِ شر نمبر 90/-	درود و سلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 80/-	دست غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر 75/-	بندش نمبر 60/-	دفینہ نمبر 60/-	عملیات اکابرین نمبر 75/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani Dunya